KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دینِ کامل

مع

فضائل اُمت، خصائص اُمت

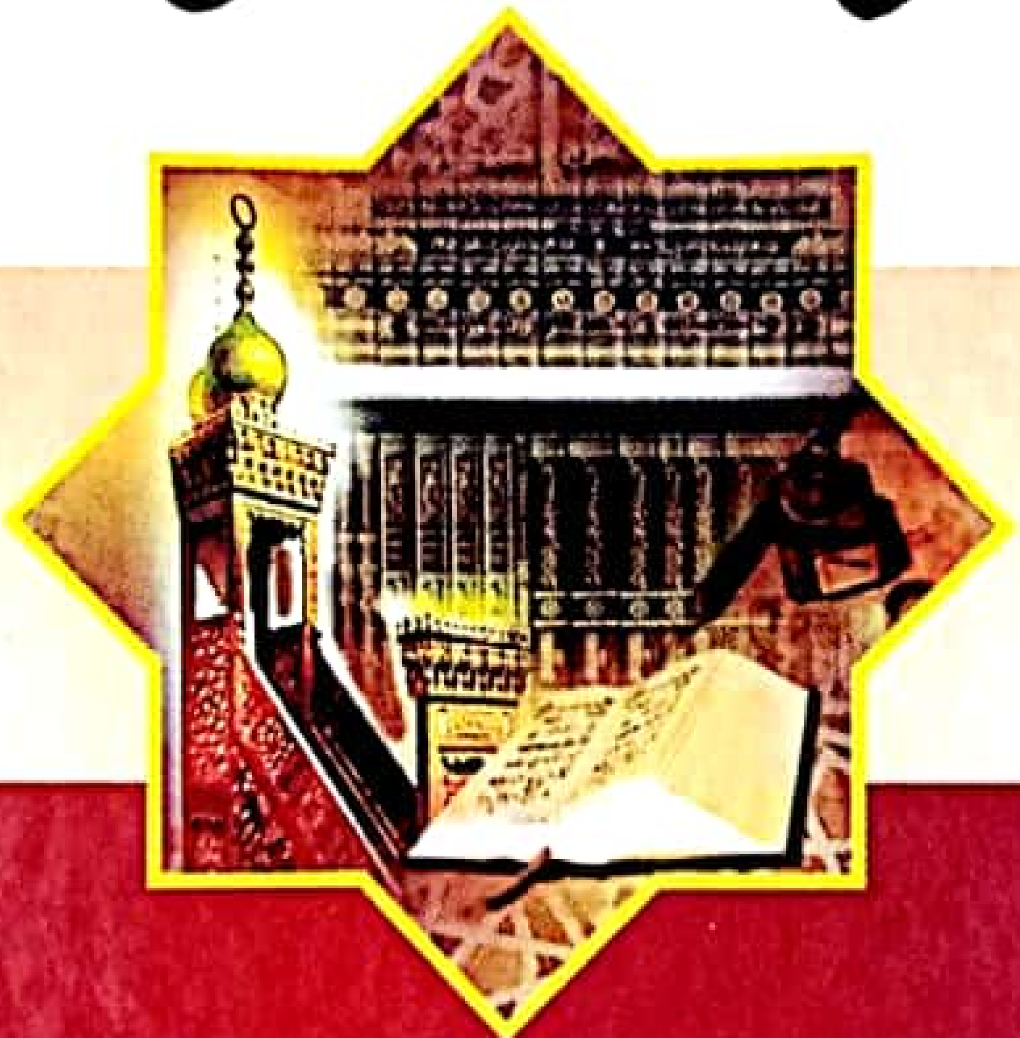

تالیف

علامہ مولانا محمد نوید کمال العطاری المدنی سلمہ الغنی

بااہتمام

محمد قاسم جلالی

پبلشر و چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سبب" کراچی

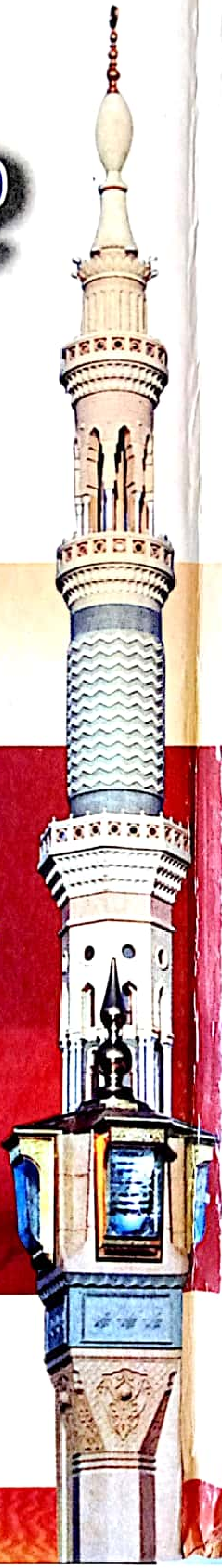

مکتبہ غوثیہ

یونیورسٹی روڈ بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک کراچی

021-34926110, 021-34910584 , 0322-3859654

Email: maktabaeghousia@gmail.com

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دین کامل

مع

(فضائل اُمت، خصائص اُمت)

تالیف

علامہ مولانا محمد نوید کمال العطاری المدنی سلمہ الغنی

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے!

1۔ امت محمدیہ کے 73 فرقوں کی تفصیل۔
2۔ سابقہ کتب میں امتِ محمدیہ کے اوصاف۔
3۔ فضائل امت محمدیہ آیات واحادیث کی روشنی میں۔
4۔ امت محمدیہ کی 107 خصوصیات۔
5۔ دین اسلام اور ادیان سابقہ کا تقابل۔
6۔ دین اسلام کے آسان ہونے پر 10 آیات اور 17 احادیث۔
7۔ سابقہ امتوں کے سخت احکام۔
8۔ امت محمدیہ اور سابقہ امم کے درمیان 18 فرق۔
9۔ مشفق اعظم ﷺ کی اپنی امت سے محبت کا بیان۔

اس کے علاوہ بہت کچھ!

ناشر

مکتبہ غوثیہ

بابا جلال بلڈنگ نزد مین گیٹ عسکری پارک پرانی سبزی منڈی گلشن ٹاؤن کراچی

☎:34910584-02134926110

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	●	دین کامل مع فضائل امت، خصائص امت
تالیف	●	مولانا محمد نوید کمال العطاری المدنی سلمہ الغنی
باہتمام	●	محمد قاسم جلالی چیف ایڈیٹر و پبلشر ماہنامہ "سبب" کراچی
کمپوزنگ	●	غوثیہ کمپوزنگ سینٹر نزد مکتبہ غوثیہ کراچی
کمپوزر	●	محترمہ شازیہ قادری
تعداد	●	1100
صفحات	●	180
قیمت	●	

ناشر

مکتبہ غوثیہ

بابا جلال بلڈنگ نزد مین گیٹ عسکری پارک پرانی سبزی منڈی گلشن ٹاؤن کراچی

☎:34910584—02134926110

Cell # 0322-3859654

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	تقریظ: قبلہ مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی مد ظلہ العالی	11
2	انتساب	12
3	عرض حال	13
4	مقدمہ	15
5	امت مصطفیٰ ﷺ کا خیر الامم ہونا	16
6	امت کی تعریف	17
7	امت کے اطلاقات اور امت کی اقسام	18
8	اس امت کا نام اُمت مسلمہ کس نے رکھا؟	19
9	صرف اس امت کے دین کا نام اسلام ہے	20
10	دین اسلام کو ملت ابراہیمی کہنے کی وجہ	21
11	ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمانے کی توجیہات	22
12	تمام انبیائے کرام رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں	23
13	دنیا میں آنے والی امتوں کی تعداد	25
14	اُمت مصطفیٰ کے 5 طبقات	25
15	میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی	26
16	73 فرقوں کی تفصیل	27
17	تمام فرقے اسلام سے خارج نہیں	28
18	ناجی فرقہ اہلسنت والجماعت ہے	28
19	﴿پہلا باب﴾	31
20	افضلیت امت مصطفیٰ ﷺ پر آیات قرآنی	31

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

31	افضلیت امت مصطفیٰ ﷺ کی وجہ	21
32	ایک اشکال اور اس کا جواب	22
33	تمام اُمتوں سے افضل ہونے کا مدار	23
33	محشر میں مسلمانوں کے چہرے چکدار ہوں گے	24
34	امر بالمعروف فرض کفایہ ہے	25
35	اُمت مصطفیٰ ﷺ اور دیگر امتوں میں فرق	26
36	آیت قرآنی کے مطالب	27
39	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تعریف	28
40	قیامت میں اُمت مصطفیٰ ﷺ کی گواہی	29
40	اُمت مصطفیٰ ﷺ درمیانی امت ہے	30
41	حضور ﷺ اپنی امت کے گواہ ہیں	31
42	رسول اللہ ﷺ کے شاہد ہونے کی دلیل	32
43	رسول اللہ ﷺ کا اعمال اُمت پر شاہد ہونا	33
44	امت وسط کا معنی افضل امت ہے	34
44	امت وسط کا معنی عادل امت بھی ہے	35
44	امت وسط کے افضل ہونے کی ایک اور وجہ	36
45	امت وسط کی ایک اور توجیہ	37
47	گزشتہ امتوں پر آسمانی عذابات آئے	38
48	آسمانی کتابوں میں امت مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت	39
48	توریت میں امت مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف	40
50	کلیم اللہ علیہ السلام کا اس امت میں ہونے کی تمنا کرنا	41
51	کلیم اللہ علیہ السلام کی خواہش	42
52	امت مصطفیٰ ﷺ کی شان	43
52	زبور شریف میں امت مصطفیٰ ﷺ کی تعریف	44

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

45	امت مصطفیٰ ﷺ امت مرحومہ ہے	53
46	فضائل امت احادیث کی روشنی میں	54
47	امت مصطفیٰ ﷺ کی کثرت	54
48	امت مصطفیٰ ﷺ اہل جنت کا نصف ہے	56
49	شریعت مصطفیٰ ﷺ قیامت تک رہے گی	57
50	میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا	58
51	اس امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر رہے گا	59
52	امت کے حق میں تمام چیزوں سے بہتر	60
53	عیسیٰ علیہ السلام کا امت کی فضیلت کو ظاہر کرنا	61
54	امت مصطفیٰ ﷺ کی دعا دعاء کرنے سے پہلے قبول ہو جاتی ہے	62
55	امت مصطفیٰ ﷺ کبھی ہلاک نہ ہوگی	62
56	رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پیارے لوگ	63
57	بھلائی کا حکم دینے والی امت	64
58	اس امت سے بھول چوک اٹھالی گئی ہے	64
59	خطا اور نسیان میں فرق	64
60	امت مصطفیٰ ﷺ کی 3 باتوں میں تخصیص	65
61	ماہ رمضان میں 5 چیزوں کی خصوصیات	65
62	اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر اس امت کا نام رکھا	66
63	امت مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے	67
64	امت مصطفیٰ ﷺ کے بہترین لوگ	67
65	اس امت کے نابالغ فوت شدہ بچے باعث دخولِ جنت ہیں	68
66	مسلمانوں کے لئے دونا اجر ہے	68
67	کچھ مسلمان ہمیشہ غالب رہیں گے	68
68	امت مصطفیٰ ﷺ کے امین	69

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

69	امت مصطفیٰ ﷺ کے بہترین لوگ زیادہ بیویوں والے ہیں	69
70	اس امت سے دلی خطرات اٹھا لئے گئے	70
71	امت مصطفیٰ ﷺ گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی	70
72	اللہ تعالیٰ کا امت مصطفیٰ ﷺ پر انعام واکرام	71
73	علماء کا اختلاف اس امت پر رحمت ہے	72
74	اس امت کی گواہی جنت واجب کرنے کا سبب ہے	72
75	ہر صدی کا مجدد اس امت کے دین کو زندہ کرے گا	73
76	امت مصطفیٰ ﷺ کا ایک فرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا	74
77	امت مصطفیٰ ﷺ کے 40 آدمی نبی کے قائم مقام خلیفہ ہیں	74
78	مسلمان دنیا میں آخر اور قیامت میں اول ہوں گے	74
79	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مقام	75
80	رسول اللہ ﷺ کی امت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے	75
81	﴿دوسرا باب﴾	77
82	خصائص امت مصطفیٰ ﷺ	77
83	اعمال میں خصوصیات	80
84	2 آدمیوں کی گواہی سے جنت واجب ہو جاتی ہے	83
85	حدیث کی اسناد کا عطا کیا جانا	84
86	تواریخ وانساب کی معرفت میں اس امت کا خاص ہونا	85
87	کتابیں تصنیف کرنے میں اس امت کا خاص ہونا	85
88	اولیاء کرام کا وجود اس امت کی خصوصیت ہے	86
89	قبر و حشر میں امت کا خاص ہونا	88
90	سجدے کے نشان میں امت کا خاص ہونا	88
91	نامۂ اعمال کے سیدھے ہاتھ میں ملنے میں امت کا خاص ہونا	89
92	قیامت میں امت کے دائیں بائیں نور کا ہونا	89

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

93	رکوع کرنے میں اس امت کا خاص ہونا	90
94	رمضان کی راتوں میں کھانا پینا اور جماع کرنا مباح ہے	93
95	حضور ﷺ کو نام سے پکارنا امت پر حرام ہے	94
96	سورۂ بقرہ کی آخری آیات کے ساتھ امت کا خاص ہونا	95
97	اللّٰھم ربنا لک الحمد کہنے میں خصوصیت	95
98	محراب میں نماز پڑھنے کی کراہت میں امت کا خاص ہونا	96
99	تکبیر عطا کئے جانے میں امت کا خاص ہونا	96
100	عید الاضحیٰ اور لحد کے معاملے میں امت کا خاص ہونا	96
101	نماز میں کلام حرام اور روزہ میں مباح ہونا	96
102	عمامہ کا شملہ چھوڑنے اور تہبند باندھنے میں امت کا خاص ہونا	97
103	دیت دینے میں امت کا خاص ہونا	97
104	عمومی عذاب نہ آنے میں امت کا خاص ہونا	98
105	اس امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا	98
106	70 ہزار افراد کا جنت میں بے حساب داخلہ	98
107	مسلمانوں کے لئے عبادت کرنے میں جمعہ کا دن خاص ہونا	98
108	حفظ قرآن کا اس امت کے ساتھ خاص ہونا	100
109	امت مسلمہ کا امت محمدیہ ہونا	101
110	دلی خطرات اور وساوس پر مواخذہ نہ ہونے میں امت کا خاص ہونا	101
111	مجدد کی آمد کے ساتھ امت کا خاص ہونا	101
112	قبر میں سوالات ہونے کے ساتھ امت کا خاص ہونا	101
113	حضور ﷺ سے کم سوالات کرنے میں امت کا خاص ہونا	102
114	رسول اللہ ﷺ سے کثرت سوال کی ممانعت کی وجوہات	103
115	ایک اشکال اور اس کا جواب	104
116	سوالات کرنے کے جائز اور ناجائز مواقع	105

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

117	اور امت مصطفیٰ ﷺ کے 14 سوالات (تفصیل)	105
118	حج کی فرضیت میں امت کا خاص ہونا	110
119	میلاد منانے، تلاوت قرآن اور خدمت قرآن میں امت کا خاص ہونا	110
120	قبلہ اور رمضان کی آمد میں امت کا خاص ہونا	110
121	قربانی کے حلال ہونے میں امت کا خاص ہونا	111
122	تحریف قرآن سے احتراز کرنے میں امت کا خاص ہونا	111
123	یہودی اسلام کیوں لایا؟	112
124	توریت کے احکام بدلنے کی ایک حکایت	113
125	کچھ دیگر خصائص امت	115
126	امت مصطفیٰ ﷺ کی 107 خصوصیات (ایک اجمالی نظر)	116
127	ضروری تنبیہ	120
128	﴿تیسرا باب﴾	122
129	دین اسلام اور ادیان مختلفہ کا تقابل	122
130	دین، شریعت اور مذہب کی تعریف	122
131	دین اسلام کے آسان ہونے پر 10 قرآنی آیات	123
132	دین اسلام کے آسان ہونے پر 17 احادیث	125
133	عزیمت پر عمل مشکل ہو تو رخصت پر عمل واجب ہے	129
134	عزیمت اور رخصت کا معنیٰ	129
135	احکام میں رخصت کی چند مثالیں	129
136	شریعت اسلامیہ میں تخفیفات شرعیہ کی جھلک	130
137	بعض حضرات کا مشکل احکام پر فتویٰ دینا	138
138	سابقہ امتوں کے سخت احکام	139
139	شریعت موسوی کی سختی اور شریعت عیسوی کی نرمی	140
140	بنی اسرائیل کا کفارہ	142

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

141	کفارے میں ایک دوسرے کو قتل کرنا	143
142	پیشاب لگ جانے پر قینچی سے کاٹنا	143
143	حائضہ عورت کے ساتھ پچھلی امتوں کا برتاؤ	144
144	خوف خدا عزوجل سے آنکھ نکال دی	144
145	گزشتہ امتوں میں شراب کے حلال ہونے کی وجہ	146
146	امت مصطفیٰ ﷺ کی عمریں	146
147	امت مصطفیٰ ﷺ متوسط امت ہے	147
148	امت مصطفیٰ ﷺ اور امم سابقہ میں 18 فرق	148
149	گزشتہ امتوں کے تباہ ہونے کے واقعات	157
150	زلزلہ کا عذاب	157
151	قوم عاد کی آندھی	159
152	اُلٹ پلٹ ہو جانے والا شہر	161
153	﴿خاتمہ﴾	164
154	مشفق اعظم ﷺ کی امت سے محبت اور شفقت کا بیان	164
155	رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجاہت	167
156	حضور ﷺ کی تسلی کے لئے لیلۃ القدر عطا کی گئی	168
157	رجب المرجب کے روزے کی فضیلت	169
158	امت کی آسانی کے لئے حضور ﷺ کی دعا	169
159	غمخوار آقا ﷺ کا درد امت	170
160	حضور ﷺ کی دعا امت سے قحط کی دوری کے لئے	171
161	حضور ﷺ کی امت پر شفقت اور رعایت	171
162	حضور ﷺ کی دعا امت کی شفاعت کے لئے	174
163	محشر میں یارب امتی عرض کریں گے	174

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

164	حضور ﷺ کا امت کی طرف سے قربانی کرنا	175
165	وفات کے بعد بھی حضور ﷺ کا امت کے احوال پر مطلع ہونا	176
166	امت پر سخت احکام کا آپ پر دشوار ہونا	176
167	مصادر و مراجع	178

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تقریظ جلیل

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز محترم فاضل محتشم مولانا محمد نوید کمال المدنی العطاری حفظہ اللہ تعالیٰ کی پیش نظر کاوش کو مختلف مقامات سے دیکھا اپنے مضامین کے لحاظ سے جامع اور سہل اور عامۃ الناس کے لئے نافع و مفید پایا۔

یہ فقیر اس کا نام دین کامل / آسان دین تجویز کرتا ہے اور اس کے افادہ کے لئے دعا گو ہے مزید اللہ تعالیٰ شانہٗ مؤلف کو ان کی اس سعی خیر پر بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔

فقط

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی غفرلہٗ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

03-7-13

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

انتساب

اُمت

اور صاحب امت ﷺ

کے نام

خصوصاً میرے والدین، دادا، دادی جان، نانا جان، اساتذہ اور پیر و مرشد

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عرض حال

آج سے 2سال قبل امت مسلمہ کے فضائل وخصائص کے موضوع پر چند صفحات کا مضمون راقم الحروف نے تحریر کیا تھا بعدہٗ اس کے متعلق مزید مواد ورق گردانی کے دوران ملتا رہا تو حاشیہ خیال میں یہ بات آئی کہ مضمون مذکور میں مزید مواد کو شامل کر کے اور اسے ترتیب دے کر ایک مستقل کتاب قارئین کے سامنے پیش کی جائے تدریسی مصروفیت میں جو وقت بچتا اسی کام میں صرف ہوتا اور اب 2ماہ کے جہد مسلسل کے بعد یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی مدظلہٗ العالی نے فقیر کی گزارش پر اس کا نام "دین کامل "تجویز فرمایا ہے۔اس کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت قرآن مجید کی تقریباً129 آیات کریمہ اور170 احادیث طیبہ درج کی گئی ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کو ایک مقدمہ،3ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مقدمہ:

اس میں امت کی تعریف، امت کی اقسام، اور امتوں کی تعداد وغیرہ امور شامل کیے گئے ہیں۔

باب اول: اس میں قرآنی آیات اور احادیث رسول سے امت مسلمہ کے فضائل کو ذکر کیا گیا ہے۔

باب ثانی: اس میں قرآن وحدیث اور معتمد کتابوں سے امت مسلمہ کی 107 خصوصیات کا بیان ہے۔

باب ثالث: اس میں دین محمدی اور ادیان مختلفہ کا تقابل اور امم سابقہ پر آنے والے عذابات کا ذکر ہے۔

خاتمہ: اس میں سرکار دوعالم ﷺ کی اپنی امت سے شفقت ومحبت کا بیان ہے۔

اس کتاب کو لکھنے میں اکثر مواد ان 4 کتب سے لیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

1۔۔۔ تفسیر نعیمی۔

2۔۔۔ تفسیر تبیانَ القرآن۔

3۔۔۔ مدارج النبوۃ۔

4۔۔۔ خصائص الکبریٰ

جہاں جہاں آیاتِ قرآنیہ مذکور ہوئیں وہاں ترجمہ قرآن کنزالایمان نقل کاالتزام کیاگیا ہے۔ اسکے باوجود بھی قارئین کرام کو جو کوتاہی نظر آئے وہ ہمیں مطلع کریں انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں اسکی تصحیح کرلی جائے گی جو اس کتاب سے فائدہ اُٹھائے وہ راقم الحروف عفی عنہٗ کے لئے ضرور دعا کرے۔رب کریم جل مجدہٗ اس سعیٔ حقیر کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس۔

ابوسعید محمد نوید کمال العطاری المدنی غفرلہٗ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مقدمہ

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد

اس دنیادارفانی میں طرح طرح کی عجیب وغریب مخلوقات کا وجود ہے۔انس و جن وملک چرند پرند، حیوانات و نباتات، ارض و سماوما فوقہ عرش وکرسی ،لوح و قلم ،آب وہوا، آگ مٹی آفتاب ومہتاب وستارے، شجرو حجر الغرض 18 ہزار عالم اور اُن کی مخلوقات کا احاطہ عقل انسانی سے باہر ہے۔جہاں اس قدر مخلوقات کا وجود ہو وہاں خالق کا ہونا بھی ضروری ہے ان سب مخلوقات کا فاعل حقیقی مالک وخالق، قادر مطلق رب لم یزل اللہ رب العٰلمین جل مجدہٗ ہے۔

قرآن کہتا ہے: ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیٔ لا الہ اِلّا ھو۔

(پارہ 24 المومن 62)

ترجمہ کنزالایمان: وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ پھر ان سب مخلوقات میں اس نے حضرت انسان کو ان تمام پر فضیلت بخشی ہے اور اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس نے نبوت وولایت کا تاج بھی اسی کے سر سجایا ہے کہ نبوت نہ تو ملائکہ میں ہے اور نہ ہی جنات وغیرہ میں اور اسی انسانیت کی جان رحمتِ عالمیان ﷺ کو اس نے اپنے دیدار کا شرف بخشا اسی انسانیت میں اس نے اپنے محبوب ﷺ کا انتخاب فرمایا بس انسانیت کی شرف وفضیلت اسی محبوب ﷺ کے دم قدم سے ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اسے کیوں نہ اشرف الخلق کہا جائے۔

قرآن شاہد ہے: "ولقد کرمنا بنی اٰدم" اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔ آگے فرمایا: "وفضلنٰھم علٰی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً" (پارہ 15 بنی اسرائیل 70)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس کی تفسیر میں فرمایا گیا: یہاں اکثر سے مراد کُل ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: "واکثرھم کٰذبون"۔ (پارہ 19 الشعراء 223) یعنی سارے کافر جھوٹے ہیں۔ پھر اس فضیلت کی کیا وجہ ہے اس کے متعلق فرمایا: جنس انسان فرشتوں سے بھی افضل ہے کیونکہ فرشتوں میں عقل ہوتی ہے شہوت نہیں، جانوروں میں شہوت ہوتی ہے عقل نہیں۔ انسانوں میں دونوں ہیں اس لئے جنت صرف انسانوں کے لئے ہے نبوت وولایت صرف انسان میں ہے۔

(نور العرفان صفحہ 348 نعیمی کتب خانہ گجرات)

بلکہ اس کی افضلیت کے لئے تو اسی قدر بس ہے کہ رب کریم نے انسانوں کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اس لئے اس کو بشیر کہتے ہیں یعنی رب کے ہاتھ سے بنائی ہوئی مخلوق۔

(ایضاً صفحہ 717)

سورۃ الناس میں رب کائنات جل جلالہ کا ارشاد ہے: "قل اعوذ برب الناس"۔ (پارہ 30 الناس 1)

ترجمہ کنز الایمان: "تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب" اس آیت میں انسانوں کے رب کی پناہ لینے کا حکم ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا رب ہے اور سب کا مالک، مربی اور مصلح اس میں یہ تنبیہ کرنا ہے کہ تمام مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو مخلوق سب سے افضل ہے وہ انسان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رب ہونے کی جو نسبت کی ہے وہ انسان کی طرف ہے۔ (تبیان القرآن جلد 12 صفحہ 1053)

پھر انسانوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت بخشی عام مومن پر ولی کو، ولی پر سید الاولیاء کو، اس پر صحابی کو، صحابی پر نبی کو، نبی پر رسول کو، رسولوں پر اولو العزم رسولوں کو اور ان تمام پر سید المرسلین، امام النبیین شفیع المذنبین، سراج السالکین ﷺ کو فضیلت وبزرگی عطا فرمائی۔

امت مصطفیٰ ﷺ کا خیر الامم ہونا:

پھر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام ورسل عظام میں سے چند کو امتیں عطا فرمائیں اور انہیں ان کی رہبری کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا اور جس طرح بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حاصل ہوئی قرآن مجید میں فرمایا: "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض"۔

(پارہ 3 البقرۃ 253)

ترجمہ کنزالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر افضل کیا، یوں ہی ان کی امم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی البتہ ان تمام امتوں میں سے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو افضل کیا کہ آپ کی امت تمام امتوں سے افضل، آپ کے صحابہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے صحابہ سے افضل آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت تمام کے اہل بیت سے افضل ہیں۔

امت کی تعریف:

امت اس قوم یا لوگوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو دین واحد پر مجتمع ہو پھر اس کے مفہوم میں وسعت دے کر نفس دین پر بھی امت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

(تبیان القرآن ج 7 صفحہ 660 فرید بک اسٹال لاہور)

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "امت ہر اس جماعت کو کہتے ہیں جو ایک چیز میں مشترک ہو یا کوئی ایک امر ان کا جامع ہو خواہ وہ امر دین واحد ہو یا زمانِ واحد ہو یا مکان واحد ہو خواہ یہ امر جامع اختیاراً ہو یا اضطراراً اس کی جمع امم ہے"۔

(تبیان القرآن جلد 5 صفحہ 505، المفردات ج 1 صفحہ 27 مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ)

مختار الصحاح میں ہے امت کا معنیٰ ہے جماعت اور حیوان کی جنس میں سے ہر جماعت ایک اُمت ہے حدیث پاک میں ہے: "اگر امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتی تو میں انکو قتل کرنے کا حکم دیتا"۔ اور امت کا معنیٰ ہے طریقہ اور دین۔ کہا جاتا ہے: "فُلَان لَا اُمَّۃَ لَہٗ" یعنی اس کا کوئی دین نہیں قرآن مجید میں ہے: "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ" تم اہل دین میں سب سے بہتر ہو۔ اور امت کا معنی ہے وقت اور مدت قرآن مجید میں ہے" واذکر بعد اُمَّۃ"۔ (پارہ 12 سورہ یوسف آیت 45) اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا۔ (تبیان القرآن ج 7 ص 880)۔ (مختار الصحاح ص 28 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لفظِ اُمت کے اطلاقات:

لفظ امت کا اطلاق کئی معانی پر کیا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

1: "ومامن دآبۃ فی الارض ولا طٰئر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم"۔(پارہ 7 انعام 38)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں۔

جالا بننے والی مکڑی ہو یا گھن لگانے والا کیڑا یا ذخیر اندوزی کرنے والی چیونٹی ہو یا چڑیا اور کبوتر ہوں ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مسخر کر کے اپنی اپنی نوع میں ایک مخصوص وصف کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔

2: ایک اور جگہ فرمایا: "کان النّاسُ اُمّۃً واحدۃ"۔(پارہ 2 سورۃ البقرہ 213)

ترجمہ کنزالایمان: لوگ ایک دین پر تھے۔

یعنی لوگ کفر اور گمراہی کے ایک نظریہ پر مجتمع تھے۔

3: ایک اور جگہ فرمایا: "ولوشاء ربک لجعل النّاس امۃً واحدۃ"۔(پارہ 12 سورہ ہود 118)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا۔

یعنی سب لوگوں کو ایمان میں مجتمع کر دیتا۔

4: ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر"۔(پارہ 4 آل عمران 104)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں۔

5: ایک اور جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "انا وجدنا اٰباءنا علی امۃ"۔

(پارہ 25 سورۃ الزخرف آیت نمبر 22)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا۔

یعنی وہ سب ایک دین پر مجتمع تھے۔

6: ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے: "وادّکر بعد اُمّۃٍ"۔(پارہ 12 سورہ یوسف آیت نمبر 45)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا۔
یعنی جب ایک زمانے میں مجتمع لوگ یا ایک دین پر مجتمع لوگ گزر گئے۔
7: ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّ ابراهيم كَانَ اُمَّةً قانتا لله"۔
(پارہ 14 سورۃ النحل آیت نمبر 120)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ابراہیم (علیہ السلام) ایک امام تھا۔
یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں ایک جماعت کے قائم مقام تھے جیسے کہتے ہیں فلاں شخص فی نفسہ ایک قبیلہ ہے یا فلاں شخص اپنی ذات میں انجمن ہے۔ (تبیان القرآن ج 5 ص 505،506)
(المفردات ج 1 ص 29،28 مکتبہ نزار مصطفیٰ مکہ مکرمہ)

امت کی اقسام:

حدیقہ ندیہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت کی 2 قسمیں ہیں:

1: امت اجابت 2: امت دعوت

امت اجابت:

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے۔

امت دعوت:

اس سے مراد ہر وہ مخلوق ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔

(حدیقہ ندیہ مترجم ج 1 ص 85 مکتبہ المدینہ کراچی)

اس امت کا نام امت مسلمہ کس نے رکھا؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "هو سمٰكم المسلمين من قبل"۔
(پارہ 17 الحج 78)
اس نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس آیت کے 2 محل ہیں ایک یہ کہ حضرت

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک۔(پارہ1البقرہ128)

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو قبول فرمایا اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امت کو امت مسلمہ بنا دیا۔ اس آیت کا دوسرا محل یہ ہے کہ ھو کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہو یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام امت مسلمہ رکھا۔ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت قتادہ، حضرت ضحاک و مجاہد رضی اللہ عنہم اجمعین کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمین رکھا۔ (جامع البیان جز17 صفحہ 221، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ابن زید نے یہ کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمہارا نام مسلمین رکھا امام ابن جریر فرماتے ہیں کہ ابن زید کا قول بلا دلیل ہے کیونکہ یہ معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نام قرآن میں مسلمین نہیں رکھا کیونکہ قرآن مجید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت عرصے کے بعد نازل ہوا۔ (تفسیر تبیان القرآن ج7 صفحہ 814)

صرف اس امت کے دین کا نام اسلام ہے:

جہاں اس امت کی متعدد خصوصیات ہیں وہیں اس کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ فقط اس امت کے دین کا نام دین اسلام ہے یہ نام کسی اور امت کے دین کو نہ ملا اس امت مصطفویہ کو جو دین دیا گیا اس کا نام "اسلام" ہے اور اس کے ماننے والے کو "مسلمان" کہتے ہیں۔ اس سے پہلے جتنے ادیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیائے کرام لے کر آئے ان میں سے کسی کو بھی اسلام اور اس کے ماننے والے کو مسلمان نہیں کہا گیا۔ مثلاً حضرت ادریس کی علیہ السلام امت کے فرد کو صابی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی کو عیسائی یا نصرانی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی کو یہودی اور ان کے ادیان کو عیسائیت و یہودیت کہا جاتا ہے۔ اسلام نام صرف اس امت کے دین کو کیوں دیا گیا؟

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس کے متعلق تفسیر نعیمی میں ہے اسلام بنا ہے سلم سے۔ سلم کے 4 معنی ہیں۔

1: اطاعت وفرمانبرداری۔

2: صلح، رب تعالیٰ فرماتا ہے فان جنحوا للسلم فاجنح لها۔

3: امن وامان حضور ﷺ فرماتے ہیں: "المومن من سلم المسلمون من لسانه ویده۔

4: اپنے کو کسی کے سپرد کر دینا کہ اپنا کچھ نہ رہے سب کچھ اسی کا ہو جائے حضور ﷺ سوتے وقت یہ دعا کرتے تھے: "اللهم انی سلمت نفسی الیک" یہ چاروں خوبیاں صرف اسلام میں ہیں اور کسی دین میں نہیں اور یہ چاروں صفات صرف مسلمانوں کی ہیں کسی اور کی نہیں مسلمان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے کہ سبحان اللہ سر سے لے کر پاؤں تک اسلامی احکام میں جکڑا ہوا ہے اسی لئے یہی مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔(تفسیر نعیمی ج6 صفحہ 201)

دین اسلام کو ملت ابراہیمی کہنے کی وجہ:

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اس امت کو جو دین اسلام دیا گیا ہے اسے ملت ابراہیمی اور دین ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا"۔(پارہ 14 سورۃ النحل آیت نمبر 123)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔ بعض لوگوں نے اس آیت سے یہ استدلال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی منفرد شریعت نہیں ہے اور آپ کی بعثت سے مقصود یہ تھا کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کو زندہ کریں گے اور وہ لوگ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات ذکر کرنے کے بعد یہ حکم دیا کہ آپ ان کی ملت کی پیروی کیجیے ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی اتباع کرنے سے یہ مراد ہے کہ تبلیغ کے طریقے میں ان کی پیروی کیجیے جس طرح وہ نرمی اور سہولت سے تبلیغ کرتے تھے آپ بھی اسی طرح نرمی اور سہولت سے تبلیغ کیجیے۔(تفسیر تبیان القرآن ج6 ص 597)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بعض مفسرین نے باری تعالیٰ کے اس فرمان کہ "دین ابراہیم کی پیروی کرو" کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مسلمان ہو کر ملت محمدی کی پیروی کرو اس میں ملت ابراہیمی کی پیروی ہو جائے گی جس طرح 100 کے عدد میں ساری اکائیاں، دہائیاں جمع ہیں اور حاصل جمع میں تمام جمع شدہ عدد جمع ہیں ایسے ہی حضور انور ﷺ میں تمام صفات انبیاء جمع ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام کے دین ابراہیمی ہونے کے نہ تو یہ معنی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ابراہیم علیہ السلام کے متبع یعنی پیروکار ہیں اور نہ کوئی مسلمان اسلام کے احکام کو ان کے احکام جان کر اتباع کرتا ہے بلکہ اسلام کو ملتِ ابراہیمی سے وہ نسبت ہے جو شرح کو متن سے ہے یا درخت کو تخم سے کہ شرح اپنے اندر پورے متن کو لئے ہوتی ہے مع ہزارہا زوائد کے اسی طرح اسلام اپنے اندر ان کی ملت کو لئے ہوئے ہے اور ان کے موافق ہے۔ (تفسیر نعیمی ج 4 صفحہ 25،26)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُمّت فرمانے کی توجیہات:

یوں تو لفظِ اُمّت کا اطلاق کثیر افراد جماعت اور قوم پر کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں مگر قرآن مجید میں امت کا اطلاق حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذات پر بھی کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ان ابراہیم کان اُمّۃ"۔ (پارہ 14 سورۃ النحل 120)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ابراہیم (اپنی ذات میں) ایک اُمّت تھے۔ اس کی مختلف توجیہات مفسرین نے بیان فرمائی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُمّت کہا گیا اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ایک قوم یا ایک اُمّت مل کر جتنے نیکی کے کام کرتی یا جتنی عبادت کرتی حضرت ابراہیم علیہ السلام تنہا اتنی عبادت کرتے تھے اور اُتنے ہی نیکی کے کام کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ابتدائی دور میں صرف ایک مومن تھے اور باقی تمام لوگ کافر تھے اس لئے وہ اپنی ذات میں اُمّت تھے جیسے آپ نے زید بن عمر بن نفیل کے متعلق فرمایا وہ قیامت کے دن ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا۔

(زاد المیسر ج 4 صفحہ 503 تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث 12682)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شہر بن خوشب بیان کرتے ہیں کہ روئے زمین کبھی اپنے 14 آدمیوں سے خالی نہیں رہی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دور کرتا ہے اور ان کی برکت کو ظاہر فرماتا ہے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہ اپنے زمانے میں صرف ایک مومن تھے۔

(جامع البیان رقم الحدیث 16588)

امت کے معنیٰ یہاں پر یہ ہیں کہ جس کی اقتدا کی جائے اور وہ امام ہو یہ مصدر مفعول کے معنیٰ میں ہے جیسے خلق مخلوق کے معنیٰ میں ہے سو امت ماموم کے معنیٰ میں ہے یعنی امام"۔ قرآن مجید میں ہے: "انی جاعلک للناس اماما"۔ (پارہ 1 البقرہ 124)

ترجمہ کنزالایمان: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔

امت کا ایک معنیٰ ہے نیکی اور خیر کی تعلیم دینے والا۔ حدیث پاک میں ہے: "فروہ بن نوفل الشجعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک امت تھے اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار باطل سے مجتنب۔ میں نے دل میں کہا ابو عبد الرحمن نے غلط کہا اللہ تعالیٰ نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے فرمایا ہے "ان ابراہیم کان امۃ قانتا للہ" حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو امت کے کیا معنیٰ ہیں اور قانت کا کیا معنیٰ ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے انہوں نے کہا امت وہ شخص ہے جو نیکی اور خیر کی تعلیم دے اور قانت وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو اور حضرت معاذ نیکی اور خیر کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔

(تبیان القرآن ج 6 ص 596،595، جامع البیان رقم الحدیث 16585)

تمام انبیائے کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیراً امت ہیں:

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام و رسل عظام میں سے اللہ تعالیٰ نے بعض کو امتیں عطا فرمائیں اور وہ ان امتوں کے پیغمبر کہلائے تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقام و

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ تمام انبیائے کرام و رسل عظام علیہم السلام آپ کی امت میں تقدیراً و حکماً داخل ہیں یعنی آپ کے امتی ہیں چنانچہ قرآن کریم میں رب کائنات جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے:" واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون"(پارہ3آل عمران 82،81)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں کے نبی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیقاً امت ہیں اور تمام انبیاء آپ کی تقدیراً امت ہیں کیونکہ اگر آپ بالفرض کسی نبی یا رسول کے زمانے میں بھی مبعوث ہوتے تو اس رسول پر اس آیت کے بہ موجب ایمان لانا واجب ہوتا۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو وہ ان پر ایمان لائیں گے ان کی نصرت (مدد) کریں گے اور اپنی امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیں گے نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"خدا عزوجل کی قسم! اگر آج تمہارے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کے لئے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا اسی وجہ سے عرفاء نے یہ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبی مطلق، رسول

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حقیقی اور مستقل شارع ہیں اور آپ ﷺ کے سوا باقی انبیاء علیہم السلام آپ کے تابع ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ج6 ص681)(تفسیر روح المعانی ج3 ص210،209 دار احیاء التراث العربی)

دنیا میں آنے والی اُمتوں کی تعداد:

دنیا میں کتنی امتیں ہوئیں اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض انبیائے کرام ایسے بھی گزرے ہیں جن کا کوئی امتی نہ تھا البتہ مشکوٰۃ المصابیح باب ثواب ھذہ الامۃ میں ہے حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رب تعالٰی کے اس فرمان کے متعلق کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی فرمایا تم 70 امتیں پوری کرو گے تم اللہ تعالٰی کے نزدیک ان سب سے بہتر اور عزت والے ہو۔(مشکوٰۃ المصابیح ج2 صفحہ 594 مکتبہ رحمانیہ)

اس کی شرح میں حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "دنیا میں 70 سے مراد یا بیان زیادتی ہے جیسے اردو میں لفظ بیسیوں یا 70 کا عدد ہے یعنی دنیا میں بڑی بڑی امتیں 70 گزری۔ خیال رہے بعض انبیائے کرام ایسے گزرے جن کا کوئی امتی نہ بنا کوئی ان پر ایمان نہ لایا بعض پر صرف ایک آدمی ایمان لایا بعض پر دو چار بعض پر کچھ اور زیادہ مگر جن نبیوں پر بڑی جماعتیں ایمان لائیں جنہیں امت کثیر کہا جائے وہ کل 70 ہیں 69 ہم سے پہلے اور 70 کا عدد امتِ رسول ﷺ نے پورا کیا۔(مراۃ المناجیح ج8 ص483 قادری پبلشر لاہور)

امت مصطفٰی ﷺ کے پانچ طبقات:

حضرت سیدنا ابراہیم بن اسحاق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا مُسیّب بن واضح رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن مبارک صوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملک روم کی طرف جا رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اے مُسیّب عام لوگ فساد میں مبتلا نہیں ہوتے مگر خواص کی وجہ سے" میں نے کہا حضور! اللہ تعالٰی آپ پر رحم فرمائے اس قول کی وضاحت فرما دیجئے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ فرمایا "اس کی وجہ یہ ہے کہ امت محمدیہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

5 طبقات پر مشتمل ہے پہلا طبقہ علمائے کرام کا، دوسرا عابدوں اور زاہدوں کا، تیسرا نمازیوں کا، چوتھا تاجروں کا جبکہ پانچویں طبقے میں حاکم و قاضی شامل ہیں علمائے کرام تو انبیاء کرام کے وارث ہیں عابد و زاہد امت محمدیہ کے بادشاہ ہیں نمازی اللہ عزوجل کے سپاہی و لشکر ہیں، تاجر اللہ عزوجل کی طرف سے خزانچی ہیں رہے والی و حکمران تو وہ محافظ و نگران ہیں اور جب عالم ہی لالچی اور مال جمع کرنے والا ہو جائے تو جاہل کس کی پیروی کریں عابد و زاہد دنیا کی طرف راغب ہو جائے تو تائب کس کی اقتدا کریں جب نمازی و مجاہد ہی رُور رعایت و نرمی سے کام لیں تو دشمن پر غلبہ کیسے پا سکیں گے تاجر جو اللہ عزوجل کے خزانچی ہیں وہ خود ہی خائن ہو جائیں تو پھر کون ہے جو خائن پر اعتماد کرے گا اگر رعایا کی حفاظت کرنے والے حاکم و نگران اور محافظ، بھیڑیئے بن جائیں تو رعایا کی دیکھ بھال اور ان کی حفاظت کون کرے گا"۔ (عیون الحکایات مترجم حصہ 2 ص 266 مکتبۃ المدینہ کراچی)

سچ فرمایا حضرت سیدنا عبدالرحمن بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یقیناً جب مصلحین ہی مفسدین کی صف میں آکھڑے ہوں تو اُمت کا فتنے میں جا پڑنا بعید نہیں ہوتا۔

میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی:

ہر صاحب منصب اگر اپنی ذمہ داری کا احساس کرے تو اصلاح کا سامان ہو سکتا ہے علماء شریعت کی، صوفیاء طریقت کی، غازی و مجاہد اسلامی سرحدوں کی، قاضی اسلامی احکام کی اور حاکم و نگران کو اپنی رعایا کی صبح و شام فکر دامن گیر ہونی چاہیے اور ہر طرف سے فتنوں کا باب بند کرنے کی کوششیں جاری رکھیں غفلت و لالچ اور لاپرواہی کے سبب بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے جبکہ اس امت میں 73 فرقوں کی تعداد ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت پر بھی برابر برابر وہی امور وارد ہوں گے جو بنی اسرائیل پر وارد ہوتے رہتے تھے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کی تھی تو میری امت کے لوگ بھی ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کے 72 فرقے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک ملت کے سوا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

باقی تمام فرقے دوزخ میں ہوں گے "مسلمانوں نے پوچھا" یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی ملت ہو گی؟ "فرمایا" جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں"۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث 2641)

فرقوں کی تفصیل:

علامہ ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں "ہمارے علماء نے ان فرقوں کی یہ تفصیل ذکر کی ہے روافض کے 20 فرقے، خوارج کے 20 فرقے ہیں القدریۃ المعتزلہ کے 20 فرقے ہیں۔

7 فرقے الارجاء کے ہیں ان کے علاوہ الفراریہ، الجھمیہ، الکرامیہ، النجاریہ ہیں اور ایک فرقہ جھمیہ اور مرجیہ کا جامع ہے یہ 72 فرقے ہو گئے ایک فرقہ اور ہے جو صرف ظاہر قرآن اور حدیث کو مانتا ہے اور قیاس اور استدلال کا انکار کرتا ہے یہ بھی قدریہ کی ایک قسم ہے ان کو ہمارے ملک اندلس میں ایک شخص نے گمراہ کیا اس کا نام ابن حزم ہے اس نے اپنے آپ کو ظاہر کی طرف منسوب کیا اور داؤد کی پیروی کی۔

(تفسیر تبیان القرآن ج7 صفحہ 662،661، عارضۃ الاحوذی ج10 صفحہ 78 تا 80 ملخصاً دار الکتب العلمیہ)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: "سنو تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ 72 فرقوں میں متفرق ہو گئے اور یہ امت 73 فرقوں میں متفرق ہو گی اس میں سے 72 دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہو گا اور یہ وہ فرقہ ہے جو سب سے بڑی جماعت ہو گا" ابن یحیٰ اور عمر بن عثمان نے اپنی اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ "عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں اس طرح سرایت کر جائے گی جس طرح باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے "عمرو بن عثمان نے کہا جس طرح سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ "کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس کے زہر کے اثر سے نہیں بچتا"۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث 4597 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تمام فرقے اسلام سے خارج نہیں:

علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان "میری امت کے 73 فرقے ہوں گے" اس میں یہ دلیل ہے کہ یہ تمام فرقے اسلام سے خارج نہیں ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان سب کو اپنی امت قرار دیا ہے اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ تاویل کرنے سے کوئی شخص ملت سے خارج نہیں ہوتا خواہ اس کی تاویل خطا پر مبنی ہو۔

(معالم السنن مع مختصر سنن ابوداؤد ج7 صفحہ 4 دار المعرفہ)

ناجی فرقہ اہل سنت والجماعت ہے:

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرقہ ناجیہ کا مصداق اہل سنت وجماعت کو قرار دیا ہے پھر اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں "اگر کہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے یہی راہ راست اور خدا کی طرف جانے کا ہے اور تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعویٰ کافی نہیں ہوتا دلیل چاہیے جبکہ اہل سنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے ان کا دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے جبکہ یہاں صرف عقل کافی نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ وتابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔

مذہب اور ارشادات اکابر میں بدعت اور من مانی کارروائی کی ملاوٹ صدرِ اول کے بعد واقع ہوئی صحابہ اور پہلے کے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان راستوں سے بری تھے بدعات جاری ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان بزرگوں سے صحبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور قابل اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین اس جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء ان کے طبقے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں ہیں سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ کہ اصول و کلام کے امام ہیں انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا اور جو رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے موکد کیا اسی لئے تو اس جماعت کا نام اہل سنت و جماعت ہوا اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا مگر ان کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصوص کو ان کے ظاہری معنیٰ پر محمول کرتے ہیں۔

(تفسیر تبیان القرآن ج7 صفحہ 880،881 فرید بک اسٹال)

(اشعۃ اللمعات ج1 صفحہ 140141 مطبوعہ تیج کمار لکھنؤ)

اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا"۔

(مکتوبات: دفتر اوّل، مکتوب 49)

یہاں تک تو امت کا معنیٰ، لفظ اُمت کے اطلاق، امتوں کی تعداد اور امت مصطفیٰ ﷺ کے طبقات وغیرہ سے متعلق بنیادی باتوں کا بیان کیا گیا اس سے آگے ہم امت مصطفیٰ ﷺ کے فضائل قرآن کی آیات اور ان کی تفاسیر کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جو مقام و منزلت اس امت کو حاصل ہے وہ کسی امت کے حصے میں نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں سے افضل بنایا۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرات ج8 صفحہ 483 پر فرماتے ہیں کہ: "جیسے حضور ﷺ تمام نبیوں میں افضل ہیں یونہی آپ کی امت تمام امتوں سے افضل بلکہ حضور ﷺ کے صحابہ تمام نبیوں کے صحابہ سے افضل، حضور ﷺ کے والدین دوسرے نبیوں کے غیر نبی والدین سے افضل ہیں حضور ﷺ کے اہل بیت تمام نبیوں کے اہل

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بیت سے افضل بلکہ حضور ﷺ کا مکہ مدینہ دوسرے نبیوں کی بستیوں سے افضل حضور ﷺ کی ازواج پاک تمام نبیوں کی ازواج سے زیادہ افضل غرضیکہ افضلیت حضور کے دم قدم سے وابستہ ہے"۔(مرات المناجیح ج8 ص483 قادری پبلشر)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پہلا باب

افضلیتِ امت مصطفیٰ ﷺ پر قرآنی آیات:

پہلی آیت: رب کائنات جل مجدہٗ پارہ 4 سورۂ آل عمران آیت نمبر 110 میں ارشاد فرماتا ہے: "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر"۔

ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

افضلیت امت مصطفیٰ کی وجہ:

مذکورہ آیت کے تحت "حدیقہ ندیہ" میں ہے خیر امۃ سے مراد یہ ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے بہتر امت ہونا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے یا یہ مراد ہے کہ اللہ عزوجل کے علم میں ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ امتوں کے درمیان یہی سب سے بہتر ہے اور اللہ عزوجل کے فرمان کنتم خیر امۃ سے مراد تم لوح محفوظ میں یا اللہ عزوجل کے علم میں یا گزشتہ امتوں سے بہترین امت ہو اور یہ زمانہ ماضی کی تمام امتوں سے اس امت کے بہتر ہونے پر دلیل ہے ہاں یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ فضیلت عارضی طور پر ملی اور ختم ہو گئی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "وکان اللہ غفوراً رحیما (پارہ 5 النساء 96)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت سیدنا اقبرس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خیر امۃ سے مراد افضل امت ہے اس کی وجوہات یہ ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ کا دین تمام دینوں سے بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے: "ان الدین عند اللہ الاسلام"۔ (پارہ 3 آل عمران 19)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

اور یہ اللہ عزوجل ملائکہ اور اہل علم کی شہادت ہے اور بطور گواہ اللہ عزوجل ہی کافی ہے اور یہ دین اللہ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عزوجل کی جانب سے پیارے آقا ﷺ کے وسیلے سے بندوں پر بہت بڑی نعمت ہے۔

حضرت سیدنا سلمی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب حقائق میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "یہ اس امت کی مدح ہے اور اللہ عزوجل کی یہ شان نہیں کہ پہلے کسی ایک قوم کی تعریف فرمائے پھر اسے عذاب میں مبتلا فرمائے"۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "ہم جو نیکی کا حکم دیتے ہیں وہ قرآن وسنت کے موافق ہے۔(لہٰذا ہم افضل امت ہیں)

"المواہب اللدنیہ" میں ہے کہ حضرت سیدنا امام ابو حجاج مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا" تم لوگوں میں ظاہر ہونے والی امتوں میں سب سے بہتر امت اسی وقت کہلاؤ گے جب تمہارے اندر آیات مبارکہ میں بیان کردہ شرائط پائی جائیں یعنی جب تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو"۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ امت محمدیہ سب سے بہترین امت اس لئے ہے کہ ان میں سے جو بھی مسلمان ہیں ان کی اکثریت نیکی کا حکم دیتی ہے اور اپنے درمیان ظاہر ہونے والی برائی سے منع کرتی ہے۔(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مترجم ج1ص 87،88 مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک اشکال اور اس کا جواب:

یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت سے اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ امت مصطفیٰ ﷺ تمام امتوں سے افضل ہے مگر دوسری جگہ رب کائنات جل مجدہٗ بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے: "وانی فضلتکم علی العٰلمین" (پارہ 1 البقرہ 47)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اس سارے زمانے پر تمہیں بڑائی دی۔

خیر الامم یا تو امت مصطفیٰ ﷺ ہو سکتی ہے یا بنی اسرائیل؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دائمی افضلیت مراد ہے اور وہاں اس آیت میں بنی اسرائیل کی عارضی فضیلت کا ذکر ہے یعنی اس زمانے میں جب یہ امت موجود نہ تھی بنی اسرائیل افضل تھے اور اب مسلمان افضل، جب سورج موجود نہ ہو تو چاند افضل ہوتا ہے مگر دن میں سورج نکل آنے پر چاند کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔

(تفسیر نعیمی ج4ص 93 مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تمام امتوں سے افضل ہونے کا مدار:

تفسیر تبیان القرآن میں ہے: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو یہ خبر دی ہے کہ وہ اس وقت تمام امتوں سے افضل ہے اور جب تک یہ امت نیکی کا حکم دیتی رہے گی اور برائی سے روکتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ پر صحیح، صادق اور کامل ایمان رکھے گی تو اس وقت تک یہ امت تمام امتوں سے افضل رہے گی اس آیت میں نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کو ایمان پر مقدم کیا گیا ہے اس لئے کہ ان ہی دو وصفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو دوسروں پر فضیلت ہے کیونکہ ایمان کا تو دوسری امتیں بھی دعویٰ کرتی تھیں لیکن دوسری امتوں نے ایمان کی حقیقت کو بگاڑ دیا اور ان میں شر اور فساد غالب آچکا تھا اس لئے ان کا ایمان صحیح نہیں تھا اور وہ نہ نیکی کا حکم دیتے تھے اور نہ برائی سے روکتے تھے۔ (تفسیر تبیان القرآن ج2 صفحہ 314 فرید بک اسٹال)

تفسیر جامع البیان میں ہے کہ: "سدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں اور وہ مسلمان جو ان کے طریقہ پر گامزن ہوں"۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سنو تم نے 70 امتوں کو پورا کر دیا تم ان کے آخر میں ہو اور تم اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے مکرم ہو"۔ (جامع البیان ج2 ص30 دار المعرفہ بیروت)

محشر میں مسلمانوں کے چہرے چمکدار ہوں گے:

مواعظ نعیمیہ میں ہے اس آیت کریمہ میں چند باتیں قابل غور ہیں ایک یہ کہ اس آیت کا گزشتہ آیات سے کیا تعلق ہے؟ دوم یہ کہ اس کا شان نزول کیا ہے؟ سوم یہ کہ اس سے کیا احکام معلوم ہوئے؟ چہارم یہ کہ اس پر اعتراض و جواب کیا ہیں؟

گزشتہ آیتوں سے دو طرح اس کا تعلق ہے پہلے فرمایا گیا تھا کہ قیامت میں بعض منہ کالے اور بعض سفید چمکدار ہوں گے کالے منہ کفار کے ہوں گے اور چمکدار منہ رحمت الٰہی میں ہوں گے مگر یہ نہ بتایا کہ کن کے منہ روشن ہوں گے یہاں ان کو بتا دیا گیا کہ اے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم بھی ان میں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے ہو جس سے معلوم ہوا قیامت میں مسلمانوں کے منہ اجلے اور کافروں کے منہ کالے ہوں گے اور کیوں نہ ہوں کہ یہ لوگ دنیا میں نور کے ساتھ رہتے تھے اور کفار اندھیرے میں۔ اس سیاہی اور سفیدی کی 2 وجہیں ہیں ایک یہ کہ جیسے رنج و خوشی کا اور مرض و صحت کا اور رضا و ناراضی کا اثر منہ پر ہوتا ہے اسی طرح کفر و ایمان کا اثر بھی منہ پر ظاہر ہو گا گویا منہ قلب کا آئینہ ہے دوسرے یہ کہ مسلمان آقا کے غلام ہیں اور کفار دشمن روز قیامت انبیائے کرام خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کی عظمت کے ظہور کا دن ہو گا دوستوں کے منہ تو آقا کی عظمت دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھیں گے مگر کافر جل جائیں گے اور حسد میں منہ کالے ہوں گے جیسے دنیا میں بھی ہوتا تھا۔

مومن کی سفیدی چند طرح کی ہو گی ایمان کی، وضو کی جس سے چہرہ اور اعضائے وضو چمکیں گے مگر بعض لوگ سراپا نور ہوں گے۔

امر بالمعروف فرض کفایہ ہے:

دوسرا تعلق یہ کہ گزشتہ آیت میں فرمایا گیا: "ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر"۔

(پارہ 4 آل عمران 104)

جس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ فرض کفایہ ہے جو علماء کے ذمہ ہے اب فرمایا گیا کہ: "اے مسلمانو! تم پر بھی تبلیغ ضروری ہے تم میں سے ہر شخص مبلغ ہونا چاہیے وہاں تبلیغ سے مراد جمیع احکام و دین کی تبلیغ تھی کہ یہ کام علماء کے سوا ہر شخص نہیں کر سکتا یا اپنے کو تبلیغ کے لئے وقف کر دینا مراد تھا اسلام کی اور اپنے معلوم مسئلہ کی تبلیغ ہر شخص پر فرض ہے ہر مسلمان اسلام کا مبلغ ہے رہی وہ آیت "لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم"۔ (پارہ 7 المائدہ 105)

اس میں تبلیغ کی نفی نہیں بلکہ وہاں مقصود یہ ہے کہ مبلغ اپنی فکر بھی رکھے یا یہ کہ ادائے فرض یعنی تبلیغ کے بعد میں اس فکر میں پریشان نہ ہو کہ میری تبلیغ پر کافر مسلمان کیوں نہیں ہوتے اذا اھتدیتم سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ فرض ہے کہ تبلیغ بھی ہدایت میں داخل ہے لہٰذا ان تینوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں سمجھ کی غلطی ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شانِ نزول:

مالک بن صیف اور وہب ابن یہودنے حضرت اُبی بن کعب و دیگر مؤمنین اہل کتاب سے کہا کہ "تم نے غریب الوطن مہاجرین اور ان کے مفلوک الحال میزبانوں یعنی انصار کے پاس کیا دیکھا ہے کہ ہم سے ٹوٹ کر ان سے رشتہ اخوت جوڑا؟"۔ انہوں نے جواب دیا کہ "دین اسلام خیر الادیان ہے اور قوم مسلمان خیر الاقوام بانی اسلام سید الانبیاء ﷺ ہیں" تب انہوں نے کہا کہ " یہودیت تمام دینوں سے افضل ہے" قرآن کریم نے بنی اسرائیل کو فرمایا: "فضلتکم علی العٰلمین"۔ اس پر یہ آیت اتری اور قرآن کریم نے ان کا فیصلہ فرمایا۔

امت مصطفیٰ ﷺ اور دیگر امتوں میں فرق:

اس آیت میں 3 جزء قابل غور ہیں کنتم کے معنیٰ ہیں تھے تم، یا ہو تم، یا ہو گے تم، تم یا تھے بھی اور ہو گے بھی، تھے تم یا تو لوح محفوظ میں یا پچھلی کتابوں میں جیسا کہ روایت میں مشہور ہے کہ قلم نے بحکم رب تعالیٰ تمام امتوں کے احوال لکھے مگر اس امت کے لئے ارشاد ہوا کہ "تادب یا قلم" لکھ دے امة مذنبة ورب غفور ۔امت گنہگار اور رب عزوجل غفار ہے نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس امت کے فضائل دیکھ کر تمنا کی تھی کہ "خدایا مجھے بھی امت مصطفیٰ ﷺ سے بنا" اور ہوں گے سے مراد بروز قیامت ہونا ہے۔ حضور ﷺ کی امت چند وجوہ سے تمام امتوں سے بہتر ہے ایک یہ کہ اس کے لئے اعمال تھوڑے ثواب زیادہ، بنی اسرائیل ہزار ماہ عبادت کریں اور مسلمان شب قدر میں عبادت کریں مگر مسلمان ثواب زیادہ پائیں ۔دوسرے اس امت کے اعمال آسان ان کے سخت ۔انکی زکوٰۃ چالیسواں حصہ اُن کی زکوٰۃ چوتھائی مال۔ ان کی نماز ہر جگہ جائز ہے ان کی نماز صرف عبادت خانوں میں تھی۔
ان کی توبہ صرف قتل نفس وغیرہ سے ہوتی تھی ان کی توبہ صرف اقرر زبانی اور شرمندگی دل سے، اُن کا بدن یا کپڑا ناپاک ہو تو کاٹنا ضروری تھا مسلمانوں کا کپڑا یا بدن صرف پانی پاک کر دے ۔دودھ اور تیل بھی پاک ہو جائیں۔اُن پر مال غنیمت حرام تھا ہم پر حلال ہے۔ کفار اور بنی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسرائیل کے عیوب دنیا و آخرت میں ظاہر مسلمانوں کے چھپے ہوئے اگر کوئی بنی اسرائیل شب میں گناہ کرتا تو صبح کو دروازے پر دست قدرت سے لکھا جاتا تھا۔ وہ کب سے گزر گئے مگر ان کے عیوب بذریعہ قرآن کریم رہتی دنیا تک مشرق و مغرب میں ہر زبان پر رہیں گے قیامت میں بھی ان کے مجرموں کو ندا دے کر پکارا جائے گا مگر امت مصطفیٰ ﷺ کے بعد آسمانی کتاب کوئی بھی آنے والی نہیں اس لئے ان کے عیوب مشہور نہ ہوں گے قیامت میں بھی اس طرح خاموشی سے مجرموں کا حساب ہو جائے گا کہ کسی کو خبر نہ ہو گی۔

اس امت میں اولیاء و علماء کا سلسلہ تا قیامت قائم ہے ان میں نہیں تھا علماء امت مثل انبیاء بنی اسرائیل ہیں غرض یہ کہ ہر طرح یہ امت دیگر امتوں سے افضل ہے نیز یہ خیر الرسول ﷺ کی امت ہے جن کے امتی انبیاء بھی ہیں اس کا دین خیر الادیان ہے یعنی اسلام اس کے اول میں خاتم النبیین ﷺ ہیں اور درمیان میں حضرت مسیح علیہ السلام ہیں نیز اس کا وجود بقائے عالم کا ذریعہ ہے کہ جب امت مسلمہ نہ ہو گی تو قیامت آجائے گی جیسے ستارے آسمان کے لئے ذریعہ بقا ہیں اسی طرح مسلمان اہل زمین کے لئے بقا کا ذریعہ ہیں جب تارے ٹوٹ جائیں گے تب آسمان پھٹ جائے گا اسی طرح جب مسلمان نہ رہیں گے تب زمین بھی ختم ہو جائے گی۔

اُخرجت للناس کا مطلب:

اس کے تین (3) معانی ہیں الناس سے مراد یا تو انبیاء ہیں روز قیامت پچھلے نبیوں کی گواہی امت مصطفیٰ ﷺ دے گی اور اس امت کی سچائی اور ثقہ ہونے کی گواہی حضور انور ﷺ دیں گے۔ "ویکون الرسول علیکم شهیدا" اس جگہ "شہید" بمعنی رقیب ہے اس لئے یہاں "علیٰ" آیا ہے ورنہ شہادت علی زید کے معنی ہے یعنی زید کے خلاف گواہی دینا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے ہر امتی کے ہر حال سے ہر وقت واقف ہیں ورنہ امت کی تصدیق کس طرح فرمائیں۔ گواہ مدعی کو بہت پیارا ہوتا ہے خاص کر گواہ شاہی لہٰذا مسلمان تمام انبیاء کرام کو پیارے اور محبوب ہیں کہ اس امت کے ذریعے قیامت میں انبیاء کا مقدمہ فتح ہو گا یا الناس سے مراد کفار ہیں تو معنی

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہوئے کہ تم کو تبلیغ کفار کے لئے یا کفار پر بادشاہت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

"یا الناس" سے مراد تمام لوگ ہیں مطلب یہ ہوا کہ سب کے نفع کے لئے تم پیدا ہوئے تمہاری بقاسے سب کو بقاہے جب تم نہ ہوگے تو کوئی نہ ہوگا۔

تامرون بالمعروف کا معنٰی:

تم بھلائی کا حکم دوگے اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تم خیر ہو تو ضروری ہے کہ خیریت سے رہو اور خیر کے کام کرو کہ تم تمام امتوں کے استاد ہو تم بھی اچھے کام کرو اور اوروں کو بھی خیر کا حکم دو کہ واعظ اگر خود عامل نہ ہو تو وعظ میں اثر نہ ہوگا یہ تو واعظ کو حکم ہے کہ مگر سننے والے کو چاہیے کہ اگر واعظ بے عمل بھی ہو جب بھی اس کی اچھی بات قبول کرے بزّاز اگر خود برے کپڑے پہنے ہو تو اس کی پرواہ نہ کرو قیمت یعنی اعتقاد دو اور مال لو بے عمل عالم اندھے چراغ والے کی طرح ہے کہ اگرچہ وہ خود اس سے نفع نہ لے مگر لوگوں کو اس سے نفع ہو جائے گا۔

ولو اٰمن اہل الکتاب لکان خیر لھم (پ4 آل عمران 110):

اس کے 2 مطلب ہیں ایک وہ جو حدیث میں ہے کہ تین شخصوں کو دگنا ثواب ملتا ہے ایک تو وہ غلام جو رب تعالٰی کی عبادت اور اپنے مولٰی کی اطاعت کرے۔

دوسرا وہ شخص جو یتیم، لونڈی کو ادب سکھا کر آزاد کرے اور اس سے نکاح کرے۔

تیسرے وہ اہل کتاب جو مسلمان ہو جائیں یا یہ مراد کہ اہل کتاب آمدنی کم ہونے کے خوف سے ایمان سے رکتے تھے ان سے فرمایا گیا کہ ان کو محض دھوکہ ہے ایمان لا کر کوئی پریشان نہیں ہوتا۔

آیت پر 2 اعتراضات اور ان کے جوابات:

یہاں 2 اعتراض ہیں ایک تو یہ کہ اس آیت میں جو وعدہ کیا گیا کہ مسلمان خیر گروہ اور دنیا کے استاد ہیں بادشاہت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وہ پورا نہ ہوا فی زمانہ مسلمان ان نعمتوں سے کوسوں دور ہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ نا ممکن ہے کہ جو خدا عزّوجلّ چاہے وہ نہ ہو خدا عزّوجلّ نے چاہا کہ مسلمان عالم کے استاد ہوں مگر نہ ہوئے بادشاہ ہوں مگر نہ ہوئے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اوّل کا جواب: یہ ہے کہ تمام باتیں ایمان سے مشروط تھیں ایمان میں ضعف ہوا شرط معدوم ہوئی یہ اشیاء بھی ختم ہو گئیں۔

"وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" (پارہ 4 آل عمران 139)

دوم کا جواب: یہ ہے کہ کسی صانع نے کسی چیز کو کسی کام کے لئے بنایا مگر لوگوں نے اسے غلط استعمال کیا تو قصور استعمال کرنے والوں کا ہے نا کہ صانع کا۔

جوتا کوئی سر پر باندھے تو قصور بنانے والے کا نہیں "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" (پارہ 27 الذٰریت 56) اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

یہاں رب عزوجل کا ارادہ نہیں ہے بلکہ حکمت الہیہ کا ذکر ہے ارادہ کا خلاف منع ہے نہ کہ حکمت کا۔ مسلمان اس ہی لئے پیدا ہوا تا کہ حضور ﷺ کا غلام رہ کر دنیا کا تاجدار رہے اگر مسلمان نے یہ نہ کیا تو ان کا اپنا قصور ہے۔ (مواعظ نعیمیہ 164 تا 169، نعیمی کتب خانہ لاہور)

ہم خوش نصیب ہیں:

امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مد ظلہ العالی لکھتے ہیں کہ: "الحمد للہ عزوجل ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ عزوجل کے حبیب مکرم ﷺ کا دامن کرم ہمارے گنہگار ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں اور آپ ﷺ کے صدقے میں آپ ﷺ کی امت بھی تمام امم سابقہ سے افضل ہے افضلیت کا سبب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اس امت میں سرمایہ داروں کی کثرت ہو گی یا یہ لوگ دنیوی طور پر بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گے ان میں انجینئر اور ڈاکٹر بکثرت ہوں گے نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ جنگجو بہادر اور طاقتور ہوں گے یا یہ اس لئے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک و زیرک یعنی ہوشیار ہوں گے بلکہ ان کی افضلیت کی وجہ تو یہ ہے کہ یہ امر بالمعروف و نہی المنکر یعنی بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے اہم

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

منصب پر فائز ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ ہم اپنے اس منصب عالی کی اہمیت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں۔ (نیکی کی دعوت حصہ اوّل صفحہ 130،129 مکتبۃ المدینہ کراچی)

امر بالمعروف و نہی المنکر کی تعریف:

تفسیر نعیمی میں ہے "المعروف اور المنکر میں ساری بھلائیاں از مستحبات تا ایمانیات داخل ہیں اور ساری برائیاں از مکروہات تا کفریات شامل ہیں۔ اور امر سے مراد ہر قسم کا حکم ہے زبانی ہو یا قلمی یا طاقت والا خواہ بڑوں سے عرض کر کے ہو یا ساتھیوں کو مشورہ دے کر یا چھوٹوں کو دباؤ سے حکم دے کر یعنی تمہاری شان یہ ہے کہ ہر بھلائی کا ہر طرح حکم دو اور ہر خوبی ہر طرح پھیلاؤ اور ہر برائی کو ہر طرح مٹاؤ اور لوگوں کو اس سے باز رکھو"۔

مزید فرماتے ہیں کہ "اس آیت مقدسہ میں گویا فرمایا گیا کہ اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت تم میری صفت ہدایت کے مظہر ہو لہٰذا تم بہترین امت ہو تمہارے دم سے تمام لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے میں تمہارے ذریعے لوگوں کو ایمان قرآن اور عرفان بخشوں گا اور تمہاری ہی روشنی سے انہیں راہِ جنان دکھلاؤں گا جو مجھ تک پہنچنا چاہے تمہارے زمرے میں آجائے۔

(تفسیر نعیمی ج4، صفحہ 105،99)

دوسری آیت:

"وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا" (پارہ 2 البقرۃ آیت نمبر 143)

ترجمہ کنزالایمان: اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

اس آیت میں بھی رب کائنات جل مجدہٗ نے اس امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قیامت میں امت مصطفیٰ ﷺ کی گواہی:

اس کی افضلیت کی ایک اور وجہ اس آیت کی تفسیر سے معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے دن جب تمام اوّلین وآخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ کوئی نہیں آیا۔ حضرات انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ﷺ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گزشتہ امت کے کفار کہیں گے کہ ان کو کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے ہیں دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو؟ عرض کریں گے یارب عزوجل تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعے قطعی ویقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کی پھر سید الانبیاء ﷺ سے آپ کی امت کے متعلق دریافت فرمایا جائے گا حضور ﷺ ان کی تصدیق فرمائیں گے۔ (تفسیر خزائن العرفان 39،40)

امتِ مصطفیٰ ﷺ درمیانی امت ہے:

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جیسے ہم نے تمہیں بہتر قبلہ بہتر پیغمبر بہتر کتاب عطا فرمائی ایسے ہی تم پر یہ بھی کرم فرمایا کہ تمہیں عقائد واعمال کے لحاظ سے درمیانی امت بنایا نہ تم یہودیوں کی طرح انبیاء علیہم السلام کے دشمن اور نہ عیسائیوں کی طرح ان کو خدا کہو نہ دہریوں کی طرح خدا عزوجل کے منکر اور نہ مشرکین کی طرح چند معبودوں کے قائل نہ جبریوں کی طرح بندہ کو بالکل مجبور مانو اور نہ قدریوں کی طرح تقدیر کا انکار کرو غرضیکہ تمہارا عقیدہ درمیانہ ہے یہی اعمال کا حال ہے کہ نہ تو تم عیسائی راہبوں اور ہندو جوگیوں کی طرح تارک الدنیا اور نہ دیگر دنیاداروں کی طرح آخرت سے غافل بلکہ ایک ہاتھ میں دنیا ہے اور دوسرے ہاتھ میں دین، بلکہ تمہاری دنیا بھی دین پایہ کہ ہم نے تمہیں ساری امتوں کا صدر اور سردار بنایا کہ جیسے مجلس کے بیچ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں سردار اور ہار کے بیچ میں بڑا موتی یا شہر کے بیچ میں بڑی عمارت یا دائرہ کے بیچ میں مرکز یا صف کے بیچ میں امام یا دیوار قبلہ کے بیچ میں محراب ایسے ہی تمام امتوں میں تم صدر نشین ہو کہ سب تمہاری پیروی کریں اور تم سب کے استاد یا ہم نے تمہیں سب سے بہتر امت بنایا کہ تمہیں شریعت بھی دی اور طریقت بھی اور تم میں قیامت تک کے لئے علماء اور اولیاء چھوڑے تمہارے کام تھوڑے اور ثواب زیادہ تم اس بارش کی طرح ہو جس کا اوّل بھی بہتر اور آخر بھی بہتر تمہارے اوّل صحابہ تمہارے درمیان اولیاء و علماء۔

اور تمہارے آخر میں امام مہدی علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام یا تمہیں عادل امت بنایا کہ تمہاری گواہیوں سے مقدمات میں فیصلے ہوں اور تمہاری گواہی سب پر جاری ہو اور تم پر کسی کی نہ ہو یہ فضائل تمہیں اس لئے دیے تاکہ تم دنیا میں لوگوں پر گواہ ہو اس طرح کہ تمہاری گواہی کافر پر بھی معتبر ہو اور اس طرح کہ تم جس کو ولی اور جنتی کہہ دو وہ حقیقت میں ولی ہی ہو اور جسے تم برا اور جہنمی کہہ دو وہ ایسا ہی ہو اور اس طرح کہ جس کام کو تم جائز اور مستحب کہہ دو وہ ایسا ہی ہو اور جس چیز کو تم بہتر جانو وہ بہتر گویا تمہاری زبان حق کا قلم ہے اور اس طرح کہ تمہارا اجماع شرعی دلیل ہے یعنی جس چیز کے حلال و حرام ہونے پر تم متفق ہو جاؤ وہ یقیناً ایسی ہی ہو۔ (تفسیر نعیمی ج4 صفحہ 20)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گواہ ہیں:

آیت مذکورہ کے آخری جزء "ویکون الرسول علیکم شهیدا" کے تحت ہے: "اے مسلمانو! ہمارا یہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں بھی تمہارا گواہ ہے کہ اس نے فرمایا کہ جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بھی اچھا ہے (مشکوٰۃ)

اور اس نے فرمایا کہ "تم لوگ زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو جسے تم جنتی کہو وہ جنتی اور جسے دوزخی کہو وہ دوزخی" اور انہوں نے فرمایا "میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو گی" اور انہوں نے فرمایا کہ "میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی" نیز آخرت میں بھی وہ تمہارے عیب چھپائیں گے اور تمہاری خوبیوں کی گواہی دیں گے۔ خیال رہے کہ قیامت میں 4 گواہیاں ہوں گی:

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پہلی گواہی: کاتبین اعمال فرشتوں کی: قرآن کریم فرماتا ہے: "وجاءت کل نفس معہا سائق و شہید (پارہ 26 ق 21)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔

دوسری گواہی: دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی گواہی: رب تعالیٰ فرماتا ہے:

"فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھٰؤلاءِ شھیدا"۔ (پارہ 5 النساء 41)

ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! ﷺ تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

تیسری گواہی: امت مصطفیٰ ﷺ کی گواہی جس کا یہاں ذکر ہوا۔

چوتھی گواہی: مجرم کے ہاتھ پاؤں کی گواہی: رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم" (پارہ 23 یٰسین 65)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔ (ایضاً صفحہ 21)

رسول اللہ ﷺ کے شاہد ہونے کی دلیل:

شاہد کا معنی ہے گواہی دینے والا اور نبی ﷺ کے شاہد ہونے کے 4 محمل ہیں۔ ایک محمل یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کے حق میں قیامت کے دن گواہی دیں گے اور دوسرا محمل یہ ہے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کی گواہی دینے والے ہیں اور تیسرا محمل یہ ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں امور آخرت کی گواہی دیں گے اور چوتھا محمل یہ ہے کہ آپ ﷺ اعمال امت پر شاہد ہیں۔ نبی جو اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے اس کا ذکر اس آیت میں ہے قال اللہ تعالیٰ "وکذلک جعلنٰکم امۃ وسطا... الخ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک شخص ہو گا اور ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ 2 شخص ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ زیادہ لوگ ہوں گے اس سے کہا جائے گا کیا تم نے اپنی قوم کو تبلیغ کی تھی؟ وہ کہے گا ہاں! پھر اس کی قوم کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم کو تبلیغ کی تھی وہ کہیں گے نہیں پھر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے سیدنا محمد ﷺ کی امت پھر رسول اللہ ﷺ کی امت کو بلایا جائے گا تم کو اس کا کیسے علم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ سب رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور یہی اس آیت کی تفسیر ہے اس آیت اور اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں اور آپ ﷺ اپنی امت کی گواہی دیں گے اور گواہی میں اصل یہ ہے کہ مشاہدہ کر کے اور دیکھ کر دی جائے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیاحت کرنے والے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری حیات تمہارے لیے بہتر ہے تم باتیں کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیثیں بیان کی جاتی ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میں جو نیک عمل دیکھتا ہوں اس پر اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں اور میں جو برا عمل دیکھتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

(تبیان القرآن ج 9 صفحہ 504، البدایہ والنہایہ ج 9 صفحہ 257 دار الفکر بیروت)

رسول اللہ ﷺ کا اعمال امت پر شاہد ہونا:

روح المعانی میں ہے اگر یہ کہا جائے کہ نبی ﷺ اپنے زمانے کے امتیوں کے اعمال پر شاہد تھے تو پھر تو بات بالکل واضح ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ بعد کے امتیوں کے اعمال پر بھی شاہد ہیں تو اس میں یہ اشکال ہے کہ حضرت ابو بکر وانس وحذیفہ وسمرہ وابو درداء رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض پر آئیں گے حتیٰ کہ میں ان کو دیکھ کر

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور پہچان کر کہوں گا" اے رب میرے اصحاب، میرے اصحاب" پس مجھ سے کہ جائے گا آپ ﷺ از خود نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ ﷺ کے بعد دین میں کیا نئے کام نکالے ہیں۔ ہاں اس کے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ تو علم تھا کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت کے لوگ کیا نیک کام کریں گے اور کیا برے کام کریں گے لیکن آپ ﷺ کو ان معین لوگوں کا علم نہ تھا کہ کون لوگ نیک کام کرنے والے ہیں اور کون برے کام کرنے والے ہیں تاکہ اس حدیث اور مسند بزار کی عرض اعمال والی حدیث میں تطبیق ہو جائے۔

اس کا دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نیکی کرنے والے اور گناہ کرنے والے معین لوگوں کا بھی علم تھا لیکن قیامت کے دن آپ ﷺ بھول گئے اور بعض صوفیاء کرام نے یہ اشارہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعمال پر مطلع فرمادیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے اعمال کو دیکھا تھا اس لئے آپ ﷺ کو شاہد فرمایا۔

(روح المعانی جزء صفحہ 65 ملخصا دار الفکر بیروت، تبیان القرآن ج 9 صفحہ 507،506)

امتِ وسط کا معنیٰ افضل امت ہے:

مذکورہ آیت کے ترجمے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے وسطا کا ترجمہ بجائے درمیانی کے افضل کیا ہے یہ کیوں کیا؟ آیئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی سے پوچھتے ہیں چنانچہ الملفوظ حصہ سوم میں ہے آپ سے عرض کی گئی وسطاً کے معنی افضل کے بھی آتے ہیں؟ جیسے جعلنکم امۃ وسطاً اس پر ارشاد فرمایا" ہاں وسطاً کے لئے افضلیت لازم ہے آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہم نے تم کو بہترین امت بنایا حدیث میں ارشاد ہوا "انتم تتمون سبعین امۃ وانتم خیرھا "۔ تم سے پہلے 69 امتیں گزر گئیں اور تم سب میں بہتر ہو"۔(الملفوظ حصہ سوم صفحہ 406 مکتبۃ المدینہ کراچی)

امت وسط کا معنیٰ عادل بھی ہے:

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے "امت وسط سے مراد یہ ہے کہ پروردگار عزوجل نے ہمیں یعنی اس امت کو نیک و عادل بنایا اور علم و عمل سے مزین فرمایا اس لئے قرآن کریم میں جہاں

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

امت وسط کا ذکر کیا تو اس کے فوراً بعد ارشاد فرمایا "لتکونو شھداء علی الناس"(پارہ2البقرہ143)

ترجمہ کنزالایمان: کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

اور یہ اس لئے کہ شہادت گواہی کا منصب عدالت یعنی قابل گواہی ہونے کا محتاج ہے اسی سے حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ہر مسلمان کو عادل قرار دینے کی دلیل مضبوط ہوتی ہے جبکہ شوافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یہ حکم کل کے اعتبار سے ہے نہ کہ افراد کے اعتبار سے کیونکہ اللہ عزوجل نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا "واشھدوا ذوی عدلٍ منکم"۔

(پارہ28الطلاق2)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو۔

جب اطراف یعنی دونوں جانبین ایسی ہوں کہ ان میں خلل بہت جلد پیدا ہو سکتا ہو اور وسط حد درجہ محفوظ مقام ہو تو وسط کی تفسیر عدل سے کی جائے گی کیونکہ عدل اطراف کے درمیان ایک توازن کا نام ہے کسی بھی ایک طرف اس کا جھکاؤ نہیں ہوتا یہ بات حضرت سیدنا ابن اقبرس نے اپنی کتاب فتح الصفا شرح الشفا میں بیان فرمائی۔ حضرت سیدنا امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وسط درحقیقت اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے کسی میدان قرب وجوار کا علاقہ ایک جیسی مسافت پر ہو اس کے بعد یہ لفظ بطور استعارہ اچھی عادات کے لئے استعمال ہونے لگا کیونکہ یہ عادات بھی افراط وتفریط کی دونوں اطراف کے درمیانی واقع ہوتی ہیں مگر اسراف اور بخل کی درمیانی حالت جود وسخا ہے اور ظلم وبزدلی کی درمیانی شجاعت ہے پھر باقی اسمائے صفات کی طرح اس کا اطلاق بھی ہر اس فرد پر ہونے لگا جو ایسی صفات کا حامل ہو خواہ وہ اکیلا ہو یا بہت سے افراد ہوں مذکر ہوں یا مؤنث"۔

(حدیقہ ندیہ مترجم ج1 صفحہ85،86 مکتبۃ المدینہ کراچی)

امت وسط کی ایک اور توجیہہ:

نبوت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت 23 سال ہے جس کے نصف ساڑھے گیارہ سال میں معراج ہوئی اور

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نبوت کا سال ربیع الاوّل سے شروع ہے جس کے بالکل وسط میں ماہ رجب واقع ہے اسی طرح ہفتہ شرعی جمعہ سے شروع ہوتا ہے دوشنبہ بالکل اس کے وسط میں ہے جس میں اشارہ ہے کہ اس نبی ﷺ کا دین درمیانہ دین ہے اور امت، امت وسط ہے۔(مواعظ نعیمیہ ص9 نعیمی کتب خانہ)

تیسری آیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:"یا ایھا الذین اٰمنوا۔۔۔"اے ایمان والو!(پ5النساء43)اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایمان کی صفت سے یاد فرمایا۔مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں"جیسے رب تعالیٰ نے دیگر انبیاء کو نام لے کر پکارا ہمارے نبی ﷺ کو القاب سے اسی طرح ان کی امتوں کو ناموں سے پکارا گیا یا بنی اسرائیل،یا ایھا الذین ھادوا وغیرہ مگر اس امت کو یا ایھا الذین اٰمنوا کے دلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔(تفسیر نعیمی ج4 صفحہ91 مکتبہ اسلامیہ لاہور)

امت مصطفیٰ ﷺ کے افضل ہونے کی ایک اور وجہ:

مفسر قرآن شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی مد ظلہ العالی لکھتے ہیں:"آپ کی امت کے افضل ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ سابقہ امتوں میں بھی ایمان لانے والے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی امت کو یا ایھا الذین اٰمنوا ۔اے ایمان والو!کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا بلکہ مثلاً یا بنی اسرائیل کہہ کر پکارا اور یہ اس امت کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کو یا ایھا الذین اٰمنو سے مخاطب کیا کیونکہ اس پر ایمان لانے کے تو بہت دعویدار ہیں لیکن افضلیت ان کی ہے جن کو خود یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمائے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:"بنی اسرائیل کی رسائی صرف اللہ تعالیٰ عزوجل کی صفت انعام تک تھی اور آپ کی امت کی رسائی اللہ تعالیٰ کی ذات تک ہے کیونکہ باقی امتوں کے نبیوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کیا اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ کیا وہ صرف صفات کے مظہر تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام عین ذات کے مظہر ہیں اس لئے ان کی امتیں صفات کو یاد کرتی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہیں آپ ﷺ کی امت ذات کو یاد کرتی ہے"۔(تبیان القرآن ج 1 صفحہ 905 فرید بک اسٹال لاہور)
کمال یہ نہیں کہ بندہ اٰمنّا اٰمنّا پکارے کہ یہ پکار تو یہود و نصاریٰ کی بھی تھی مگر بارگاہِ ایزدی عزوجل سے انہیں پھر بھی یا بنی اسرائیل اور یا ایھا الذین ھادو کی صدائیں آئیں کمال تو یہ ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کی امت جب اٰمنّا کہے تو بار بار کلام الٰہی عزوجل میں یا ایھا الذین اٰمنوا سے خطاب فرما کر ان کے مومن ہونے پر سند جاری کی جائے اور انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا جائے۔

چوتھی آیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:"وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم"۔(پ 9 انفال 33)
ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ عزوجل کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان عمومی عذاب سے محفوظ رہیں گے اور محفوظ رہے بھی کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے اور رحمت کی موجودگی میں عذاب کا آنا کیسا؟ گزشتہ امتیں طرح طرح کے عذابات سے ہلاک ہوئیں کسی امت پر آسمان سے پتھر برسائے گئے تو کسی پر آندھی اور طوفان بھیجا گیا کسی کو بارش و سیلاب کے پانی میں ڈبو دیا گیا تو کسی کو الٹ دیا گیا آج ان کے نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گئے مگر قربان جاؤں اس گنبدِ خضریٰ والے آقا ﷺ کے قدموں پر جن کے وجود مسعود کی برکت سے ہم عذاب الٰہی سے محفوظ ہیں۔

گزشتہ امتوں پر آسمانی عذاب آئے:

تفسیر نعیمی میں ہے حضور ﷺ دنیا کے لئے اللہ عزوجل کی رحمت اور امان ہیں کہ حضور ﷺ کی وجہ سے دنیا میں عام عذاب الٰہی نہیں آتے یہ فائدہ وانت فیھم سے حاصل ہوا دیکھو جن گناہوں کی وجہ سے گزشتہ قوموں پر عذاب آئے وہ سب گناہ بلکہ ان سے زیادہ آج ہو رہے ہیں مگر آسمانی عذاب نہیں آتے کیوں؟ صرف حضور ﷺ کی موجودگی کی وجہ سے نیز حضور ﷺ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضور ﷺ کا فیضان آپ ﷺ کی وفات سے بند نہیں ہوا اگر حضور ﷺ بعد وفات ہم میں نہ رہتے تو عذاب الٰہی عزوجل آجاتے، سورج غروب ہونے کے بعد بھی فیض پہنچاتا رہتا ہے اور حضور ﷺ ہر وقت ہر جگہ ہمارے پاس ہم میں ہیں اگر حضور ﷺ ہم میں ایک آن کے لئے نہ رہیں تو عذاب الٰہی آجائے ہم صرف حضور ﷺ کی وجہ سے عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وما ارسلنک الا رحمة للعالمین" (پارہ 17 انبیاء 107)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اور فرماتا ہے: "ان رحمة اللہ قریب من المحسنین"۔ (پارہ 8 اعراف 56)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ عزوجل کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

گزشتہ آسمانی کتب میں امت مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت:

اس امت کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز یہ بھی ہے کہ اس امت کی دنیا آمد سے قبل ہی گزشتہ آسمانی کتب میں اس کے فضائل بیان کئے گئے اور یوں سابقہ امتوں پر اس کی شرف وفضیلت کو ظاہر کیا گیا یہی وجہ تھی کہ اس امت کے فضائل کو جان کر پچھلی قوموں حتٰی کہ ان کے انبیاء نے بھی اس امت میں آنے کی تمنا کی جو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی۔ ہم یہاں گزشتہ آسمانی کتب سے اس امت کی فضیلت پر چند عبارات ذکر کررہے ہیں۔

توریت میں امت مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف:

مدراج النبوت میں ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ "تم نے توریت میں رسول اللہ کے اوصاف حمیدہ کیا کیا پائے ہیں؟" انہوں نے بیان کیا کہ "توریت میں لکھا ہوا ہے کہ محمد ابن عبد اللہ ﷺ عبد المختار یعنی اللہ تعالیٰ کے بندے مکہ مکرمہ ان کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ان کا مقام ہجرت اور ملک شام ان کے زیر قبضہ ہوگا نہ وہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور وغل کریں گے اور نہ برائی کا بدلہ لیں گے بلکہ عفو ودرگزر

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے کام لیں گے"۔ اس روایت میں حضور ﷺ کی امت مرحومہ کی تعریف بھی آئی ہے چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کی امت غم و مسرت اور خوشی وناخوشی میں شکر گزار ہوگی اور ہر پستی وبلندی پر حق تعالیٰ کی حمد و تکبیر کرے گی نمازوں کے لئے آفتاب کی رعایت کریں گے اور جب سورج کسی نماز کا وقت لائے تو وہ اس وقت نماز بجالائے گی اگرچہ وہ خاک نشین ہوں گے اور ٹخنوں سے اوپر ازار بند اور پائجامے پہنیں گے اور اپنے اعضاء کے اطراف یعنی ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا وضو کریں گے اور ان کا منادی یعنی موذن آسمان میں ندا کرے گا یعنی بلند وبالا برجوں میں اذان دے گا ان کی صفیں جنگ اور نماز میں یکساں ہوں گی وہ راتوں میں نغمہ سنج ہوں گے اس نغمہ سنجی سے مراد رات کے اوراد ووظائف اور تلاوت قرآن ہے۔

بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا "جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی اور انہوں نے اس کو پڑھا اور اس میں انہوں نے اس امت مرحومہ کا ذکر پایا تو عرض کیا کہ اے خدا عزوجل! میں توریت کی ان تختیوں میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو آخر بھی ہے اور سابق بھی ہے مطلب یہ کہ وجود زمانی میں تو وہ آخری امت ہوگی اور فضل وشرف میں سابق یعنی اوّل وفائق ہوگی ان کے لئے شفاعت کی جائے گی ان کی دعاؤں سے بارشیں ہوں گی ان کے سینے میں کلام الٰہی عزوجل محفوظ ہوگا جنہیں وہ ازبر بطور حافظہ پڑھیں گے، غنیمتوں کو کھائیں گے اور صدقات کو ان کے اپنے ہی شکموں کے لئے گردانا گیا یہ اس امت کے خواص ہیں جن پر احکام کو آسان کیا گیا ہے اور غنیمتوں اور صدقات کو ان پر حلال کیا گیا ہے بخلاف پچھلی امتوں کے کہ یہ ان پر حلال نہ تھیں اور جب وہ کسی بدی کا ارادہ کریں گے تو اسے نہ لکھا جائے گا اور جب وہ بدی کا ارتکاب کرلیں گے تو ایک ہی بدی لکھی جائے گی اور جب نیکی کا قصد کریں گے تو اسے لکھا جائے گا اور نیکی کرلیں گے تو 10 نیکیاں لکھی جائیں گے اور انہیں اوّل وآخر کا علم دیا جائے گا اور دجّال کو وہ قتل کریں گے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہونے کی تمنا کرنا:

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب توریت کی تختیوں میں امت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً 10 صفات کو پڑھا تو انہوں نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا "اے خدا عزوجل! اس امت کو میری امت بنادے" فرمان باری آیا کہ "اے موسیٰ! اس امت کو تمہاری امت کیسے بناؤں وہ امت تو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "اے رب عزوجل تو مجھے ہی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنادے" اس پر حق تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں 2 خوبیاں مرحمت فرمائیں چنانچہ فرمایا: "قال یٰموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسٰلتی و بکلامی فخذ ما اٰتیتک و کن من الشٰکرین" (پارہ 9 اعراف 144)

ترجمہ کنزالایمان: "فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے خدا عزوجل میں اس پر راضی ہو گیا۔

ابو نعیم بروایت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ کعب الاحبار سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لئے جمع ہوئے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے جملہ نبی اپنی اپنی امت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لئے دو نور اور ہر امتی کے لئے ایک نور جوان کے ساتھ ساتھ چلتا دیکھا گیا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موئے تن کے ساتھ ایک ایک نور تھا اور آپ کے ہر امتی کے ساتھ 2 نور تھے اس پر کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا عزوجل کی قسم خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہ پڑھا تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی زندگی ہے یہ صفت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کی ہے اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی امتیوں کی ہے یہی کتاب الٰہی عزوجل میں ہے گویا کہ تو نے توریت میں ایسا پڑھا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج 1 صفحہ 138، 139 شبیر برادرز)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کلیم اللہ علیہ السلام کی خواہش:

خصائص الکبریٰ میں ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "موسیٰ علیہ السلام جب توریت لائے اور اس کا مطالعہ کیا تو رب عزوجل سے عرض کیا کہ "مولیٰ عزوجل میں نے توریت میں ایک امت کا ذکر پڑھا کہ وہ خیر الامم ہوگی اچھی باتوں کا حکم کرے گی، بری باتوں سے منع کرے گی تمام کتب پر ایمان لائے گی ہمیشہ جہاد کرے گی حتیٰ کہ دجال سے جہاد کرے گی خدا عزوجل وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" اے موسیٰ! وہ امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے "عرض کیا" مولیٰ عزوجل ایک ایسی امت کا ذکر پڑھا ہے جو رب تعالیٰ کی بہت حمد کرے گی سورج کی رفتار کی پیمائش کرے گی ہر ارادہ پر انشاء اللہ عزوجل کہے گی مولیٰ عزوجل وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" وہ امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے "عرض کیا" مولیٰ عزوجل! میں نے ایک ایسی امت کا ذکر بھی پڑھا ہے جو اپنی قربانیاں کفارات وصدقات خود کھایا کرے گی غیبی آگ سے جلوایا نہ کرے گی رب عزوجل ان کی مانے گا وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے "عرض کیا" مولیٰ عزوجل! ایک امت کا ذکر میں نے پڑھا ہے کہ وہ رب عزوجل کی مانے گی رب عزوجل ان کی مانے گا وہ قیامت میں شفاعت کرے گی اس کی شفاعت قبول ہوگی مولیٰ عزوجل وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے "عرض کیا کہ "میرے مولیٰ عزوجل میں نے ایسی امت کا ذکر بھی پڑھا ہے جو سفر میں، بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہے گی نشیب میں اترتے وقت حمد کرے گی ساری زمین اس کی مسجد ہوگی ہڈی اس کی طہارت کا ذریعہ ہوگی ان کے چہرے ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکیں گے وہ امت مجھے دے دے "فرمایا وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے "عرض کیا" اے مولیٰ عزوجل ایسی امت کا ذکر بھی میں نے پڑھا جو نیکی کا ارادہ کرنے پر ایک نیکی کا ثواب پائے گی اور کر لینے پر 10 گنا سے 700 گنا تک ثواب پائے گی وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے "عرض کیا کہ "میں نے ایک ایسی امت کا ذکر بھی پڑھا ہے کہ جن کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی ان کی نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہوں گی وہ مسجد میں ذکر الٰہی عزوجل ایسا کریں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

گے جیسے شہد کی مکھیاں، تو انہیں پیارا وہ تجھے پیاری وہ امت مجھے دے دے "فرمایا" وہ امت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے"۔ آخر میں عرض کیا کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ پھر تو مجھے محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے کر دے اس سوال پر رب تعالیٰ نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو وہ بشارتیں عطا فرمائیں جو پارہ 9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 144 اور 145 میں مذکور ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ج 2 صفحہ 466، تفسیر نعیمی ج 9 صفحہ 190)

امتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان:

سبحان اللہ وبحمدہٖ اس روایت نے تو امت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی افضلیت کو مدینے کے 12 چاند لگا دیئے کیا عظیم الشان سعادتیں، بشارتیں، رب قدوس جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں کیا بے پناہ مقبولیت ان سے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا دنیا و آخرت میں تمغہ ان کی سابقہ تمام امتوں پر شرف و بزرگی، آخر کون سی فضیلت اور انعام و اکرام ہے جو امت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہ دیا ہو ان ہی خوبیوں کی بنا پر تو حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جھوم اٹھے اور بے قرار ہو کر بارگاہِ ایزدی عَزَّوَجَلَّ میں اس امت کے طلبگار ہوئے مگر قربان جاؤں اے لولاک والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیں جو کچھ تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ملا واللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری کوئی خوبی نہیں بس یہ تو تیرے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔ اس روایت میں اس امت کی متعدد خاصیات اور خوبیوں کا بیان ہے۔ غالباً یہ تمام امور شریعت موسوی میں نہ تھے جب ہی تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس پر تعجب کا اظہار کیا۔

زبور شریف میں امت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعریف:

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذکر و بیان کے سلسلے میں زبور شریف میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس (نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو راستی و درستی اور کردار و گفتار میں برگزیدہ فرمایا ہے اور انہیں اور ان کی امت کو بزرگی و کرامت عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فیروز مندی عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی امت کو ایسی کرامت مرحمت فرمائی ہے کہ وہ خواب گاہوں میں خدا عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کرتے ہیں اور بلند آوازوں سے تکبیر کہتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تیز

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تلواریں ہیں تاکہ وہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان لوگوں سے بدلہ لیں جو خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہیں کرتے اور اس زمانے کے بادشاہوں کو مقید کرتے اور ان کے عزت داروں کے گلے میں طوق ڈالتے ہیں۔(مدارج النبوۃ ج 1 صفحہ 145،146 شبیر برادرز لاہور)

امت مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم امت مرحومہ ہے:

بیہقی نے فرمایا کہ وہب بن منبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصے میں بیان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف زبور میں وحی فرمائی کہ:"تمہارے بعد نبی محترم تشریف لانے والے ہیں جن کا نام محمد واحمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوگا وہ نبی صادق ہیں کبھی ان پر غضب نہ کا اور نہ وہ میری کبھی نافرمانی کریں گے اور میں نے اپنی معصیت کرنے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی ہے ان کے سبب ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخشوں گا ان کی امت مرحومہ ہے میں اس امت کو اتنا زیادہ عطا فرماؤں گا جتنا میں نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عطا فرمایا ہے"۔ میں اس امت پر وہ کچھ فرض کروں گا جو انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر میں نے فرض کیا ہے اور وہ امت روزِ قیامت اس حال میں آئے گی کہ ان کا نور انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نور کے مشابہ ہوگا یہ اس لئے کہ میں نے ان پر فرض کیا ہے کہ وہ میری خوشنودی کی خاطر تمام نمازوں میں وضو کریں جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر فرض کیا تھا اور میں ان کو غسل جنابت کا حکم دوں گا جس طرح کہ میں نے ان سے پہلے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو حکم دیا تھا اور میں ان کو جہاد کا حکم دوں گا جیسے میں نے ان سے پہلے رسولوں کو دیا تھا۔اے داؤد! میں نے محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کی امت کو تمام اُمتوں پر فضیلت دی ہے میں نے ان کو 6 باتیں ایسی عطا فرمائیں ہیں کہ ان کے سوا کسی امت کو عطا نہیں کی۔ میں ان کو خطا ونسیان اور ہر اس گناہ پر جسکو اُنہوں نے بغیر قصد وارادے کے ارتکاب کیا ہوگا مواخذہ نہ کروں گا۔جب وہ اپنے گناہ کی مجھ سے مغفرت چاہیں گے تو میں ان کو بخش دونگا اور وہ جس عمل کو اپنے دلی خوشی کے ساتھ آخرت کے لئے کریں گے تو میں ان کو ان کا ثواب خوب بڑھا چڑھا کہ بہ عجلت دوں گا اور میرے پاس ان کیلئے کئی گنا اجر وثواب موجود ہوگا جو اس سے افضل ہوگا اور

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جب وہ بلاؤں میں صبر کرتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں گے تو میں ان کو وہ صلوٰۃ ورحمت اور ہدایت عطا فرماؤں گا جو نعمتوں والی جنت کی طرف لیجائے گی اور اگر وہ مجھ سے دُعا کریں گے تو میں قبول کروں گا یا تو وہ قبول دُعا کا اثر جلد ہی دنیا میں دیکھ لیں گے یا اس دُعا کے باعث ان سے برائیوں کو دُور کرونگا یا ان کیلئے آخرت میں ذخیرہ کر کے رکھوں گا"۔

(خصائص الکبریٰ ج2 صفحہ 467، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

فضائل امت مصطفیٰ ﷺ احادیث کی روشنی میں:

قرآنی آیات انکی تفاسیر اور کتب سابقہ سے فضائل امت بیان کرنے کے بعد اب ہم چند احادیث امت مصطفیٰ ﷺ کے فضائل میں درج کرتے ہیں اس سے قبل یہ عرض کرتا چلوں کہ اس امت کے جس قدر بھی فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ان فضائل کی اصل وجہ اس کا سرکار ﷺ کی امت ہونا ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے طفیل اور آپکے دامن سے وابستگی کی بناء پر ہی یہ تمام فضائل اس امت کو حاصل ہوئے۔

امت مصطفیٰ ﷺ کی کثرت:

امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آج رات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کیے گئے پس ایک نبی گزرتے اور ان کے ساتھ ان کے صرف 3 امتی ہوتے اور ایک نبی گزرتے ان کے ساتھ ایک جماعت ہوتی اور ایک نبی گزرتے ان کے ساتھ چند افراد ہوتے اور ایک نبی گزرتے ان کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا حتیٰ کہ میرے پاس سے حضرت موسیٰ گزرے ان کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک ہجوم تھا تو مجھے ان پر بہت تعجب ہوا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ تمہارے بھائی حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں میں نے کہا پھر میری امت کہاں ہے؟ مجھ سے کہا گیا اپنی دائیں طرف دیکھئے میں نے دیکھا تو بہت لوگ تھے جن کے چہروں نے ٹیلوں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کو چھپالیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا کہ اپنے بائیں جانب دیکھئے میں نے دیکھا تو لوگوں نے چہروں سے آسمان کے کنارے چھپ گئے تھے مجھ سے کہا گیا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو گئے؟ میں نے کہا ہاں اب میں راضی ہو گیا اے میرے رب عزوجل! اب میں راضی ہوں مجھے بتایا گیا کہ ان کے ساتھ 70 ہزار ایسے ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوں گے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں اگر تم سے ہو سکے تو تم ان 70 ہزار میں سے ہو جاؤ اگر تم اس طرح نہ ہو سکو تو ان میں سے ہو جاؤ جنہوں نے ٹیلوں کو چھپالیا تھا اگر تم ایسا نہ کر سکو تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر لیا تھا کیونکہ میں نے دیکھا وہاں مخلوط لوگ تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان 70 ہزار میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کر دی پھر ایک اور شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر عکاشہ نے سبقت کر لی پھر ہم نے آپس میں کہا تم جانتے ہو یہ 70 ہزار لوگ کون ہیں؟ ہم نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام پر پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ عزوجل کے ساتھ بالکل شرک نہیں کیا حتیٰ کہ یہ فوت ہو گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو گرم لوہے سے داغ لگوا کر علاج نہیں کرواتے"۔

(مسند احمد ج1 صفحہ 401 طبع قدیم)

امام مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کروں گا کسی نبی علیہ السلام کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام ایسے ہیں جن کی ان کی امت میں سے صرف ایک فرد نے تصدیق کی"۔ (صحیح مسلم، الایمان 475،330)

شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ "انبیاء علیہم السلام دوسرے لوگوں کی تکمیل کرتے ہیں اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کے روحانی مدارج مختلف ہوتے ہیں اس لئے ان کی تکمیل کے مراتب بھی مختلف ہوتے ہیں بعض کی تکمیل 100 افراد سے متجاوز نہیں ہوتی بعض ہزاروں

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کی تکمیل کرتے ہیں اور بعض لاکھوں اور کروڑوں اور اربوں کھربوں کی تصدیق کرتے ہیں ہمارے نبی ﷺ نے سب سے زیادہ افراد کی تکمیل کی جس وقت آپ ﷺ کا ظہور ہوا اس وقت دنیا میں یہودی، نصرانی، مجوسی اور بت پرست بکثرت تھے اور آپ ﷺ نے ان تمام گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لا کھڑا کیا بت پرستوں کو بت شکن بنا دیا جو 3 خداؤں کو مانتے تھے ان کو موحد بنا دیا جو صرف دنیا کی زندگی کے قائل تھے ان کو آخرت کا معتقد بنا دیا"۔

(تبیان القرآن ج6 ص161 فرید بک اسٹال)

امت مصطفیٰ ﷺ اہل جنت کا نصف ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اے آدم علیہ السلام! وہ عرض کریں گے (لبیک، میں تیرے حکم کی بجا آوری کے لئے حاضر ہوں) اور کل چیز تیرے ہی قبضہ میں ہے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنمیوں کی جماعت نکالو حضرت آدم علیہ السلام پوچھیں گے جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے ؟ارشاد ہو گا ہر ہزار میں سے 999 جہنمی ہیں یہی وہ وقت ہو گا جب بچے خوف خدا عزوجل سے بوڑھے معلوم ہوں گے اور ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تمام لوگ مدہوش معلوم ہوں گے حالانکہ وہ حقیقت میں مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ حدیث سن کر بہت پریشان ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور ﷺ پھر دیکھئے کہ ہم میں سے کون جنتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ 1000 (ہزار) یاجوج ماجوج کے مقابلے میں تم میں سے ایک ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کا چوتھائی ہو پھر ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کے نصف ہو اور پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہارے مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل میں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سفید بال ہوں یا گدھے کے پیر میں ایک نشان ہو"۔ (صحیح مسلم شریف رقم الحدیث 440)

اس حدیث کی شرح میں حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا تم اہل جنت کا ربع ہوں گے پھر فرمایا تم ثلث اہل جنت ہوں گے پھر فرمایا تم شطر اہل جنت ہوں گے اور ہر بشارت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار ہی یہ نہیں فرمایا کہ تم نصف اہل جنت ہوں گے کیونکہ جو بشارت بہ تدریج حاصل ہو وہ دلوں میں زیادہ جاگزیں ہوتی ہیں اور یہ اسلوب اس کو خوش کرنے کا زیادہ قوی سبب ہے اور جب انسان کو بار بار انعام ملے تو وہ زیادہ خوش ہوتا ہے اور تکرار بشارت سے اس کے دل میں منعم کی زیادہ عظمت پیدا ہوتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بار بار خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ تم شطر اہل جنت ہوگے۔ دوسری حدیث میں یہ ہے کہ تم نصف اہل جنت ہوگے ایک اور حدیث میں ہے کہ اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی اور اس امت کی ان میں سے 80 صفیں ہوں گی اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ یہ امت اہل جنت کی 2 تہائی ہوگی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج خبر دی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بتدریج بشارت دی اور اس کے بہت نظائر ہیں جیسے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز منفرد کی نماز پر 25 درجہ فضیلت رکھتی ہے پھر فرمایا 27 درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج1 ص117 مطبوعہ نور محمد کراچی)

شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک رہے گی:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے آپ کی آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی اور بہت جلال میں آجاتے تھے گویا کسی بڑی فوج کے حملے سے ڈرا رہے ہوں ارشاد فرماتے: "صبح و شام بڑے حملے کے لئے تیار رہو" اور شہادت و درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھ کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے "میرا مبعوث ہونا اور قیامت اتنے قریب ہیں" اور فرماتے بسب سے اچھی بات

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قرآن مجید ہے سب سے اچھی ہدایت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے بُرے کام نئے پیدا ہونے والے کام ہیں اور ہر نیا (خلاف شرع) کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعہ حدیث 2005)

مذکورہ حدیث پاک میں یہ بھی وارد ہوا کہ حضور ﷺ نے اپنی بعثت اور قیامت کے قریب ہونے کو شہادت اور درمیانی انگلی کے فاصلے سے بیان فرمایا اس میں رحمت عالم ﷺ نے غائب کی حاضر کے ساتھ مثال دی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت دائمی اور قیامت تک باقی رہے گی اور آپ ﷺ اور قیامت کے درمیان نہ کوئی نبی تشریف لائیں گے اور نہ ہی کوئی دوسری شریعت آئے گی۔ (حدیقہ ندیہ مترجم شرح طریقہ محمدیہ ج1 ص 392،393)

ہر امتی جنت میں داخل ہو گا:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا دو عالم کے داتا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا ہر امتی جنت میں داخل ہو گا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ عرض کی گئی "انکار کرنے والا کون ہو گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا"۔ (بخاری شریف، کتاب الاعتصام رقم الحدیث 728)

اس حدیث پاک میں فرمایا کہ "میرا ہر امتی جنت میں داخل ہو گا" یعنی جس کا تعلق امت اجابت سے ہو گا اور ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور حضور نبی کریم ﷺ اور جو کچھ آپ ﷺ کی طرف سے پہنچا اس پر ایمان لائے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا یعنی ہر وہ چیز جس کا میں نے حکم دیا اس پر ظاہر و باطن کے ساتھ عمل کیا یا جس چیز سے میں نے منع کیا اس سے رک گیا وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہے گا" پھر یہ ارشاد فرمایا کہ "جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا یہاں دو باتیں مراد ہو سکتی ہیں کیونکہ نافرمانی کا لفظ دو معنی کو شامل ہے اس لئے نافرمانی کرنے والوں سے مراد امت اجابت بھی ہو سکتی ہے اور امت دعوت بھی۔ (حدیقہ ندیہ مترجم شرح طریقہ محمدیہ ج1 صفحہ 394)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر رہے گا:

بخاری و مسلم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا حکم (قیامت) آجائے"

امام احمد و حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہ کر دین کی مدد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

بزار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کی ایک جماعت اس دین پر ہمیشہ قائم رہے گی کسی خلاف کرنے والے کی مخالفت انہیں کوئی نقصان نہ دے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا حکم (قیامت) آجائے۔

نوٹ۔ مذکورہ تمام احادیث خصائص الکبریٰ ج 2 ص 332،333 کی لی گئی ہیں)

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بارش کی سی ہے:

مشکوۃ المصابیح میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال اس بارش کی سی ہے کہ خبر نہیں کہ اگلی خیر ہے یا پچھلی"۔

(مشکوۃ المصابیح ج 2 ص 592 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

یعنی جیسے موقع پر آنے والی بارشوں کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں بارش مفید تھی باقی بیکار بلکہ ساری بارشیں فائدہ مند ہوتی ہیں کہ اگلی بارشوں سے کھیتوں کی نشو نما ہوتی ہے آخری بارشوں سے دانہ وغیرہ پکتا اسی طرح میری ساری امت میں خیر ہے "حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی اور ان کے بعد تا قیامت مسلمانوں میں بھی کہ یہ سب لوگ دین کی خدمات انجام دیتے رہیں گے یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں کہ صحابہ افضل ہیں یا بعد کے لوگ۔ یہ فرمان عالی ایسا ہے جیسے لوگ کہتے ہیں کہ وہ قوم ڈھلے ہوئے حلقوں کی طرح ہے خبر نہیں کہ اس کے کنارے کہاں ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری امت کے اگلے پچھلے ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ہیں خیر و

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خوبی میں وابستہ ہیں کوئی خوبی سے خالی نہیں۔(مراۃ المناجیح ج8 صفحہ 478)

امت کے حق میں تمام چیزوں سے بہتر:

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ نساء کی یہ 8 آیات مبارکہ اس امت کے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

1...یرید اللہ لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم واللہ علیم حکیم۔(پارہ5النساء26)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کر دے اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

2۔واللہ یرید ان یتوب علیکم ویرید الذین یتبعون الشھوٰت ان تمیلوا میلا عظیما۔(پارہ5،النساء27)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

3۔یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔(پارہ5النساء28)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے اور انسان کمزور بنایا گیا ہے۔

4۔ان تجتنبوا کبٰئر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیاٰتکم وندخلکم مدخلا کریما۔(پارہ5النساء31)

ترجمہ کنز الایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

5۔ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما عظیما۔(پارہ5النساء48)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

6. ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما۔ (پارہ5 النساء 40)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

7. ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما۔

(پارہ5 النساء 110)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

8. مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم وکان اللہ شاکرا علیما۔

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا۔ (حدیقہ ندیہ مترجم ج1 ص 638،637)

(تفسیر بیضاوی پارہ5 تحت الآیہ ج2 ص176)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امت کی فضیلت کو ظاہر کرنا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا" آیئے! نماز پڑھایئے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے" نہیں تمہیں میں سے بعض بعض کی امامت کریں گے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول اس امت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ہوگا"۔ (صحیح مسلم شریف رقم الحدیث 303)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

امت مصطفیٰ کی دعا، دعا کرنے سے پہلے ہی قبول ہو جاتی ہے:

تفسیر کبیر شریف میں اس آیت "وما کنت بجانب الطور اذ نادینا (القصص 46) کے تحت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی امت کو اس وقت ندا کی جب وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے اے محمد ﷺ میں نے تمہاری دعا کرنے سے پہلے تمہاری دعاؤں کو قبول کر لیا اور تمہارے سوال کرنے سے پہلے تم کو عطا کر دیا اور تمہاری مغفرت طلب کرنے سے پہلے تم کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ ندا فرمائی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام 70 افراد کو لے کر پہاڑ پر گئے تھے۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کا ذکر کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا "اے میرے رب عزوجل! مجھے ان کو دکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کو نہیں دیکھ سکتے اگر تم چاہو تو تم کو ان کی آواز سنا دوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیوں نہیں اے میرے رب عزوجل تو اللہ تعالیٰ سبحانہٗ و تعالیٰ نے پکارا اے امت محمد ﷺ تو انہوں نے اپنے آباء کی پشتوں سے جواب دیا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی آواز سنا دی اور فرمایا میں نے تمہاری دعا کرنے سے پہلے تمہاری دعاؤں کو قبول فرما لیا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزر چکا ہے۔

(تبیان القرآن ج8 ص818)، (تفسیر کبیر ج8 ص603 مطبوعہ دار احیاء التراث)

امت مصطفیٰ ﷺ کبھی ہلاک نہ ہو گی:

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے راوی وہ اپنے دادا سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "خوش ہو جاؤ خوشی مناؤ کہ میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی پچھلی اچھی ہے یا کہ اگلی یا اس باغ کی سی ہے جس میں سے ایک سال ایک فوج نے کھایا پھر ایک دوسری فوج نے کھایا شاید آخری فوج چوڑائی میں زیادہ چوڑی ہو اور گہرائی میں زیادہ گہری ہو اور حسن میں زیادہ اچھی ہو وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کا اوّل میں ہوں

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور اس کے درمیان میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں لیکن ان کے درمیان ٹیڑھی فوج ہے نہ وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے "۔(مشکوٰۃ المصابیح ج2 ص592)

اس کی شرح میں ہے اگرچہ حضرت مسیح علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام ایک ہی زمانہ میں ہوں گے مگر چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات امام مہدی علیہ السلام کے بعد ہوگی اور امام مہدی علیہ السلام پہلے وفات پائیں گے اس لئے امام مہدی علیہ السلام کو وسط اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخر فرمایا اور ٹیڑھی فوج سے مراد بے دین جماعتیں ہیں جیسے چکڑالوی، مرزائی، وہابی، بہائی وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پیارے لوگ:

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے نزدیک مخلوق میں کون زیادہ پیارے ایمان والا ہے عرض کیا "فرشتے" فرمایا: "وہ کیوں ایمان نہ لائیں وہ تو اپنے رب عزوجل کے پاس ہیں" بولے "تو نبی حضرات (افضل ہیں)" فرمایا "وہ حضرات کیوں ایمان نہ لائیں ان پر تو وحی اترتی ہے" لوگوں نے عرض کیا "پھر تو ہم" فرمایا "تم کیوں ایمان نہ لاؤ میں تمہارے درمیان ہوں" فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے ساری مخلوق میں پیاری ایمان والی وہ قوم ہے جو میرے بعد ہوگی وہ لوگ صحیفے پائیں گے جن میں وہ کتاب ہوگی وہ کتاب کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے"۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور 7 بار خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے نہ دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج2 ص593 مکتبہ رحمانیہ)

مذکورہ دونوں روایات میں ان مسلمانوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت نہ پائی اور آپ کے زمانہ کے بعد پیدا ہو کر آپ ﷺ پر ایمان لائے اس کی اصل وجہ ایمان بالغیب ہے اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان بھی ایمان بالغیب تھا مگر انہوں نے وحی کو اترتے دیکھا بدر و اُحد میں فرشتوں کو دیکھا سرکار ﷺ کے معجزات کو دیکھا مگر بعد میں آنے والے

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تمام مسلمان ان چیزوں کو دیکھے بغیر ایمان لے آئے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وہ پیارے ہیں اور انہیں سات بار خوشخبری کا مژدہ سنایا گیا۔

دوسری حدیث میں 7 کا عدد تحدید و حد بندی کے لئے نہیں بلکہ بیان کثرت کے لئے ہے یعنی بیشمار بار خوشخبریاں ہوں ان لوگوں کے لئے جو بن دیکھے ایمان لائے۔

(ملخصاً مراۃ المناجیح ج8 ص481،480)

بھلائی کا حکم دینے والی امت:

حضرت عبد الرحمن ابن العلاء حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "مجھ کو اس نے خبر دی جس نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ فرماتے ہیں اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم ہوگی جن کو اگلوں کا ثواب ملے گا وہ بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنوں سے لڑیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح ج2 ص593)

اس امت سے بھول چوک اٹھالی گئی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک سے درگزر کی اور جس پر وہ مجبور کئے جائیں۔ (مشکوۃ المصابیح ج2 ص593)

خطأ اور نسیان میں فرق:

اس حدیث کے تحت مراۃ شریف میں ہے کہ خطأ اور نسیان دونوں مقابل ہیں عمد کے۔ خطأ میں مانع یاد ہوتا ہے مگر کام کا ارادہ نہیں ہوتا جیسے روزہ دار نے کلی کی بغیر ارادہ پانی حلق سے اتر گیا یہ ہوئی خطأ۔ نسیان میں کام تو ارادے سے ہوتا ہے مگر مانع یاد نہیں ہوتا جیسے روزہ دار کو روزہ یاد نہ رہا اور اس نے کھا پی لیا۔ اس حدیث پاک کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر یہ کرم فرمایا کہ ان کی بھول چوک معاف فرمادی اس میں ان پر نہ گناہ ہوگا نہ پکڑ۔ اگرچہ بعض صورتوں میں ان دونوں پر احکام شرعیہ مرتب ہو جاتے ہیں جیسے نماز میں بھول کر بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا قتل خطأ میں کفارہ یا دیت لازم ہو جاتے ہیں نماز کا واجب بھول جانے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حدیث پاک کے اس فرمان "جس پر وہ مجبور کئے جائیں" کے تحت لکھا ہے یعنی جو بر اکام مسلمان کرے مجبوری میں تو وہ گنہگار نہ ہو گا لہٰذا مجبوراً منہ سے کفریہ بات بول دینے والا کافر نہ ہو گا مجبوراً شراب پلائے جانے والا گنہگار نہ ہو گا غرض یہ ہے کہ یہاں مجبور سے عصیان کی نفی ہے احکام کی نفی نہیں اس لئے یہاں تجاوز فرمایا یعنی رب عزوجل نے در گزر فرمائی لہٰذا مجبور کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یہی احناف کا مذہب ہے خیال رہے کہ ہر جرم کی مجبوری علیحدہ ہے کفر بکنے کے لئے خطرۂ جان ضروری ہے جبراً طلاق و نکاح کے لئے دوسرے جبر بھی کافی ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج8 ص482،483)

امت مصطفی ﷺ کی تین باتوں میں تخصیص:

فریابی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ اس امت کو تین باتیں ایسی دی گئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کو نہیں دی گئیں نبی کریم ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ پیغام حق آپ نے پہنچا دیا اب کوئی حرج نہیں اور آپ ﷺ اپنی امت پر گواہ ہیں آپ دعا کیجئے آپ کی دعا قبول ہو گی"۔

اور اس امت کے لئے فرمایا"وما جعل علیکم فی الدین من حرج"۔(پارہ17 الحج78)

اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔

اور فرمایا:"لتکونوا شھداء علی الناس"(پارہ2 البقرہ143)

تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

اور فرمایا"ادعونی استجب لکم"۔(پارہ24 المؤمن)

تم مجھ سے دعا مانگو تمہاری دعا قبول کروں گا۔(خصائص الکبریٰ ج2 ص452)

ماہ رمضان میں 5 چیزوں کی خصوصیات:

اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الترغیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"ماہ رمضان میں میری امت کو 5 باتیں ایسی دی گئی ہیں جو ان سے قبل امتوں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کو نہیں دی گئیں روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور افطار کے وقت تک فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور سرکش شیطان مقید کئے جاتے ہیں تو وہ جس چیز کی طرف پہنچتے تھے رمضان میں اس کی طرف وہ نہیں پہنچتے اور رمضان میں ہر روز جنت کو آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے بہت جلد اپنے صالح بندوں سے محنت و مشقت کو اٹھا دیا جائے گا اور اے جنت تیری طرف وہ آئیں گے اور ان کے لئے ماہ رمضان کی آخری رات میں مغفرت ہو گی "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ "کیا وہ لیلۃ القدر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟" فرمایا" نہیں بلکہ عمل کرنے والوں کی مزدوری اسی وقت دی جاتی ہے جب وہ اپنے عمل اور کام کو پورا کر لیتا ہے"۔(خصائص الکبریٰ ج2 ص454)

اللہ تعالیٰ نے اپنے 2 ناموں پر اس امت کا نام رکھا:

ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "مسند" میں اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے "المصنف" میں مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کوئی حق ایک یہودی آدمی کے اوپر تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا حق طلب کرنے اس یہودی کے پاس آئے اور فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر پر برگزیدہ کیا میں حق لئے بغیر تجھے نہ چھوڑوں گا اس پر یہودی نے کہا خدا عزوجل کی قسم اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر پر برگزیدہ نہیں کیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو طمانچہ رسید کیا وہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور فریاد کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عمر رضی اللہ عنہ تم پر لازم ہے کہ اپنے طمانچے کے بدلے اسے راضی کرو" اور یہودی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اے یہودی! آدم علیہ السلام صفی اللہ تھے، ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے، عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ تھے اور میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ سن اے یہودی! تم اللہ عزوجل کے 2 نام لیتے ہو مگر اللہ عزوجل کا ایک نام المومن ہے اور اس نے میری امت کا نام المومن رکھا سن اے یہودی! تم نے اللہ عزوجل سے ایک دن مانگا اللہ عزوجل نے وہ دن ہمارے لئے محفوظ رکھا اور تمہارے لئے دوسرا دن اور نصاریٰ کے لئے اس کے بعد کا دن مقرر کیا سن

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اے یہودی! تم لوگ دنیا میں پہلے ہو اور ہم آخر میں مگر روز قیامت ہم پہلے ہوں گے بلکہ انبیاء علیہم السلام پر جنت حرام ہو گی جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہوں اور جنت تمام امتوں پر حرام ہو گی جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ (خصائص الکبریٰ ج2 ص 457)

امت مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ: "جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت سے پہلے اس نبی کو اٹھالیتا ہے اور اس نبی کو امت کے لئے اجر اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس نبی کی زندگی میں اس کی آنکھوں کے سامنے اس امت پر عذاب نازل فرماتا ہے اور اس امت کو ہلاک کر کے اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے کیونکہ انہوں نے اس نبی کی تکذیب کی تھی اور اس کی نافرمانی کی تھی"۔ (صحیح مسلم شریف رقم الحدیث 5848)

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں سے رحمت کا ارادہ فرمالیا ہے جبھی حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں مسلمانوں پر عذاب نازل نہ ہوا اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکشی سے کام لیا اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کی نافرمانی کی۔ یہ حال تو گزشتہ امتوں کا تھا کہ اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی نافرمانی اور تکذیب کرتے رہے اور رب کائنات جل مجدہٗ ان پر طرح طرح کے عذابات نازل کرتا رہا۔ اللھم انا نسئلک العفو والعافیہ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔

امت مصطفیٰ ﷺ کے بہترین لوگ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میری امت کے بہترین لوگ قرآن اٹھانے والے اور شب بیداری کرنے والے ہیں"۔

(مشکوۃ المصابیح ج1 ص 112 رقم الحدیث 1169)

قرآن اٹھانے سے مراد یا تو حفاظ کرام ہیں جو اپنے سینوں میں قرآن کو یاد کرتے ہیں یا پھر علمائے کرام جو قرآن کی معرفت کو پہچانتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس امت کے نابالغ فوت شدہ بچے باعث دخول جنت ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے جس کے 2 بچے فرط (یعنی فوت شدہ نابالغ) ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل کرے گا "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "جس امتی کا ایک ہی فرط ہو تو؟" فرمایا "اے توفیق خیر والی! وہ بھی جس کا ایک ہی فرط ہو" وہ بولیں "جس امتی کا کوئی فرط ہی نہ ہو تو؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اس کا میں ہی فرط ہوں انہیں میری جیسی مصیبت نہ پہنچے گی"۔ (مشکوۃ المصابیح)

مسلمانوں کے لئے دونا اجر ہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "مسلمانوں اور یہودیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر رکھا کہ اس کے لئے رات تک کام کریں انہوں نے دو پہر تک کام کیا پھر کہا ہمیں تیری مزدوری کی ضرورت نہیں اب اس شخص نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر رکھا اور کہا جتنا دن باقی ہے تم اس میں کام کرو اور تمہارے لئے وہی مزدوری ہے جو میں نے مقرر کی ہے انہوں نے بھی کام کیا یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا جو کچھ ہم نے کیا وہ تمہارا پھر اس شخص نے دوسروں کو مزدوری پر رکھا انہوں نے باقی دن کام کیا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا انہوں نے دونوں فریقوں کے برابر مزدوری حاصل کی۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 372)

کچھ مسلمان ہمیشہ غالب رہیں گے:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "ہماری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا حکم ان کے پاس آئے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 1925)

اس کی شرح کرتے ہوئے نائب مفتی اعظم ہند فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری نزہۃ القاری میں رقمطراز ہیں "ظاہرین اس کے معنی ہے غالب رہنے والے اور امر اللہ سے مراد وہ ہوا ہے قیامت کے قریب آئے گی اور ہر مومن مرد و عورت کی روح نکالے گی یہ گروہ کون ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یہ اہل علم ہیں اور یہی راجح ہے علم سے مراد علم دین اور قرآن وحدیث کا علم ہے اور غالب ہونے سے مراد دلیل اور حجت سے غلبہ ہے یعنی قریب قیامت روئے زمین پر کچھ لوگ ایسے ضرور ہوں گے جو دلیل اور حجت میں پوری دنیائے اسلام کے مخالفین پر غالب رہیں گے یہ مخالفین خواہ مدعیان اسلام ہوں یا عیاناً اسلام کی مخالفت کرتے ہوں اس کا بھی احتمال ہے کہ علم سے مراد معنی عام ہو یعنی علم ظاہر اور علم باطن اللہ عزوجل کی زمین اولیائے کرام سے کبھی خالی نہ ہو گی۔ (نزہۃ القاری ج4 ص 556،557)

امت کے امین:

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ عزوجل کے معاملے میں سب سے سخت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے زیادہ سخی حیا کرنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے بڑے قاری حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے زیادہ فرائض کے ماہر حضرت زید رضی اللہ عنہ ہیں اور حلال و حرام کے سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہیں سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں"۔ (نزہۃ القاری ج4 ص 623 فرید بک سٹال لاہور)

امت کے بہترین لوگ زیادہ بیویوں والے ہیں:

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا "کیا تم نے شادی کی ہے؟" میں نے کہا "نہیں" فرمایا شادی کر لے اس لئے کہ اس امت کے سب سے بہتر سب سے زیادہ عورتوں والے ہیں"۔

(بخاری شریف رقم الحدیث 2365)

نزہۃ القاری میں اس کے تحت ہے کہ "اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہذہ الامۃ کی قید سے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت داؤد علیہ السلام نکل گئے کہ ان کی 99 بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام بھی (نکل گئے) جن کی ایک ہزار بیویاں تھیں 300 آزاد اور 700 کنیزیں۔ اس کا بھی احتمال ہے کہ امت سے مراد امت محمد ﷺ ہو مطلب یہ ہے کہ اس امت میں جن کی زیادہ بیویاں ہوں گی وہ سب سے بہتر ہوگا جبکہ اور کوئی وجہ ترجیح نہ ہو۔ (نزہۃ القاری ج 5 ص 279)

اس امت سے دلی خطرات اٹھالئے گئے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کے دلی خطرات میں درگزر فرمادی جب تک کہ اس پر کام یا کلام نہ کرلیں"۔ (مشکوۃ المصابیح ج 1 ص 19 رقم الحدیث 56)

اس کی شرح میں ہے "یعنی برے خیالات کی پکڑ نہیں یہ اس امت کی خصوصیت ہے پچھلی امتوں میں اس پر بھی پکڑ تھی خیال رہے کہ برے خیالات اور ہیں برا ارادہ کچھ اور۔ برے ارادے پر پکڑ ہے حتّٰی کہ ارادۂ کفر، کفر ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جو برا خیال دل میں بے اختیار اچانک آجاتا ہے اسے حاجس کہتے ہیں یہ آنی فانی ہوتا ہے آیا اور گیا یہ پچھلی امتوں پر بھی معاف تھا ہم پر بھی معاف ہے لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر معاف ہے ان پر معاف نہ تھا اور اگر اس کے ساتھ دل میں لذت اور خوشی پیدا ہو اسے ہم کہا جاتا ہے اس پر بھی پکڑ نہیں اور اگر اس کے ساتھ کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ عزم ہے اس کی پکڑ ہے۔ خیال رہے کہ ارادۂ گناہ اگرچہ گناہ ہے مگر اس پر حد نہیں ارادۂ زنا گناہ ہے مگر زنا نہیں"۔ (مراۃ المناجیح ج 1 ص 87)

امت مصطفیٰ ﷺ گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی:

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "یقیناً اللہ عزوجل میری امت کو (یا فرمایا) امت محمد ﷺ کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا جماعت پر اللہ عزوجل کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا"۔ (مشکوۃ المصابیح ج 1 ص 31 رقم الحدیث 163)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مرات میں ہے "یہاں امت سے امت اجابت مراد ہے یعنی حضور ﷺ پر ایمان لانے والے لوگ یہ حدیث پچھلی حدیث کی گویا تفسیر ہے یعنی اگرچہ میری امت میں بنی اسرائیل سے زیادہ فرقے ہوں گے لیکن فرق یہ ہے کہ وہ سارے گمراہ ہو گئے تھے یہ امت ساری گمراہ نہ ہو گی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ اس میں حق پر رہے گا یہ اس امت کی خصوصیت ہے اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے علماء اولیاء متفق ہو جائیں وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی تائید اس آیت سے ہے" ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم "۔(پارہ 5 النساء آیت 115)

ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔

یعنی جو مسلمانوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راہ چلے گا ہم اسے دوزخ میں بھیجیں گے اجماع امت کا حجت ہونا یہ بھی اس امت کی خصوصیت ہے معلوم ہوا کہ خلافت شیخین برحق ہے۔

(مراۃ المناجیح ج1 ص168)

اللہ تعالیٰ کا امت مصطفیٰ ﷺ پر انعام واکرام:

امام احمد و ابو بکر شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے الخیلانیات میں ابو نعیم و ابن عساکر نے حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے گمان کیا کہ اس سجدے میں آپ کی جان قبض کر لی گئی ہے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا کہ: "میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ میں نے عرض کیا" اے رب عزوجل! تو نے پیدا کیا اور تیرے بندے ہیں " پھر حق تعالیٰ عزوجل نے دوسری مرتبہ مجھ سے مشورہ فرمایا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے اور میں نے اس سے وہی عرض کیا پھر حق تعالیٰ عزوجل نے مجھ سے تیسری مرتبہ مشورہ فرمایا اور میں نے اس سے وہی عرض کیا اس وقت حق تعالیٰ عزوجل نے مجھ سے فرمایا میں تمہاری امت کے معاملے میں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہرگز تم کو رسوانہ کروں گا اور مجھے بشارت دی کہ سب سے پہلے میرے ساتھ میری امت کے (70) ہزار افراد ہوں گے اور ان میں سے ہزار وہ ہوں گے جن پر کوئی حساب نہ ہو گا اس کے بعد میرے پاس فرشتہ بھیجا کہ دعا کیجئے قبول کی جائے گی اور مانگیے عطا کیا جائے گا اور مجھے عطا فرمایا گیا کہ میرے سبب سے میرے اگلے اور پچھلوں کے گناہ بخشے گا اور میں زندہ و صحیح چلتا پھرتا ہوں اور میرے سینے کا شرح فرمایا اور یہ کہ مجھے بشارت دی کہ میری امت رسوانہ کی جائے گی اور نہ مغلوب ہو گی اور یہ کہ مجھے حوض کوثر عطا فرمائی جو کہ جنت کی ایک نہر ہے اور میرے حوض میں بہہ کر آتی ہے اور یہ کہ مجھے قوت و رعب عطا فرمایا جو میرے آگے ایک ماہ کی مسافت تک دوڑتا ہے اور یہ کہ مجھے بتادیا گیا کہ میں جنت میں تمام نبیوں سے پہلے داخل ہونے والا ہوں گا اور میری امت کے لئے غنیمت حلال کی گئی اور ہمارے لئے بہت سی وہ سختیاں جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھیں کھول دی گئیں اور ہم پر دین میں کوئی تنگی نہ رکھی گئی تو میں نے اظہار تشکر کے لئے سجدہ ادا کیا"۔ (خصائص الکبریٰ ج2 ص461 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

علماء کا اختلاف اس امت پر رحمت ہے:

خطیب نے "رواۃ مالک" میں اسماعیل بن ابو المجالد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہارون رشید نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے ابو عبد اللہ! ہم ایک کتاب لکھتے ہیں اور اس کتاب کو سارے جہاں میں پھیلاتے ہیں تا کہ اس پر یہ ساری امت اور تمام ملت یکجا ہو جائے" مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے امیر المومنین! علماء کا اختلاف اللہ عزوجل کی جانب سے اس امت پر رحمت ہے ہر عالم اسی کا اتباع کرتا ہے جو اس کے نزدیک صحیح ہے اور ہر عالم اس ہدایت پر ہے جسے اللہ عزوجل نے ہر عالم کے لئے چاہا ہے"۔ (خصائص الکبریٰ ج2 ص469)

اس امت کی گواہی جنت واجب کرنے کا سبب ہے:

ابو یعلی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "گزشتہ امتیں 100 امتیں تھیں جب وہ کسی بندے کے حق میں گواہی دیتیں تو اس کے لئے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جنت واجب ہو جاتی مگر میری امت کے 50 آدمیوں کی ایک امت ہے جب وہ کسی بندے کے حق میں خیر کی گواہی دیتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

بخاری و ترمذی و نسائی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس مسلمان کے لئے خیر کی گواہی 4 مسلمان دیں گے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا" ہم نے عرض کیا" اگر 3 آدمی گواہی دیں تو؟" فرمایا خواہ 3 ہی دیں" پھر ہم نے عرض کی" اگر 2 مسلمان گواہی دیں تو؟" فرمایا" خواہ 2 ہی مسلمان گواہی دیں" پھر ہم نے ایک کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ کیا۔ (ایضاً)

ہر صدی کا مجدد اس امت کے دین کو زندہ کرے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت کے لئے ہر 100 برس پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو ان کا دین تازہ کرے گا"۔

(مشکوٰۃ والمصابیح ج 1 ص 36 رقم الحدیث 229)

اس امت کی یہ خصوصیت ہے کہ یوں تو اس میں ہمیشہ ہی علماء اور اولیاء ہوتے رہیں گے لیکن ہر صدی کے اول یا آخر میں خصوصی مصلحین پیدا ہوتے رہیں گے جو سنتوں کو پھیلائیں گے بدعتوں مٹائیں گے، غلط تاویلوں کو دور کریں گے صحیح تبلیغ کریں گے خیال رہے کہ اس حدیث کی بناء پر بہت لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق مجدد گنائے ہیں کہ پہلی صدی میں فلاں دوسری میں فلاں، بہت مفسدوں نے بھی اپنے آپ کو مجدد کہا مرزا غلام احمد قادیانی پہلے مجدد ہی بنا تھا پھر نبی، حق یہ ہے کہ اس سے نا کہ کوئی خاص شخص مراد ہے نا کوئی خاص جماعت کبھی اسلامی بادشاہ کبھی محدثین کبھی فقہاء کبھی صوفیاء کبھی اغنیاء کبھی بعض حکام دین کی تجدید کریں گے کبھی ایک کبھی ان کی جماعتیں جو دین کے لئے خصوصی خدمت کریں وہی مجدد ہے جیسے ایک زمانہ میں حضرت سلطان محی الدین اور نگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اسلام سے اکبری بدعات کو دور فرمایا اور جیسے قطب الوقت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ یا اس زمانہ عالم میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو انہوں نے اپنی زبان اور قلم سے حق و باطل کو چھانٹ کر دکھایا۔ (مراۃ المناجیح ج 1 ص 207 مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

امت مصطفیٰ ﷺ کا ایک فرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائے گا:

ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت ہمیشہ حق پر غالب و ظاہر رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں تو ان کا امام عرض کرے گا کہ آگے بڑھیئے وہ فرمائیں گے تم زیادہ حقدار ہو تم میں سے بعض امرا بعض امرا پر ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ان کے ذریعے اس امت کو مکرم بنایا ہے۔"

(خصائص الکبریٰ ص 471 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

امت کے 40 آدمی نبی کے قائم مقام خلیفہ ہیں:

ابو زناد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "انبیائے کرام علیہم السلام زمین کے اوتاد تھے اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے تو اللہ عزوجل نے امت محمد ﷺ میں سے 40 آدمیوں کو ان کے قائم مقام خلیفہ بنایا ان کو ابدال کہا جاتا ہے جب بھی ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی جگہ اس کا خلیفہ پیدا کر دیتا ہے تو یہ لوگ زمین کے اوتاد ہیں"۔ (ایضا)

مسلمان دنیا میں آخر اور قیامت میں اوّل ہیں:

ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ "جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ عزوجل تمام لوگوں کو ایک ایک امت اور ایک ایک نبی کر کے اٹھائے گا یہاں تک کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اور ان کی امت موقف میں آخری امت ہو گی اس کے بعد جہنم پر پل صراط نصب کیا جائے گا اس کے بعد منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد ﷺ اور ان کی امت؟ یہ سن کر حضور ﷺ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کے پیچھے آپ کی امت خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار چلے گی اور وہ صراط کو تھام لیں گے اور اللہ عزوجل ان کے دشمن کی آنکھیں چوپٹ کر دے گا تو وہ صراط کے دائیں اور بائیں جہنم میں گر پڑیں گے اور نبی کریم ﷺ اور تمام صالحین گزر جائیں گے حضور ﷺ کے ساتھ فرشتے ہوں گے جو جنت میں ان کو ان کے منازل میں ٹھہرائیں گے جو آپ کی دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گی حتیٰ کہ ان کا سلسلہ آپ کے رب تک منتہیٰ ہو جائے گا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور حضور ﷺ کے لئے اللہ عزوجل کی دائیں جانب کرسی رکھی جائے گی اس کے بعد منادی پکارے گا کہاں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت (آخر حدیث تک)۔

(خصائص الکبریٰ ج2 ص498،497)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مقام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "تم سے پہلے گزری ہوئی امتوں میں وہ لوگ ہوتے تھے جنہیں الہام ہوتا تھا اور میری اس امت میں کوئی ایسا ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں"۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 1832)

اس حدیث میں محدثون کے الفاظ ہیں محدّث کے معنیٰ وہ شخص جسے صحیح الہام ہو یہ اولیائے کرام کے مراتب میں سے بہت بڑا مرتبہ ہے دوسرے معنیٰ اس کے یہ ہیں کہ جس کی زبان پر ہمیشہ صحیح بات جاری ہو ایک قول یہ ہے کہ جس سے فرشتے بات کریں اس حدیث میں اِن کلمہ شک کے لئے نہیں اس لئے کہ اگر ایسے اصحاب اگلی امتوں میں ہوتے تھے تو اس امت میں بھی ضرور ہیں کیونکہ یہ امت تمام امتوں سے افضل ہے اب اس حدیث کا حاصل یہ نکلا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ضرور بالضرور اس منصب پر فائز ہیں اس کی نظیر یہ ہے کہ جیسے کسی مزدور سے کہتے ہیں اگر تو یہ کام کردے گا تو تجھے یہ مزدوری ملے گی۔ (نزہۃ القاری ج4 ص474)

رسول اللہ ﷺ کی امت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے:

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا شعیب نبی علیہ السلام کی طرف وحی کر کے فرمایا میں ایک نبی اُمّی کو بھیجوں گا جو کہ بہرے کانوں، اندھی آنکھوں اور ان دلوں کو جو پردہ غفلت میں پوشیدہ ہیں کھولے گا ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور ان کی جائے ہجرت مدینہ منورہ اور اس کا ملک تمام ہے اور حضور ﷺ کی صفتوں کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا کہ میں ان کی امت کو تمام امتوں میں بہترین بناؤں گا وہ نیکی کا حکم دے گی اور بدی سے روکے گی میری وحدانیت کو مانے گی مجھ پر ایمان لائے گی مجھ سے اخلاص برتے گی اور میں نے جو

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کچھ نبیوں پر نازل کیا ہے وہ سب کی تصدیق کرے گی آفتاب وماہتاب کی حفاظت کرے گی یعنی عبادت کے اوقات کے لئے ان کی محافظت کرے گی خوش نصیب ہیں وہ دل چہرے اور روحیں جو مجھ سے اخلاص برتتی ہیں۔

میں انہیں تسبیح و تکبیر اور تحمید و توحید میں ان کی مجلسوں میں ان کی آرام گاہوں اور ان کے سفر و حضر اور حرکت وسکون میں الہام کروں گا مسجدوں میں ان کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں فرشتے عرش کے گرد ہیں وہ میرے دوست اور میرے مددگار ہیں میں ان کے ذریعے اپنا کینہ بت پرستوں سے نکالوں گا وہ میرے لئے کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کریں گے وہ میری خوشنودی کی خاطر اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکلیں گے وہ میری راہ میں جہاد وقتال کریں گے اور میں ان کی کتاب یعنی قرآن مجید سے دیگر کتابوں کو ان کی شریعت سے دیگر شریعتوں کو ان کے دین سے دیگر دینوں کو ختم کروں گا اور جو کوئی ان کے زمانے کو پائے اور ان کی کتاب پر ایمان نہ لائے اور ان کی شریعت اور دین کو نہ مانے وہ میرا نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں میں نے انہیں ساری امتوں سے افضل اور امت وسط بنایا جو تمام لوگوں پر گواہ ہے جب غضب میں آئیں گے تو میری تہلیل لا اله الا الله کا نعرہ لگائیں گے اور جب نزاع کریں گے تو تسبیح کریں گے اور میری پاکی بیان کریں گے یعنی سبحان الله وبحمده کہیں گے اور اپنے چہروں کو پاک وصاف کریں گے اور ٹخنوں سے اوپر ازار باندھیں گے ہر چڑھائی اور اتار پر اللہ اکبر کہیں گے اور خون بہا کر قربانی دیں گے ان کی کتاب یعنی قرآن ان کے سینوں میں ہے رات میں عبادت گزار اور دن میں شیر یعنی مجاہد ہیں وہ کتنا خوش نصیب ہے جو ان کے ساتھ آئے ان کے مذہب اور ان کی راہ ورسم پر ہے یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہتا ہوں اسے دیتا ہوں میں خداوند عظیم ہوں"۔(مدارج النبوۃ ج1 ص197، شبیر برادرز لاہور)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

باب ثانی

خصائص اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں تک تو فضائل اُمت احادیث کی روشنی میں بیان ہوئے اب ہم اس امت کی خصوصیات بیان کرتے ہیں جن کی بناء پر یہ امت دیگر امتوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ خصائص یہ خاصہ کی جمع ہے خاصہ کہتے ہیں مایوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ جو ایک چیز میں پائی جائے اور دوسری میں نہ پائے جائے۔ یہاں خصائص سے مراد امت مصطفیٰ ﷺ کو عطا کردہ وہ خوبیاں اور انعامات ہیں جو دیگر امتوں کو نہ دیئے گئے چونکہ اس امت کے آقا ﷺ بے شمار کمالات وخوبیوں کے جامع ہیں اسی وجہ سے آپ ﷺ کی امت بھی بیشمار خصائص کی حامل ہے البتہ متعدد کتب سے ہم چند کا یہاں پر ذکر کرتے ہیں ان کے ضمن میں احادیث بھی آئیں گی جو خصائص کے ساتھ ساتھ فضائل کو بھی شامل ہیں۔

چنانچہ مدارج النبوۃ میں ہے:

اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ:

1۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر غنیمت کو حلال قرار دیا حالانکہ اس سے قبل کسی پچھلی امت کے لئے یہ حلال نہ ہوا تھا اور یہ کہ:

2۔ تمام زمین کو مسجد گردانا کہ جہاں چاہیں نماز پڑھیں اور یہ کہ:

3۔ مٹی کو پاک کرنے والا بنایا یعنی اگر پانی میسر نہ ہو یا اس پر قدرت نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جائے جیسا کہ حضور ﷺ کے خصائص میں گزرا یعنی امت بھی آپ کے ساتھ ان صفات واحکام میں شریک ہے۔

4۔ بعض علماء وضو کو بھی اس کے خصائص میں شامل کرتے ہیں اس سلسلے میں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اِنَّ امتی یدعون القیمۃ غر المحجلین من آثار الوضوء بے شک

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قیامت کے دن آثار وضو سے میری امت کے اعضا روشن و تاباں ہوں گے یعنی اس طرح آئیگی اور ممکن ہے کہ یہ تابانی وضو کی جزاء میں ان کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ فتح الباری میں حضرت سارہ کے قصے کے درمیان مذکور ہے کہ جب بادشاہ جابر و کافر نے انہیں گرفتار کرنا چاہا تو وہ اٹھیں وضو کیا اور نماز میں مشغول ہو گئیں جریج راہب کے قصے میں بھی آیا ہے کہ وضو کیا نماز پڑھی اور بچہ کے ساتھ کلام کیا لہٰذا ظاہر ہے کہ جو چیز اس امت کے ساتھ مخصوص ہے وہ غرّہ اور تحجیل یعنی نورانیت اور تابانی ہے وضو نہیں۔ مسلم شریف کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ پیشانی کی تابانی تمہارے سوا کسی میں نہیں۔

5۔ اس امت کے خصائص میں سے 5 نمازیں بھی ہیں گزشتہ امتوں میں 4 نمازیں تھیں نماز عشاء نہیں تھی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ نے نماز عشاء ادا کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "نماز عشاء میں تاخیر کرو ایک تہائی رات تک اس لئے کہ تمہیں گزشتہ امتوں کی نمازوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

6۔ اذان۔

7۔ اقامت۔

8۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا بھی اس امت کے خصائص میں سے ہے کیونکہ کسی دوسری امت پر اس کا نزول نہیں ہوا تھا مگر حضرت سلیمان علیہ السلام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ انہوں نے ملکہ سباء کو جو خط تحریر فرمایا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا تھا۔

9۔ اس امت کے خصائص میں سے آمین کہنا بھی ہے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "یہود ہم سے کسی چیز پر حسد نہیں کرتے جیسا کہ وہ جمعہ پر حسد کرتے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی اور امام کے پیچھے آمین کہنے پر بھی وہ حسد کرتے ہیں۔

10۔ نماز و قتال میں ان کی صفوں کی قدر و منزلت اور قرب بارگاہ میں فرشتوں جیسا تقرب بھی اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

11۔۔اگر یہ کہیں کہ جماعت بھی اس امت کے خصائص میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے

12۔۔اس امت کے خصائص میں سے تحیۃ سلام بھی ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں گزرا باخبر رہنا چاہیے کہ حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ظاہر مطلب نماز کے آخر میں سلام پھیرنا ہے اور تحیۃ سلام کی عبارت کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ وقت ملاقات ایک دوسرے کو سلام کرنا ہے۔

13۔اس امت کے خصائص میں سے جمعہ کی وہ گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگا جائے وہ ملتا ہے اس ضمن میں تقریباً 40 اقوال ہیں جنہیں شرح سفر السعادۃ میں ہم نے اقوال میں مطابقت پیدا کر کے بیان کیا ہے ان میں صحیح تر 2 قول ہیں اول یہ کہ وہ خاص مذکور گھڑی امام کے خطبہ کے وقت نکلنے کے وقت سے نماز جمعہ کے فارغ ہونے تک محیط ہے دوسرا قول یہ ہے کہ روز جمعہ کی آخری گھڑی ہے سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اسی جانب ہیں علماء کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک خادم کو مقرر کر رکھا تھا کہ اس گھڑی کی خبر دے۔ واللہ اعلم۔

14۔اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ ان کی طرف نظر عنایت سے دیکھتا ہے اور جس کی طرف حق تعالیٰ نظر عنایت فرمائے وہ پھر کبھی بھی اس کو عذاب نہیں دیتا اور جنت کو ان کے لئے مزین کرتا ہے اور سنوارتا ہے اور یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو کو اپنے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ بنایا اور رمضان کی ہر رات میں فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں اس وقت سے جب کہ وہ روزہ افطار کرتے ہیں اور جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کو بخش دیتا ہے اور اس امت کو ماہ رمضان میں 5 ایسی خوبیاں مرحمت فرمائی ہیں جو ان سے پہلے کسی نبی کی امت کو نہیں دی گئیں حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار جس وقت روزہ افطار کرتا ہے اس وقت سے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور شیطان کو زنجیر میں جکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے۔

15۔اس امت کے خصائص میں سے سحری کھانا اور!

16۔افطار میں جلدی کرنا مستحب کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

17۔۔۔اس امت کے خصائص میں سے شب قدر ہے جیسا کہ امام نووی نے شرح المہذب میں کہا ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ہزار مہینے تک راہ خدا عزوجل میں جہاد کیا اور اپنے جسم سے ہتھیار نہ اتارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: "کیا ہم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہے جو ایسا کر سکے "۔اسوقت سورۂ قدر نازل ہوئی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس ایک رات میں قیام کرنا ہزار مہینے راہ خدا عزوجل میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اس امت کی خصوصیتوں میں سے ہیں یا پچھلی امتوں پر بھی فرض تھے آیۂ کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

ترجمہ کنز الایمان: تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

اس سے مراد رمضان کے روزے ہی ہیں اس میں ظاہر بات یہی ہے کہ پچھلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ابن ابی حاتم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رمضان کے روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض تھے اس حدیث کی اسناد میں ایک شخص مجہول ہے اگر ہم کہیں کہ مطلق روزہ مراد ہے نا کہ اس کی مقدار اور وقت تو یہ تشبیہ بھی مطلقا روزوں پر ہو گی جمہور کا قول بھی یہی ہے۔

اعمال میں خصوصیات:

18۔اس امت کی خصوصیت میں سے مصیبت کے وقت استرجاع یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا بھی ہے جو کہ پروردگار عالم کی جانب سے فضل ورحمت کا مستوجب ہے اور ان کے لئے سبب ہدایت ہے۔حضرت سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اس امت کو مصیبت کے وقت وہ چیز دی گئی ہے جو کسی نبی علیہ السلام کو نہیں دی گئی اور وہ قول انا للہ وانا الیہ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

راجعون کو مصیبت کے وقت کہنا ہے اگر یہ چیز انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوتی جس وقت کہ انہوں نے کہا "یا اسفیٰ علی یوسف"۔ (پارہ 13 یوسف 84)

بندۂ مسکین (شیخ محقق) ثبتہ اللہ علی طریق الحق والیقین کہتا ہے کہ یہ قول اس امت کو انبیاء علیہم السلام پر ترجیح دینے کا وہم پیدا کرنے کا موجب ہے۔ حالانکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا "فصبر جمیل واللہ المستعان" (پارہ 12 یوسف 18)

تو یہ استرجاع کے ہم معنیٰ ہے تو ان کا یہ فرمانا کہ یا اسفیٰ علی یوسف اس کے منافی نہیں ہے اگر یہ کہیں کہ اس امت کو استرجاع کی ایسی چیز دی گئی ہے جو کسی دوسری امت کو نہیں دی گئی تو بہتر ہوگا ظاہر ہے کہ اس امت کی تخصیص بہ نسبت اُمَمِ سابقہ ہوگی نا کہ بہ نسبت انبیائے کرام صلوٰت اللہ علیہم اجمعین۔

19... اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس امت سے اصر واغلال اٹھا لیا ہے جو امم سابقہ پر تھا اس سے مراد تخفیف اور ان تکالیف کو دور کرنا ہے جو پچھلی امتوں پر لازم تھیں مثلاً قتل عمد اور خطاء کے درمیان تعیین، قصاص، خطاکار کے اعضا کاٹنا، موضوع نجاست کو کاٹنا اور توبہ میں اپنی جان کو ہلاک کرنا وغیرہ تھا اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی رات کو گناہ کرتا تو پچھلی صبح کے وقت اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوتا کہ اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھیں نکال لے چنانچہ وہ دونوں آنکھیں نکال دیتا۔

20... اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان پر ان چیزوں کو آسان فرمایا جو ان کے ماسوا پر بہت سخت تھیں اور ان کے دین میں کوئی دشواری لازم نہ رکھی جیسے اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے مجبور ہے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے اور حالت سفر میں افطار اور نمازِ فرض میں قصر کو مباح فرمایا اور ان پر توبہ کا دروازہ کھلا رکھا گیا اور حقوق اللہ میں ان کے لئے کفارہ جات مشروع فرمائے اور حقوق العباد میں دیت و ضمان کو مشروع فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا بنی اسرائیل پر جس قدر شدائد اور دشواریاں تھیں حق تعالیٰ نے اس امت سے اٹھا لیں۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

21۔۔اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو خطاء و نسیان (وسوسہ) اور ہر وہ عمل جو جبر اُو اکراہ سے سرزد ہو ان سب کے مواخذہ سے بری فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ جس چیز کا انہیں حکم دیا جاتا جب وہ اس میں کچھ بھول جاتے یا خطا ہو جاتی تو ان پر عذاب میں جلدی کی جاتی تھی اور ان کے گناہ کے قدر و انداز کے مطابق کھانے پینے کی کچھ چیزیں ان پر حرام کی جاتی تھیں۔بلاشبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:"ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیه"۔یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاؤ نسیان اور جس پر مجبور کیا جائے اٹھالیا"۔

22۔اس امت کے کامل ترین خصائص میں سے اس کا خیر الامم ہونا ہے کیونکہ اس کی شریعت گزشتہ شریعتوں سے زیادہ کامل ہے اور یہ ظاہر ہے جو بیان کا محتاج نہیں جبکہ حضور اکرم ﷺ مکارم اخلاق اور افعال حمیدہ کو پورا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں تو لامحالہ آپ کی شریعت اور آپ کا دین تمام ادیان اور شرائع سے اتم واکمل ہے۔

23۔اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ یہ ضلالت و گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔حدیث پاک میں آیا ہے کہ میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میری امت ضلالت و گمراہی پر مجتمع نہ ہو چنانچہ حق تعالیٰ نے میرے سوال کو قبول فرمالیا اور یہ عنایت فرمائی یہ اجماع کی حجت پر دلیل ہے اور ان کا اجماع حجت ہے اور ان کا اختلاف رحمت ہے جو پچھلی امتوں پر عذاب تھا حدیث پاک میں آیا ہے کہ اختلاف صحابی لکم رحمة میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔اور مشہور ان الفاظ سے ہے کہ اختلاف امتی رحمة یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔علماء صاحبان کا فتویٰ و اجتہاد میں ہمیشہ یہ اختلاف رہا ہے چنانچہ کسی نے حلت کا فتویٰ دیا تو دوسرے نے حرمت کا اور کسی نے عیب نہ لگایا بعض علماء نے اس حدیث سے حرفت و صنعت کے درمیان امت کا اختلاف مراد لیا ہے جو کہ موجب ہنر اور امور دنیا اور کارخانہ صنعت کے انتظام میں آسانی پیدا کرتے ہیں اسی طرح مسائل فقہیہ میں علماء کے اختلاف سے رخصت اور دینی امور میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

24۔۔اس امت مرحومہ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ طاعون ان کے لئے شہادت و رحمت ہے حالانکہ دوسری امتوں پر عذاب تھا جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ "الطاعون رجز انزل علی بنی اسرائیل "طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر اترا اور ایک روایت میں "علی من قبلکم "تم سے پہلوں پر آیا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ "الطاعون شهادة لكل مسلم" طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے" اور ایک روایت میں ہے کہ "الطاعون شهادة لامتی ورحمة بهم و رجز على الكافرين "یعنی طاعون میری امت کے لئے شہادت اور ان پر رحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے اور اس سے بھاگنا لشکر سے بھاگنے کے حکم میں ہے چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ طاعون سے بھاگنا بلا شبہ معصیت و گناہ کبیرہ ہے۔

دو آدمیوں کی گواہی سے جنت واجب ہو جاتی ہے:

25۔۔۔اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ جب کسی شخص کے لئے دو آدمی بھلائی کے ساتھ گواہی دیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے لیکن پچھلی امتوں میں جب سو آدمی گواہی دیتے تھے تو اس وقت جنت واجب ہوتی تھی۔ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ "من اثنيتم عليه بخير وجبت له الجنة ومن اثنيتم عليه بشر وجبت له النار" تم میں سے جس نے کسی کے لئے بھلائی کی تعریف کی تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے کسی پر بری تعریف کی تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی۔

26۔اس امت کے خصائص میں یہ ہے کہ گزشتہ امتوں کی بہ نسبت ان کی عمریں کم اور ان کے اعمال اقل ہیں مگر ان کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ فرمایا "تمہاری داستان اور ان لوگوں کی داستان جو تم سے پہلے یہود و نصاریٰ تھے اس شخص کی داستان کی مانند ہیں جس نے تین مزدور لئے ایک سے صبح سے دوپہر تک یعنی وقت ظہر تک کام لیا دوسرے سے وقت ظہر سے وقت عصر تک کام لیا اور تیسرے سے وقت عصر سے غروب آفتاب تک کام لیا اور ہر ایک کی ایک

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

درہم اجرت مقرر کی جب مزدوروں کو اجرت دینے کا وقت آیا تو تینوں مزدور کھڑے ہو کر کہنے لگے ہمارے عمل متفاوت اور کم وبیش ہیں مگر یہ عجیب بات کہ اجرت سب کی برابر ہے اس شخص نے کہا میں نے جو کچھ شرط کی تھی وہ میں نے تم کو دے دی باقی میرا فضل ہے جس کو چاہوں میں دوں پہلے مزدور کی مثال یہودی کی ہے اور دوسرے مزدور کی مثال نصاریٰ کی ہے اور تیسرے مزدور کی مثال امت مرحومہ کی ہے۔

حدیث کی اسناد کا عطا کیا جانا:

27۔اس امت کے خصائص میں سے اسناد حدیث کا عطا کیا جانا ہے کیونکہ احادیث نبوی کا سلسلہ باقی ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ یونہی رہے گا یہ ان کی خاص خصوصیت اور سنت سنیہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو یہ شرافت فضیلت اور اکرام عطا فرمایا کیونکہ پچھلوں میں سے کسی امت کو یہ بزرگی عطا نہ ہوئی تھی باوجودیہ کہ انبیاء علیہم السلام کے صحیفے ان کے ہاتھوں میں تھے مگر انہوں نے اپنی ان خبروں کو ان میں ملا دیا جو انہیں غیر ثقہ لوگوں سے حاصل ہوئیں اور ان کے سامنے توریت وانجیل اور جو کچھ انہوں نے خبریں وغیرہ ملائیں ان کے درمیان فرق وامتیاز کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور اس امت نے احادیث نبوی کو ان ثقہ حضرات سے حاصل کیا جو اپنے زمانے میں صدق ودیانت کے ساتھ مشہور تھے اور انہوں نے ایسے ہی دوسروں سے یہاں تک کہ حضور سید عالم ﷺ سے حاصل کیا اور بحث وتفتیش کرتے رہے تاکہ مرتبہ میں احفظ واضبط کو پہچان سکیں اور امتیاز کرتے رہے ان لوگوں کے درمیان جن کی صحبت ومجالست اپنے شیخ کے ساتھ زیادہ طویل تھی اور ان کی جن کی صحبتوں اور مجالست کم تھی اور مختلف سندوں اور متعدد طریقوں سے حدیثوں کو لکھتے رہے اور غلط خطاء اور ذلت وخلل سے حدیثوں کے حروف مسلم ہیں کیونکہ کلمات کو ضبط کرتے رہے اور مسلسل تہذیب وتسجیع کرتے رہے خصوصاً اصحاب صحاح کہ ان میں سے عمدہ بخاری یہ دونوں آسمان جلالت وعدالت کے آفتاب ہیں جزاھم عن المسلمین خیراً یہ خدا عزوجل کا اس امت پر خاص فضل ہے نشکر اللہ عن ھذہ النعمۃ و سائر النعم و

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نسألہ المزید من فضلہ و کرمہ۔

ابو حاتم رازی فرماتے ہیں کہ گزشتہ امتوں میں سے کسی ایک امت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سے ایسے علماء نہ تھے جو اپنے نبیوں اور رسولوں کے آثار کی حفاظت کریں بجز اس امت مرحومہ کے۔

تواریخ وانساب کی معرفت میں اس امت کا خاص ہونا:

28۔ تواریخ وانساب کی معرفت میں بھی یہ امت مخصوص ہے اور یہ اس کی خصوصیات میں سے ہے چنانچہ علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں علم انساب کے سب سے زیادہ جاننے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہفتہ میں ایک دن اشعار، تواریخ، انساب اور ایام عرب کے بیان کرنے میں صرف کرتے تھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ شعراء عرب کے دیوانوں اور عرب کی لغات کو یاد کرنے اور التزام رکھنے کی وصیت کرتے تھے تاکہ قرآن کی تفسیر کی وجوہات اور اس کے اعراب کی معرفت میں مددگار ہوں۔

کتابیں تصنیف کرنے میں اس امت کا خاص ہونا:

29۔ اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ یہ امت دین کے بارے میں کتابیں تصنیف کرنے میں مخصوص اور توفیق الٰہی عزوجل پائی ہوئی ہیں اور یہ اس حدیث کی مصداق ہے کہ "لا یزال طائفة منھم ظاھرین علی الحق حتّٰی یاتی امر اللہ ومجاھدین فی سبیل اللہ ومتمسکین بہ سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اس امت کے کچھ حضرات ہمیشہ حق کو غالب و ظاہر کرنے والے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے رہیں گے۔

قرن اوّل اور قرن ثانی کے شروع میں لوگوں میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع نہ ہوا تھا اگرچہ کتابت علم، جمع احادیث کا سلسلہ موجود تھا مگر یہ تصنیف و تالیف اور اس کی ترتیب کے طریقے پر

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نہ تھا اسی طرح تدویب و تفصیل وضع و اصلاح، تدوین علم، تعیین موضوع اور مسائل سلوک کا طریقہ بھی نہ تھا مگر اس کے بعد یہ اتنا ہوا کہ گنتی و شمار و حد و حصر سے باہر ہے جس کا بجز علام الغیوب کے کوئی دوسرا احاطہ نہیں کر سکتا۔

اولیائے کرام کے وجود میں امت کا خاص ہونا:

30...اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ ان میں اقطاب، اوتاد اور ابدال کے وجود کا ہونا بھی ہے حدیث مرفوع میں بروایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہے کہ ابدال 40 مرد و زن ہیں جب مرد و زن سے کوئی مر جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے بدلے دوسرے مرد و زن کو پیدا فرما دیتا ہے ابن خلال نے کرامت اولیاء میں اسے نقل کیا ہے اور طبرانی اوسط میں اسے یوں روایت کرتے ہیں کہ زمین ایسے 40 شخصوں سے خالی نہیں رہتی جو خلیل الرحمن علیہ السلام کی مانند ہیں ان کے ساتھ زمین قائم ہے اور ان کی برکت سے لوگوں کے لئے بارشیں ہوتی ہیں ان میں کوئی نہیں مرتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ کسی دوسرے مرد کو اس کا بدل فرما دیتا ہے ان کا نام ابدال اسی بناء پر رکھا گیا ہے۔ اور بعض مشائخ عظام نے فرمایا انہیں ابدال اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے بری صفتوں کو صفات حمیدہ سے بدل دیا ہے اور یہ صفات بشریت سے باہر آئے ہوئے ہیں اور یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ خلیل الرحمن علیہ السلام کی مانند ہیں یہ ان کی کمالی صفتوں میں سے ایک خاص صفت کمال مراد ہے جو اخص الصفات ہے اور اس میں حضرت خلیل علیہ السلام سے مشارکت رکھتے ہیں اور یہی مطلب مشائخ کرام کے اس قول کا ہے کہ ہر ولی نبی کے قدم پر ہے حاشا وہ نبی کی تمام صفات میں ہم مثل مراد نہیں اور ابن عدی کامل میں نقل کرتے ہیں کہ ان 40 ابدال میں سے 22 افراد ملک شام کے ہوتے ہیں اور 18 افراد ملک عراق سے اور جب حکم الٰہی عزوجل ہوگا تو سب انتقال کر جائیں گے اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

ابو نعیم حلیہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خیار امت 500 شخص ہیں اور ابدال 40 ہیں تا کہ 500 یہ 40 سے نہ کم ہوتے ہیں نہ زیادہ جب

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان میں سے کوئی مرتا ہے تو دوسرا اس کے بدل میں آجاتا ہے یہ تمام روئے زمین میں ہوتے ہیں"۔ نیز حلیہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کے 40 مرد ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے خلق کو بلاؤں سے محفوظ فرماتا ہے انہیں کو ابدال کہا جاتا ہے انہوں نے یہ درجہ روزہ و نماز اور صدقہ سے نہیں پایا"۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا "پھر کس چیز سے یہ درجہ پایا؟" فرمایا "مسلمانوں کی خیر خواہی اور سخاوت سے"۔

مطلب یہ کہ نماز روزہ و صدقہ میں تو مسلمانوں کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان کی وہ خاص صفات جس کی بناء پر انہیں یہ درجہ ملا یہی 2 صفتیں ہیں۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے کہ "جو شخص یہ دعا مانگے "اللّٰھم ارحم امۃ محمد" اے اللہ! امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما تو حق تعالیٰ اسے ابدال میں لکھتا ہے اور حلیہ میں ہے کہ جو روزانہ 10 بار ان الفاظ کو کہے "اللّٰھم اصلح امۃ محمد اللّٰھم فرج عن امۃ محمد اللّٰھم ارحم امۃ محمد" اے اللہ عزوجل! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح فرما اے اللہ عزوجل! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کشادگی فرما اور اے اللہ عزوجل! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما۔

منقول ہے کہ ابدال کی نشانی یہ ہے کہ ان سے اولاد پیدا نہیں ہوتی اور وہ کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔ زید بن ہارون سے مروی ہے کہ ابدال اہل علم ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابدال اگر محدثین نہ ہوں تو پھر کون ہوں گے؟ خطیب نے تاریخ بغداد میں ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ فرمایا نقباء 300 ہیں نجباء 70 ابدال 40 اخیار 7 عمد (غالباً اوتاد) 4 اور غوث ایک ہے نقباء کا مسکن مغرب اور نجباء کا مسکن مصر اور ابدال کا مسکن شام اور اخیار زمین میں سیاح ہیں عمد زمین کے گوشوں میں ہیں اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے جب کوئی امر عام عارض ہوتا ہے تو نقباء دعا کرتے ہیں اور اس حاجت کے پورے ہونے کے لئے وہ عاجزی کرتے ہیں ان کے بعد نقباء ان کے بعد ابدال اور ان کے بعد اخیار ان کے بعد عمد اگر ان کی دعائیں مستجاب ہو جائیں فبہا ورنہ غوث عاجزی کرتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور سوال کے تمام ہونے سے پہلے غوث کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قبر و حشر میں امت کا خاص ہونا:

31۔۔اس امت کے خصائص میں یہ ہے کہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور بے گناہ ہو کر باہر نکلیں گے مسلمانوں کے استغفار کرنے کی بناء پر انہیں گناہوں سے پاک و صاف کر دیا جائے گا اسی طبرانی نے اوسط میں بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس حدیث سے خاص قسم کی انسیت ان سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ قول شاذ ہے کہ عذاب قبر اس امت مرحومہ کے ساتھ خاص ہے تاکہ انہیں پاک وصاف کر کے آخرت میں لے جائیں اور ان پر کوئی دوسرا عذاب نہ ہو۔

32۔۔انہیں خصائص امت میں سے یہ ہے کہ انہیں کے لئے سب سے پہلے زمین پھاڑی جائے گی مطلب یہ کہ تمام امتوں سے پہلے یہ اپنی قبروں سے باہر آئیں گے حدیث مبارک میں آیا ہے کہ میں پہلا ہوں گا کہ سب سے پہلے میرے اور میری امت کے لئے زمین شق ہو گی۔

33۔انہی خصائص امت میں ہے کہ روز حشر موقف میں یہ بلند مقام پر ہوں گے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں اور میری امت ایسی بلند جگہ پر ہوں گے جو خلائق میں سے کسی کے لئے ایسی مشرف نہ ہو گی مگر یہ کہ وہ ہم میں سے ہونے کو پسند کرے اور نہیں ہے کوئی نبی کہ اس کی امت نے اس کی تکذیب کی ہے مگر یہ کہ ہم گواہی دیں گے کہ انہوں نے حق تعالیٰ کی اسالت پہنچائی۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ میں اور میری امت رتل یعنی بلند جگہ پر ہو گی۔

سجدہ کے نشان میں امت کا خاص ہونا:

34۔اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر ایک نشان ہو گا جو ان کے سجدہ ریزی کا اثر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود" (پارہ 26 الفتح 29)

لیکن یہ علامت دنیا میں ہے یا آخرت میں؟ اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ "سیما" یعنی علامت دنیا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہیں اور اس سے مراد حسن سیرت سیمائے اسلام اور خشوع ہے بعض کہتے ہیں کہ بیداری کی وجہ سے ان کے چہرے میں زردی کا نام ہے جیسے لوگ گمان کرتے ہیں کہ شاید یہ بیمار ہے حالانکہ وہ بیمار نہیں ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ "سیما" وعلامت آخرت میں ہوگی ان کے مواضع سجود روشن ہوں گے جس سے وہ پہچانیں جائیں گے کہ یہ دنیا میں سجدہ کرنے والے ہیں شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ امت محمدیہ کے چہروں کے مواضع سجود چودھویں رات کے چاند کی مانند دکتے ہوں گے۔

نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں ملنے میں امت کا خاص ہونا:

35۔۔۔ اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ ان کو ان کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اسے امام احمد و بزار نے روایت کیا ہے ایسا ہی مواہب میں ہے مشکوٰۃ میں بھی امام احمد کی روایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میں اپنی امت کو روز قیامت اس سے پہچانوں گا کہ ان کے اعضاء وضو سے چمکتے ہوں گے اور ان کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور میں اس سے پہچانوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے سعی کرے گی"۔ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شرح میں لکھتے ہیں کہ: "اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ ان کا نامۂ اعمال دوسروں سے پہلے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اب رہا اولاد کی سعی ممکن ہے یہ بھی خصائص میں سے ہو۔

قیامت میں امت کے دائیں اور آگے نور کا ہونا:

36۔۔ انہی خصائص میں سے یہ ہے کہ اس امت کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں جانب چلتا ہوگا جیسا کہ قرآن پاک ناطق ہے۔

37۔۔ انہی خصائص میں یہ ہے کہ ہر وہ چیز ان کے لئے خاص ہے جو انہوں نے بذات خود سعی کی یعنی نیک اعمال کئے اور وہ بھی جو ان کے بعد لوگوں نے ان کے لئے سعی و اعمال کئے (یعنی ایصال ثواب صدقہ جاریہ واستغفار وغیرہ) حالانکہ ان سے پہلی امتوں کے لئے صرف وہی اعمال تھے جو انہوں نے بذات خود کئے ابن عکرمہ اسی جگہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ارشاد سے ایک اشکال

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بیان کرتے ہیں کہ فرمایا: "وان لیس للانسان الا ما سعی" (پ27 النجم، الطور 39)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

کیونکہ آیت اس پر دلالت کر رہی ہے کہ آدمی کے لئے بجز اس چیز کے جو اس نے خود عمل کئے کوئی نفع دینے والی چیز نہیں۔ علماء نے اس اشکال کے کئی جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ آیت کریمہ اس ارشاد باری سے منسوخ ہے کہ فرمایا "واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم"۔ (پارہ 27، الطور 21)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔

38... اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ یہ امت تمام امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ طبرانی نے اوسط میں بروایت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "حرام کر دی گئی جنت انبیاء پر جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں اور حرام کر دی گئی دوسری امتوں پر جب تک کہ میری امت داخل نہ ہو جائے"۔

اس امت کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اس امت کے 70 ہزار لوگ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اسے شیخین نے روایت کیا اور بیہقی اور طبرانی کے نزدیک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے 70 ہزار افراد کو بے حساب جنت میں داخل فرمائے گا میں نے حق تعالیٰ سے اس سے زیادہ کے لئے سوال کیا حق تعالیٰ نے مجھے وہ بھی عنایت فرمایا یعنی ان 70 ہزار میں سے ہر ایک شخص مزید 70 ہزار شخص کو بے حساب لے جائے گا۔ غرض یہ کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو وہ کچھ عنایت فرمایا جو کسی امت کو مرحمت نہ ہوا۔

رکوع کرنے میں اس امت کا خاص ہونا:

39... اس امت کے خصائص میں سے نماز میں رکوع کرنا بھی ہے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا "سب سے پہلے جس نماز میں ہم نے رکوع کیا وہ نماز عصر تھی ہم نے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ رکوع کیا ہے؟ جسے آپ نے آج کے سوا کبھی نہیں کیا؟ رسول خدا ﷺ نے فرمایا "اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے" اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں بھی ابتدائی وقت میں رکوع نہ تھا بعد میں اس کا حکم ہوا البتہ اس جگہ ہی حق تعالیٰ نے فرمایا: "یمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی"۔ (پارہ3آل عمران43)

ترجمہ کنزالایمان: اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع۔

یہ آیت وجود رکوع پر دلالت کرتی ہے کہ امم سابقہ میں رکوع تھا وہ جواب میں کہتے ہیں کہ قنوت سے مراد دائمی طاقت ہے کیونکہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا "اَمَّنْ ھو قانت اٰنآَء اللیل ساجدا وقائما" (پارہ23الزمر9)

ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں۔

اور قنوت کے معنی طاعت، قیام اور خشوع کے آتے ہیں سجود سے مراد نماز ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا "وادبار السجود" (پارہ26ق40)

ترجمہ کنزالایمان: اور نمازوں کے بعد۔

اور رکوع سے مراد عاجزی، خشوع اور فروتنی ہے کہ رکوع پر سجدے کو مقدم کرنا یہ ایک قسم کا قرینہ ہے جو اس معنی پر دلالت کرتا ہے ورنہ امم سابقہ میں رکوع مشروع نہ ہونے پر علماء نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے اگرچہ یہ استدلال مکمل نہیں۔

رکوع کے اس امت کے ساتھ خاص ہونے کے متعلق نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں عام طور پر علماء لکھتے ہیں کہ اگلی امتوں میں رکوع نہیں تھا مگر یہ بظاہر متعدد نصوص قرآنیہ کے معارض ہے ابوالانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا گیا: "طھرا بیتی للطآئفین والعاکفین والرکع السجود" (پارہ1البقرہ125)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے خطاب ہے۔ حضرت سیدنا داود علیہ السلام کے اقوال میں ہے "خرّ راکعا واناب" حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے فرمایا "یمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین" (پارہ 3 آل عمران 43)

ترجمہ کنزالایمان: اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

ان آیات میں رکوع سے اس کا لغوی معنی مراد لینا قاعدہ کے خلاف اور عدول عن الظاہر ہے۔ یہی علماء تصریح فرماتے ہیں "ان النص یحمل علی حقیقۃ الشرعیۃ مہما امکن"۔ جہاں تک ممکن ہو گا قرآن وحدیث سے شرعی معنیٰ مراد لیا جائے گا پھر دو پہلی والی اور چوتھی آیتوں میں رکوع و سجود دونوں مذکور ہیں سجدہ سے شرعی معنی مراد لینا اور رکوع سے لغوی یقیناً عدول عن الظاہر ہے علاوہ ازیں حدیث معراج میں یہ بھی ہے کہ "ثم دخل المسجد فعرفت النبیین ما بین قائم وراکع وساجد" اس کے بعد میں مسجد اقصیٰ گیا میں نے انبیاء علیہم السلام کو پہچانا کچھ قیام میں کچھ رکوع میں کچھ سجدہ میں تھے۔ اس حدیث پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کی ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ رکوع اگلی امتوں میں نہ تھا۔

طبرانی اور بزار میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ہے سب سے پہلے ہم نے جس نماز میں رکوع کیا وہ عصر تھی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے خاتم الحفاظ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عصر سے پہلے ظہر پڑھی تھی اور نماز پنجگانہ کے فرض ہونے سے پہلے تہجد وغیرہ پڑھتے تھے ان نمازوں کا رکوع سے خالی ہونا اس پر قرینہ ہے کہ امم ماضیہ کی نماز میں رکوع نہ تھا مگر اس کے معارض حضرت عفیف کندی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ: "زمانہ جاہلیت میں، میں بغرض تجارت مکہ آیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یہاں ٹھہرا ایک دن کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا دن خوب روشن ہو چکا اور سورج بلند ہو چکا تھا ایک نوجوان آیا اور آسمان کو دیکھ کر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا اس کے بعد ایک لڑکا تشریف لایا اور ان کے داہنی طرف کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک خاتون آئی وہ پیچھے کھڑے ہوئی پھر جوان نے رکوع کیا تو یہ دونوں رکوع میں چلے گئے پھر جوان نے سر اٹھایا تو ان دونوں نے سر اٹھایا جوان سجدہ میں گیا تو یہ دونوں بھی سجدے میں گئے پھر میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ جوان اور لڑکے میرے بھتیجے ہیں اور یہ خاتون خدیجہ بنت خویلد ان جوان کی زوجہ ہیں میرے بھتیجے فرماتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے اس دین کا حکم دیا ہے ان کے ساتھ ابھی یہی دونوں مسلمان ہوئے ہیں اس حدیث کے ایک راوی معبد بن خیثم ازدی (قدرے متکلم فیہ) ہیں اور یہی والی بزار اور طبرانی کا حال معلوم نہیں اگر وہ حدیث صحیح یا احسن ہے تو اس سے استدلال درست ہے ورنہ نہیں اس تقدیر پر نصوص قرآنیہ کے معارض کوئی لائق استدلال حدیث نہ رہے گی تو رکوع کا اس امت کے خصائص سے ہونا ثابت نہ ہو سکے گا۔

(نزہۃ القاری ج2 ص31 تا 34 فرید بک سٹال لاہور)

رمضان کی راتوں میں کھانا پینا اور جماع کرنا مباح ہے:

40۔ رمضان کی رات میں صبح صادق تک کھانے پینے اور جماع کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے حالانکہ ہم سے پہلے ہر ایک پر یہ چیز حرام تھیں اسی طرح شروع اسلام میں ہم پر بھی تھیں بعد میں یہ منسوخ ہو گیا۔

چنانچہ خزائن العرفان میں ہے کہ حضرت سیدنا صرمہ بن قیس رضی اللہ عنہ محنتی شخص تھے ایک دن بحالت روزہ اپنی زمین میں دن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے کھانا طلب کیا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں آپ رضی اللہ عنہ تھکے ہوئے تھے آنکھ لگ گئی کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اُن دنوں (غروب آفتاب کے بعد سو جانے والے کے لئے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا چنانچہ کھائے پیے بغیر آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دن کو بھی روزہ رکھ لیا آپ رضی اللہ عنہ کمزوری کے سبب بے ہوش ہو گئے تو ان کے حق میں یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی.........:"وکلوا واشربوا حتّٰی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل"۔(پارہ2البقرہ187)

ترجمہ کنزالایمان:"اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو"۔

(خزائن العرفان ص62 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اسی میں ہے کہ:"شرائع سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشاء تک حلال تھا بعد نماز عشاء یہ چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں یہ حکم زمانہ اقدس تک باقی تھا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رمضان کی راتوں میں بعد نماز عشاء مباشرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی......:"احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم"۔
(پارہ2البقرہ187)

ترجمہ کنزالایمان:روزہ کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔

نوٹ:یہاں تک تو40 خصائص کا بیان آیا یہ تمام کے تمام مدارج النبوت ج1 صفحہ197 تا208 سے معمولی سے تصرف کے ساتھ لئے گئے ہیں اب ہم چند خصائص علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف الخصائص الکبریٰ ج2 سے نقل کر رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام سے پکارنا امت پر حرام ہے:

41...ابو نعیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ امت پر حرام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے نام کے ساتھ پکارے بخلاف تمام انبیاء علیہم السلام کے کہ ان کی امتیں ان کو ان کے ناموں سے پکارتی تھیں چنانچہ اللہ جل جلالہ نے ان امتوں کی تمثیل میں فرمایا:"قالوا یاموسٰی اجعل لنا الٰھا کما لھم آلھۃ"۔(پارہ9الاعراف13)۔

ترجمہ کنزالایمان:بولے اے موسیٰ!ہمیں ایک خدا بنادے جیسا کہ ان کے لئے اتنے خدا ہیں۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور فرمایا: "اذقال الحواریون یاعیسیٰ ابن مریم "۔(پارہ6 المائدہ 112)

ترجمہ کنزالایمان: جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم۔

اور اللہ جل جلالہ نے اس امت کو فرمایا: "لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا"۔(پارہ18 النور 63)۔

ترجمہ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

ابو نعیم نے بطریق ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کے تحت روایت کی انہوں نے کہا کہ لوگ "یا محمد ﷺ یا ابا القاسم کہہ کر حضور ﷺ کو پکارا کرتے تھے تو اللہ جل جلالہ نے ان کو اس سے اپنے نبی کی تعظیم واحترام میں منع فرمادیا پھر لوگ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہنے لگے"۔

(خصائص الکبریٰ ج2 صفحہ 414،415)

ویسے تو مذکورہ خصوصیت کو رسول پاک ﷺ کے خصائص میں بیان کیا گیا ہے مگر بطریق تبعیت یہ آپ کی امت کی خصوصیت بھی ہے۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کے ساتھ امت کا خاص ہونا:

42۔ابن ابی شیبہ بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر مجھے 3 چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے تمام زمین ہمارے لئے سجدہ گاہ بنائی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنایا گیا اور وہ آیتیں جو سورۂ بقرہ کے آخر میں ہیں عرش کے نیچے کے خزانے سے مجھے دی گئیں اور یہ چیزیں مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں اور نہ میرے بعد کسی کو عطا ہوں گی"۔(ایضاً 449)

اللّٰھم ربنا لک الحمد کہنے میں امت کا خاص ہونا:

43۔بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ﷺ نے فرمایا "یہود نے ہماری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا ہماری ان 3 چیزوں پر کیا ایک سلام کہنا دوسرا آمین کہنا تیسرا اللّٰھم ربنا لک الحمد کہنا ہے"۔(ایضاً450)

محراب میں نماز پڑھنے کی کراہت میں امت کا خاص ہونا:

44...رسول اللہ ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کے لئے محراب میں نماز پڑھنا مکروہ تھا باوجود یہ کہ ہم سے پہلے لوگ محراب میں نماز پڑھتے تھے چنانچہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ارشاد فرمایا کہ:"فنادته الملائكة وهو قائم يصلي في المحراب"۔(پارہ3آل عمران39)۔

ترجمہ کنزالایمان:تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کی انہوں نے کہا طاق (محراب) میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(ایضاً451)

تکبیر عطا کئے جانے میں امت کا خاص ہونا:

45...عبدالرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے المصنف میں روایت کی کہ ہم کو معمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے خبر دی انہوں نے کہا:"اس امت کے سوا کسی کو تکبیر (یعنی اللہ اکبر) نہیں دی گئی"۔(ایضاً452)

عید الاضحیٰ اور لحد کے معاملے میں امت کا خاص ہونا:

47،46 حاکم نے صحیح بتا کر حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:"مجھے عید الاضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے اسے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اس امت کے لئے بنایا ہے"۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا کے لئے ہے"۔(ایضاً455،454)

نماز میں کلام حرام اور روزہ میں مباح ہونا:

49،48...ابن جریر نے ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے آیہ کریمہ "وقوموا للّٰه قانتين"۔

(پارہ2البقرہ238)

ترجمہ کنزالایمان:اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے تحت روایت کی انہوں نے فرمایا کہ پہلے کے امتی نماز میں کلام کرتے تھے لیکن اے مسلمانو! تم اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی عبادت میں اس طرح قیام کرو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی مطیع ہو۔

ابن العربی نے شرح ترمذی میں فرمایا "ہم سے پہلی امتوں کا روزہ اس طرح تھا کہ کھانے پینے کے ساتھ کلام کرنے سے بھی باز رہتے تھے وہ لوگ حرج میں تھے تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اس امت کے لئے نصف زمانہ صوم کو جو کہ رات ہے حذف کر کے اور آدھے روزے کو جو کہ کلام سے رکنا تھا حذف کر کے رخصت عطا فرمائی اور اس امت کو روزے میں بات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

(ایضاً456)

عمامہ کا شملہ چھوڑنے اور تہبند باندھنے میں امت کا خاص ہونا:

51.50۔رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ خصوصیت کہ آپ عمامہ میں شملہ چھوڑیں گے اور یہ کہ آپ درمیان کمر تہبند باندھیں گے اور دونوں باتیں فرشتوں کی علامت ہیں۔(ایضاً457)

دیت دینے میں امت کا خاص ہونا:

52۔ابن جریر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل پر قصاص کا لینا اور دینا فرض تھا اور ان کے درمیان کسی جان اور زخم میں دیت نہ تھی اس بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص"۔(پارہ6المائدہ45)

ترجمہ کنز الایمان:اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔مگر اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے امت محمدیہ سے تخفیف فرمائی اور ان کی طرف سے قتل نفس و جراحت میں دیت کو قبول فرمایا۔(ایضاً465)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عمومی عذاب نہ آنے میں امت کا خاص ہونا:

53...امام مسلم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے میرے لئے زمین کو مجتمع کر دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا اور میں نے دیکھا کہ میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے زمین کو مجتمع کر دیا گیا اور مجھے سرخ و سفید خزانے دیئے گئے اور میں نے اپنے رب عزوجل سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا ہے کہ وہ اس امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ایسا دشمن مسلط نہ کرے جو ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے بجز ان کی اپنی جانوں کے تو اس نے مجھے یہ تمام باتیں عطا فرمائیں"۔(ایضا 468)

اس امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا:

54...شیخین رحمۃ اللہ علیہم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا حکم آجائے"۔(ایضا 470)

70ہزار افراد کا جنت میں بے حساب داخلہ:

55...ترمذی نے حسن بتا کر ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ سے میرے رب عزوجل نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے 70ہزار آدمی ایسے ہیں جن پر کوئی حساب نہ ہو گا نہ ان پر عذاب ہو گا اور وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور ان 70ہزار کے ہر فرد کے ساتھ میرے رب عزوجل کی جانب سے تین حیثیتیں ہوں گی"۔(ایضا 501)

مسلمانوں کے لئے عبادت کرنے میں جمعہ کے دن کا خاص ہونا:

56...اس کی تفصیل میں امام عبدالرحمن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا ہفتہ کے 7دنوں میں سے ایک دن اللہ عزوجل کے لئے فارغ کر لو اور جمعہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس دن تم اپنے کاموں میں سے کوئی کام نہ کرو انہوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا ہم اس دن کو عبادت کے لئے مقرر کرنا چاہتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ مخلوق کی تخلیق سے فارغ ہو گیا تھا اور وہ ہفتہ کا دن ہے پس ان کے لئے ہفتہ کا دن مقرر کر دیا گیا پھر ان پر اس دن کی عبادت کرنے میں سختی کی گئی یہ ابو صالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی اور مقاتل نے بیان کیا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو جمعہ کے دن عبادت کرنے کے لئے حکم دیا تو انہوں نے کہا ہم ہفتہ کے دن کو فارغ کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں کوئی چیز پیدا نہیں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو جمعہ کے دن کا حکم دیا گیا ہے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا کہ تم اپنے نبی کے حکم کی تعمیل کرو بنی اسرائیل کے علماء کے حکم کو ماننے سے بھی انکار کر دیا اور یہ ان کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ ہفتہ کے دن کو مقرر کرنے میں بہت حریص ہیں تو آپ نے انہیں ہفتہ کے دن کو مقرر کرنے کا حکم دے دیا اور انہوں نے اس دن میں گناہ کرنے شروع کر دیئے اور قتادہ نے کہا کہ بعض یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو حلال قرار دیا اور بعض نے حرام قرار دیا۔

(زاد المسیر ج4 ص505 مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے ان کو بھی جمعہ کے دن کا حکم دیا گیا نصاریٰ نے کہا ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری عید ان کی عید سے پہلے ہو اور انہوں نے اتوار کے دن کو اپنا لیا۔ (تفسیر کبیر ج7 ص286 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم (بعثت میں) آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے البتہ ان کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہ (جمعہ کا دن) وہ دن ہے جو ان پر بھی فرض کیا گیا تھا انہوں نے اس دن میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دن کی ہدایت دی لوگ اس (دن) میں ہمارے تابع ہیں یہود اگلا دن مانتے ہیں اور نصاریٰ اس کے بعد والا دن۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 872)

علامہ ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان پر بعینہٖ جمعہ کا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دن فرض ہوا تھا اور انہوں نے اس کو ترک کر دیا کیونکہ کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے فرض کو ترک کرے البتہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان پر ہفتہ میں سے کوئی ایک دن مقرر کیا گیا تھا اور ان کو اختیار کر کے سپرد کر دیا گیا تھا کہ اس دن میں اپنی شریعت کو قائم کریں پھر انہوں نے اس میں اختلاف کیا کہ اس کے لئے کون سا دن مقرر کریں اللہ تعالیٰ نے انہیں جمعہ کے دن کی ہدایت نہیں دی اور جمعہ کے دن کو اس امت کے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس امت کو جمعہ کے دن کی ہدایت دی اور اس وجہ سے اس امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے کیونکہ جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس دن کو یہ فضیلت دی ہے کہ اس دن میں وہ ساعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال ج2 ص475،476، مطبوعہ مکتبۃ الرشید ریاض)

حفظ قرآن کا اس امت کے ساتھ خاص ہونا:

57۔ اس امت کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ اس امت کا بچہ بچہ کلام الٰہی عزوجل یعنی قرآن پاک کا حافظ ہو جاتا ہے 30 پارے، 7 منزلیں، 114 سورتوں اور 6666 آیتوں پر مشتمل کلام پاک ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے بلکہ قرآن پاک کا تو یہ معجزہ ہے کہ وہ غیر مسلموں کو بھی یاد ہو جاتا ہے کئی ایسے افراد ہیں جو مسلمان نہیں مگر قرآن پاک کے کئی کئی پاروں کے حافظ ہوتے ہیں جبکہ امم ماضیہ میں جن کو آسمانی کتب جیسے توریت، انجیل اور زبور دی گئی وہ یا تو فقط ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کو یاد ہوتی تھیں یا ان کے گنے چنے پادریوں اور پوپ کو۔

اُمتِ مسلمہ کا امت محمدیہ ہونا:

58۔ اگر عشق کی نگاہ سے دیکھا جائے تو ساری خصوصیتیں اپنی جگہ مگر اس امت کا امت محمدیہ یعنی سرکار نامدار، رسول بے مثال صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونا تمام خصائص پر اعلیٰ اور فائق ہے جب اس امت کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں افضل و اعلیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہیں تو پھر آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں کیوں افضل و اعلیٰ نہ ہو صرف یہی ایک خصوصیت اس امت کو تمام امم سابقہ سے ممتاز کرنے کے لئے بس و کافی ہے شاہوں کی اولاد بھی شاہ ہوتی ہے اس افضل و اعلیٰ نبی کی امت بھی تمام امتوں میں افضل و اکرم ہے۔

دلی خطرات و وساوس پر مواخذہ نہ ہونے میں امت کا خاص ہونا:

59۔ اس امت کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس امت کے افراد کے دلوں میں جو برے وسوسے اور خیالات آئیں جن کو وہ برا سمجھتے ہیں ان پر ان کی پکڑ نہیں جبکہ پچھلی امتوں میں اس پر بھی ان کی پکڑ کی جاتی تھی اس کے متعلق حدیث مبارک اور اس کی تشریح ما قبل میں گزر چکی ہے۔

مجددؒ کی آمد کے ساتھ امت کا خاص ہونا:

60۔ اس امت کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے آغاز میں ایک مجدد کو پیدا فرمائے گا جو برائیوں کو مٹائے گا اور سنتوں کو زندہ کر کے اس کے دین کی تجدید کرے گا جبکہ پچھلی امتوں میں ان کے انبیائے کرام علیہم السلام ہی کے پاس یہ منصب تھا اس کے متعلق بھی حدیث پاک مع تشریح ما قبل میں گزر چکی۔

قبر میں سوالات ہونے کے ساتھ امت کا خاص ہونا:

61۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں قبر میں سوالات کئے جانے کے ساتھ آیا یہ امت مخصوص ہے یا اس سے پہلی امتوں سے بھی سوال کیا جاتا رہا ہے؟ ظاہر یہ ہے کہ یہ سوال اس امت کے ساتھ مخصوص ہے حکیم ترمذی نے اس پر وثوق کیا ہے انہوں نے کہا اس سے پہلی امتوں کے پاس رسول آتے تھے اگر وہ ان کی اطاعت کر لیتے فبہا اور اگر ان کی امتیں اطاعت نہ کرتی تو رسول ان سے الگ ہو جاتے اور ان پر جلد عذاب آجاتا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو ان سے عذاب روک لیا جو شخص اسلام کو ظاہر کرتا ہے اس کا اسلام قبول کر لیا جاتا ہے خواہ اس کے باطن میں کفر ہو یا اسلام اور جب وہ مر جاتے ہیں تو ان کے پاس آزمائش کے لئے فرشتے قبر میں آتے ہیں تاکہ سوال کر کے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان کے باطنی امر کو معلوم کرلیں اور اللہ تعالیٰ خبیث کو طیب سے الگ کردے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے۔

حکیم ترمذی کی اس عبارت کی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی اس مرفوع حدیث سے تائید ہوتی ہے "اس امت کی ان کی قبروں میں آزمائش کیجائے گی" اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے امام احمد نے بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایت بیان کی ہے اور فرشتوں کے اس قول سے بھی تائید ہوتی ہے "تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتے ہو" نیز امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے رہی قبر کی آزمائش تو تم میری وجہ سے آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہو اور تم سے میرے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ اور علامہ ابن قیم کا میلان اس طرف ہے کہ پہلی امتوں سے بھی قبر میں سوال کیا جاتا تھا انہوں نے کہا احادیث میں ایسی چیز کا ذکر نہیں ہے جو پہلی امتوں سے سوال کی نفی کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی امت کے امتحانات کی کیفیت کو بیان کیا ہے اور دوسری امتوں سے سوال کئے جانے کی نفی نہیں فرمائی انہوں نے کہا جو چیز ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ ہر نبی کی امت کے ساتھ یہی معاملہ ہو گا اور ان کی امتوں کے کافروں کو سوال کے بعد عذاب دیا جائے گا اور جس طرح آخرت میں ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ان کو عذاب ہو گا اسی طرح قبر میں بھی ان سے سوال کرنے اور ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ان کو عذاب دیا گیا۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مسئلہ میں حکیم ترمذی اور علامہ ابن قیم کا یہ اختلاف انہی دلائل کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس مسئلہ میں اپنی کوئی رائے نہیں بیان کی۔ حافظ ابن عبد البر اور علامہ سیوطی کی رائے یہ ہے کہ یہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج7 ص718،719 فرید بک سٹال لاہور)

حضور علیہ السلام سے کم سوالات کرنے میں امت کا خاص ہونا:

62۔۔اس امت کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس امت نے اپنے نبی کریم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم سوالات کئے جبکہ پچھلی امتیں کثرت سوالات کی وجہ سے ہلاک ہوئیں چنانچہ مشکوۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خطبہ پڑھا تو فرمایا "اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو" ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال؟" حضور ﷺ خاموش رہے حتّٰی کہ اس شخص نے تین بار کہا تو فرمایا "اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے"۔ پھر فرمایا "مجھے چھوڑے رہو جس میں میں تم کو آزادی دوں کیونکہ تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات اور زیادہ جھگڑے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے لہٰذا جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے کر گزرو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص224، رقم الحدیث 2388)

اس حدیث پاک کے جز "مجھے چھوڑے رہو جس میں، میں تم کو آزادی دوں" کے تحت مرأت میں ہے "یعنی ہمارے احکام میں کیوں کیسے اور کب کہہ کر قید نہ لگائیں ہم شرعی احکام کی تبلیغ ہی کے لئے تو بھیجے گئے ہیں ضروری چیزیں ہم خود بیان فرما دیں گے۔ (بنی اسرائیل کی ہلاکت کے متعلق فرمایا) اس طرح کہ انہوں نے زیادہ پوچھ پوچھ کر پابندیاں لگوالیں پھر ان پابندیوں پر عمل نہ کر سکے یا انہوں نے عمل تو کیا مگر بہت مشکل سے جیسے ذبح گائے کا واقعہ ہوا۔

(مراۃ المناجیح ج4 ص100 قادری پبلشر لاہور)

رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے سوال کی ممانعت کی وجوہات:

نبی کریم ﷺ سے جن چیزوں کے متعلق سوال کئے جاتے تھے ان میں سے بعض مخفی ہوتی تھیں جن کے ظاہر ہونے سے کسی کا پردہ فاش ہو سکتا تھا اور اس کی رسوائی کا خوف و خطرہ تھا مثلاً عبد اللہ بن خزامہ السہمی نے پوچھا تھا کہ میرا باپ کون ہیں؟ فرض کیجئے کہ ان کے باپ حذافہ نہ ہوتے کوئی اور ہوتے تو لوگوں میں رسوا ہو جاتے اور ان کی ماں کی ناموس پر دھبہ لگ جاتا اسی طرح جس شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اگر آپ ﷺ ہاں فرما دیتے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور مسلمان محض اس وجہ سے مشکل میں پڑ جاتے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک اشکال اور اس کا جواب:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مذکورہ حدیث میں سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے حالانکہ قرآن مجید کی ایک اور آیت اور حدیث میں سوال کرنے کا حکم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:"فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون"۔(پارہ17 الانبیاء 7)

اور امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں گئے ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا جس کی وجہ سے اس کا سر پھٹ گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا اس نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کیا میرے لئے تیمم کرنے کی رخصت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تم پانی کے استعمال پر قادر ہو۔ تمہارے لئے تیمم کی رخصت نہیں سو اس نے غسل کیا اور وہ فوت ہو گیا جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور ہم نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"انہوں نے اس کو مار ڈالا اللہ عزوجل ان کو ہلاک کر دے جب ان کو مسئلہ کا علم نہیں تھا تو انہوں نے سوال کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ جہالت کی شفا سوال کرنا ہے اس کے لئے تیمم کرنا کافی تھا یا وہ اپنے زخم پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کرتا اور باقی جسم پر پانی بہاتا۔

(سنن ابو داؤد ج1 رقم الحدیث 336)

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان لینے کے لئے یا آپ سے استہزاء کے طور پر سوال کرنے سے منع فرمایا گیا تھا یا جس عبادت کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا تھا نہ اس کا اپنی کتاب میں ذکر کیا تھا اس کے متعلق مسلمانوں کو سوال کرنے سے منع فرما دیا تھا یا جس چیز سے کسی کی پردہ داری ہوتی ہو اسکے متعلق سوال کرنے سے منع فرمایا تھا لیکن جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہو اور اس کا وجوب ثابت ہو چکا ہو اس کی وضاحت کے متعلق سوال کرنا جائز ہے۔ اسی طرح وحی میں جو حکم مجمل ہو اس کی وضاحت کے لئے سوال کرنا جو چیز سمجھ میں نہ آئے اس کو پوچھنا کسی پیش آمدہ حاجت کے متعلق سوال کرنا یہ تمام سوالات جائز ہیں اور قرآن مجید اور احادیث میں ان کی بہت نظائر ہیں۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سوالات کرنے کے جائز اور ناجائز مواقع:

بہر حال اب حصول علم کے لئے شرعی سوالات کا کرنا جائز ہے کیونکہ اب یہ خوف نہیں کہ کسی کے سوال کرنے کی وجہ سے کسی شئی کی حرمت نازل ہو جائے گی حلال و حرام احکام نازل ہونے کا معاملہ وحی پر موقوف ہے اور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد سلسلۂ وحی ختم ہو چکا ہے پس اگر کوئی شخص پیش آمدہ مسئلہ میں یا کسی نئے حادثہ میں یا کسی غیر مخصوص صورت نازلہ میں کسی مسئلہ کا حل دریافت کرنے کے لئے علماء سے سوال کرتا ہے تو اس کا سوال کرنا جائز ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہالت کی شفا سوال کرنا ہے۔ (سنن ابو داؤد رقم الحدیث 336)

اور جو شخص اپنا علمی تفوق ظاہر کرنے کے لئے سوال کرے تا کہ اس کو جواب نہ آئے اور وہ عاجز ہو جائے یا جو شخص محض ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے سوال کرے یا جو شخص عناداً سوال کرے تو ایسے سوال ناجائز ہیں خواہ کم ہوں یا زیادہ البتہ علماء کسی مسئلہ میں ایک دوسرے کی رائے معلوم کرنے کے لئے جو سوال کرتے ہیں اور مذاکرہ اور مباحثہ کرتے ہیں وہ جائز ہے اسی طرح کسی دلیل پر نقد وارد اور مسلمات بین الفریقین سے معارضہ کرنا بھی جائز ہے اور احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے مناظرہ کرنا بھی جائز ہے تاہم مناظرہ میں فریق مخالف کو حکمت کے ساتھ کسی کفریہ کلمہ سے بچانا چاہیے اور اگر یہ چاہے کہ وہ کفریہ کلمہ کہے اور میں اس کی تکفیر کروں تو یہ خود کفر ہے اور اگر یہ چاہے کہ وہ دین میں کوئی ناروا بات کہے اور میں اس کی مذمت کروں تو یہ حرام ہے بلکہ یہ نیت ہونی چاہیے کہ میں دلائل پیش کر کے حکمت کے ساتھ فریق مخالف کو حق کا قائل کر لوں گا نا یہ کہ اس کو مناظرہ میں شکست دوں۔ (تبیان القرآن ج 3 ص 333،332 فرید بک سٹال لاہور)

امت مصطفیٰ ﷺ کے 14 سوالات:

تفسیر نعیمی میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امت مصطفیٰ ﷺ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے نبی ﷺ سے سوالات بہت کم کئے دوسری امتوں کی طرح اپنے پیغمبر کو سوالات سے پریشان نہ کیا چنانچہ قرآن کریم نے ان کے کل 14 سوالات نقل

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فرمائیے آٹھ تو سورۂ بقرہ میں:

رب کہاں ہے؟

چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے؟

چھ آگے آتے ہیں ایک سورۂ مائدہ میں کہ:

کیا کیا چیزیں حلال ہیں ایک سورۂ انفال میں کہ انفال کا کیا مصرف ہے؟

ایک سورۃ الکہف میں کہ ذوالقرنین کے حالات کیا ہیں؟

ایک سورۂ طٰہٰ میں کہ پہاڑوں کے متعلق ایک سورۂ نازعات میں قیامت کے بارے میں۔

(تفسیر نعیمی ج2ص 261 نعیمی کتب خانہ)

راقم الحروف غفرلہٗ عرض کرتا ہے مذکورہ 14 سوالات کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ (پارہ2 البقرہ 186)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

2۔ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون۔ (پارہ2 البقرہ 189)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ۔ ہاں! بھلائی تو پرہیز گاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللّٰہ عزوجل سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

3۔ یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمٰی والمساکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیر فان اللّٰہ بہ علیم۔ (پارہ2 البقرہ 215)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

4۔یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير وصد عن سبيل الله وكفر به والمسجد الحرام واخراج اهله منه اكبر عند الله والفتنة اكبر من القتل ولا يزالون يقاتلونكم حتّٰى يردوكم عن دينكم ان استطاعوا ومن يرتدد منكم عن دينه فيمت وهو كافر فأولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا والآخرة واولئك اصحب النار هم فيها خلدون۔

(پارہ2البقرہ217)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

5...يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما۔(پارہ2البقرہ219)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

6۔ويسئلونك ماذا ينفقون قل العفو كذلك يبين الله لكم الأيت لعلكم تتفكرون۔(پارہ2البقرہ219)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم اور آخرت کے کام سوچ کر کرو۔

7۔ویسئلونک عن الیتٰمیٰ قل اصلاح لھم خیروان تخالطوھم فاخوانکم واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لا عنتکم ان اللہ عزیز حکیم۔(پارہ2البقرہ220)

ترجمہ کنزالایمان:اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

8۔ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتّٰی یطھرن فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔(پارہ2البقرہ222)

ترجمہ کنزالایمان:اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

9۔یسئلونک ماذا احل لھم قل احل لکم الطیبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ واتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب۔(پارہ6المائدہ4)

ترجمہ کنزالایمان:اے محبوب!تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں اللہ نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

10۔یسئلونک عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول فاتقوا اللّٰہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین۔(پارہ9انفال آیت1)

ترجمہ کنزالایمان:اے محبوب! تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

11۔یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الّا قلیلاً۔(پارہ15بنی اسرائیل85)

ترجمہ کنزالایمان:اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔

12۔ویسئلونک عن ذی القرنین قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا انا مکنالہ فی الارض واتینہ من کل شیٔ سببا۔(پارہ16الکہف83،84)

ترجمہ کنزالایمان:اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین پر قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔

13۔ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا فیذرھا قاعا صفصفا۔(پارہ16طٰہٰ105،106)

ترجمہ کنزالایمان:اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا۔

14۔یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسھا فیم انت من ذکرٰھا الی ربک منتھٰھا۔(پارہ30النازعات42،43،44)

ترجمہ کنزالایمان:تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق؟ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حج کی فرضیت میں امت کا خاص ہونا:

63...اس امت کے خصائص میں سے حج کرنا بھی ہے جو اس سے پہلے کسی امت پر فرض نہ ہوا چنانچہ مراۃ المناجیح میں ہے آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے حضور ﷺ تک صرف انبیائے کرام علیہم السلام نے حج کیا حج کعبہ کسی امت پر فرض نہ تھا۔ (مراۃ المناجیح ج4 ص99 قادری پبلشرز لاہور)

میلاد منانے، تلاوت قرآن اور خدمت قرآن میں امت کا خاص ہونا:

66،65،64... تفسیر نعیمی میں ہے "خیال رہے گزشتہ کتابیں اور گزشتہ دین بدل جانے اور قرآن و اسلام نہ بدلنے کی 4 وجہیں ہیں ایک یہ کہ کسی دین میں ان کے نبی کی حدیثیں جمع نہ کی گئیں (یہ خصوصیت ما قبل میں آچکی ہے۔ راقم الحروف) اسلام میں قرآن کے ساتھ احادیث رسول بھی محفوظ ہوئیں حدیث رسول قرآن کی شرح ہے جن کے بغیر قرآن کی بقا نا ممکن ہے اگر حدیث نہ ہو تو صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور قیام احکام کی تفصیل کون کرے؟ دوسرے یہ کہ کسی دین میں ان نبیوں کا میلاد نہ منایا گیا اسلام میں اول سے ہی میلاد شریف کا رواج رہا اس میلاد شریف کی وجہ سے کوئی مسلمان حضور ﷺ کو نہ خدا کہہ سکا نہ خدا کا بیٹا کیونکہ جو پیدا ہو جو دودھ پیئے جو ماں کی گود میں پرورش پائے وہ عبد اللہ ہے اللہ نہیں ہے میلاد میں انہی باتوں کا ذکر ہوتا ہے وہ لوگ اپنے نبی کو یا تو خدا کہہ بیٹھے یا خدا کا بیٹا اسی لئے قرآن شریف میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی ولادت شیر خوارگی کو بیان فرمایا۔ تیسرے یہ کہ ان قوموں میں کتاب اللہ کی تلاوت کا قرآن کی طرح رواج نہ تھا ہمارے ہاں روزانہ اور پنجگانہ نمازوں میں اور ختم وغیرہ میں تلاوت قرآن کا ایسا رواج ہے کہ کوئی قرآن میں تبدیلی نہ کر سکا۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بقاء الفاظ قرآن کے لئے حافظ طریقہ ادا کے لئے قاری بقاء مسائل کے لئے علماء بقاء اسرار قرآنیہ کے لئے صوفیاء پیدا کئے یہ جماعتیں ان لوگوں میں موجود نہ تھیں ان وجوہ سے قرآن و اسلام محفوظ رہا اور وہ دین و کتب پہلے بگڑے اب بالکل فنا ہو گئے۔ (تفسیر نعیمی ج2 ص364 نعیمی کتب خانہ)

قبلہ اور رمضان کی آمد میں امت کا خاص ہونا:

68،67... تفسیر نعیمی میں اسی صفحہ پر ہے "افسوس کہ جو آسمانی کتب جھگڑا مٹانے کے لئے آئیں تھیں اہل کتاب نے انہیں اختلاف میں ڈال دیا اور آپس کے حسد کی وجہ سے روشن دلائل

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے آنکھیں بند کرلیں جب ان کا اختلاف حد کو پہنچ چکا تو رب تعالیٰ نے قرآن اتارا اور اس کے ذریعے مسلمانوں کو اس حق کی ہدایت دی اس میں اہل کتاب مختلف تھے چنانچہ عیسائیوں کا قبلہ مشرقی بیت المقدس تھا اور یہودیوں کا مغربی، مسلمانوں کا قبلہ دونوں سے افضل یعنی خانۂ کعبہ ہوا۔ مزید آگے فرماتے ہیں "روزوں کے دنوں میں وہ لوگ اختلاف ہی کرتے رہے اصل مہینہ رمضان کوئی نہ پا سکا وہ مسلمان کو ملا"۔ (ایضاً)

قربانی کے حلال ہونے میں امت کا خاص ہونا:

69: گزشتہ امتوں کے لئے قربانی کے گوشت کا خود کھالینا حلال نہ تھا وہ لوگ قربانی کر کے اس کا گوشت کسی پہاڑ پر رکھ دیتے پھر اگر آسمان سے بغیر دھوئیں والی آگ آکر اس قربانی کو جلا ڈالتی تو یہ اس قربانی کے مقبول ہونے کی علامت ہوتی اور اگر آسمانی آگ اس کو نہ جلاتی تو وہ قربانی مردود سمجھی جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی امت پر فضل فرمایا اور انہیں قربانی کے گوشت کو کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔ (مراۃ المناجیح ج 5 ص 564 ملخصاً)

تحریف قرآن سے احتراز کرنے میں امت کا خاص ہونا:

70... اس امت کے خصائص سے یہ بھی ہے کہ اس امت نے اپنی کتاب ہدایت قرآن پاک میں کسی قسم کی تحریف نہ کی نہ ہی لفظی کہ آج 14 سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا مگر قرآن پاک میں کسی زبر، زیر، پیش آیت حتّٰی کہ ایک کلمہ اور ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہ ہوئی جیسا اترا مِنْ وعَنْ ویسا ہی موجود ہے اسی طرح تحریف معنوی سے بھی یہ امت باز رہی کہ آیات قرآنیہ کی فاسد تاویلات نہ کیں اور نہ ہی اس کے احکام کو کسی طرح تبدیل کیا جبکہ یہود و نصاریٰ نے توریت شریف اور انجیل شریف میں طرح طرح کی اس حد تک تحریفات کیں کہ آج دنیا میں اصلی توریت و انجیل ناپید ہے دنیا کی ذلیل دولت کمانے کے لئے یہود و نصاریٰ کے پوپ، پادریوں نے شرفاء و سرداروں سے مال لے لے کر ان کی خاطر احکام دین میں تبدیلی کر دی اور کیوں نہ ہو کہ ان کتابوں کی حفاظت خود ان کے ذمہ رکھی گئی تھی جبکہ قرآن پاک کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے اپنے ذمہ لی چنانچہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کے متعلق فرماتا ہے کہ: "بما استحفظوا من کتاب اللہ"۔ (پارہ 6 المائدہ 44)

ترجمہ کنزالایمان: ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی۔

اور قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے کہ: "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ (پارہ 14 الحجر 9)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

یہودی اسلام کیوں لایا:

خصائص الکبریٰ میں ہے کہ بیہقی نے یحییٰ بن اکثم رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ: "خلیفہ مامون رشید کے پاس ایک یہودی آیا اور اس یہودی نے بہت اچھی گفتگو کی پھر مامون رشید نے اس یہودی کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے انکار کیا جب ایک سال گزر گیا تو وہ یہودی ہمارے پاس مسلمان ہو کر آیا اور اس نے فقہ پر بہت اچھی گفتگو کی مامون الرشید نے اس سے پوچھا تیرے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے؟ اس یہودی نے کہا جب میں آپ کے پاس سے گیا تو میں نے چاہا کہ میں تمام دینوں کا امتحان لوں چنانچہ میں نے پہلے توریت کو شروع کیا اور اس کے تین نسخے لکھے اور میں نے اس میں کمی وزیادتی کی پھر میں ان نسخوں کو لے کر کنیسہ میں گیا تو انہوں نے وہ نسخے مجھ سے خرید لئے اس کے بعد میں نے انجیل کی طرف توجہ دی اور میں نے اس کے تین نسخے لکھے جس میں میں نے کمی وزیادتی کی اور ان کو لے کر گرجا میں گیا تو انہوں نے وہ نسخے مجھ سے خرید لئے پھر میں نے قرآن پاک کی طرف قصد کیا اور میں نے اس میں کمی وزیادتی کی اور ان اوراق کو لے کر مسلمانوں کے پاس گیا تو مسلمانوں نے اسے بغور پڑھا جب انہوں نے اس میں کمی وزیادتی پائی تو انہوں نے ان ورقوں کو میرے منہ پر مار دیا اور نہیں خریدا اس وقت میں نے جان لیا کہ یہ کتاب محفوظ ہے تو یہ واقعہ میرے اسلام لانے کا ہے"۔

(خصائص الکبریٰ ج 2 ص 404،405 مکتبہ اعلیٰ حضرت)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

توریت کے احکام بدلنے کی ایک حکایت:

خزائن العرفان میں تفسیر خازن کے حوالے سے ہے "یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم ﷺ سے کرائیں چنانچہ ان دونوں مجرموں کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور ﷺ حد کا حکم دے دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور ﷺ کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ ﷺ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "کیا میرا فیصلہ مانو گے؟" انہوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم یعنی ایک آنکھ والا فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو؟" کہنے لگے "ہاں" فرمایا: "وہ کیسا آدمی ہے؟" کہنے لگے کہ "آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا آدمی نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے" فرمایا: "اس کو بلاؤ" چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: "تو ابن صوریا ہے؟" اس نے عرض کیا "جی ہاں!" فرمایا: "یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے؟" عرض کیا "لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں" حضور ﷺ نے یہود سے فرمایا "اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے؟" سب نے اقرار کیا تب حضور ﷺ نے ابن صوریا سے فرمایا: "میں تجھے اس اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لئے ابر کو سایہ بان بنایا من و سلویٰ نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں شادی شدہ مرد اور عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے؟" ابن صوریا نے عرض کیا

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

"بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے؟"۔ فرمایا: "جب 4 عادل اور معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے "ابن صوریا نے عرض کیا: "بخدا بعینہ ایسا ہی توریت میں ہے "پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی عزوجل میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی ؟اس نے عرض کیا کہ "ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ 40 کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرایا جائے"۔ یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے "تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں "ابن صوریا نے کہا کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ دیتا "اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "ومن الذین ھادو اسمٰعون للکذب سمٰعون لقوم اٰخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعد مواضعہ یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا"۔ (پارہ 6 المائدہ 41)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو۔ (خزائن العرفان 220،221 مکتبۃ المدینہ کراچی)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کچھ دیگر خصائص:

71...اس امت کی خصوصیت میں سے یہ بھی ہے کہ اس امت کے والی مکی مدنی رسول عربی ﷺ کی شریعت تمام شریعتوں کی جامع ہے خود حضور ﷺ تمام صفات انبیاء کے جامع ہیں قرآن فرماتا ہے:"فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا"(پارہ4آل عمران 95)

ترجمہ کنزالایمان:تو ابراہیم کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے۔(تفسیر نعیمی ج4ص)

72...یہ امت آخرامم ہے گزشتہ امتوں کے عیب قرآن کریم میں بیان ہوئے جس سے وہ ساری دنیا میں بدنام ہوگئیں مگر اس امت کے بعد کوئی نیا نبی آئے گا نہ آسمانی کتاب جس میں اس کے عیوب بیان ہوں غرضیکہ اس امت کی پردہ پوشی کی گئی۔

73...پچھلی کتب میں اس امت کے اوصاف کا ذکر تو تھا ان کے عیوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس امت میں ہونے کی تمنا کرتے تھے۔

74...جیسے رب تعالیٰ نے دیگر انبیاء کو نام لے کر پکارا ہمارے حضور ﷺ کو القاب سے اسی طرح ان کی امتوں کو نسبی ناموں سے پکارا گیا یا بنی اسرائیل. یا ایها الذین هادوا۔ وغیرہ وغیرہ مگر اس امت کو یا ایها الذین اٰمنوا جیسے پیارے دلکش خطاب سے نوازا گیا۔

75...اس امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح دین حق کی خدمت کرتے رہیں گے اور کرتے رہے چنانچہ محدثین، مفسرین، فقہاء، متکلمین اس امت میں ہوئے کسی اور امت میں نہ ہوئے۔(ایضاً ج4ص)

76...اللہ عزوجل کے فضل سے یہ امت یہودیوں کی افراط اور عیسائیوں کی تفریط سے پاک ہے اس کے عقائد و اعمال درمیانے ہیں۔

77...ان کے جسم شریعت سے اور ان کے قلوب طریقت و معرفت سے منور رہیں گے۔

78...ان کی زبان حق کا قلم ہے جس چیز کو یہ اچھا سمجھیں وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس کو برا کہیں وہ بری۔

79...یہ امت سارے نبیوں کی گواہ ہے اور ظاہر ہے کہ گواہ مدعی کو بڑا پیارا ہوتا ہے کہ وہ گواہی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے مقدمہ جیتے گا لہٰذا یہ امت سب پیغمبروں کی محبوب ہوئی۔

80... سب لوگ مسلمانوں کے حاجتمند ہیں مسلمان کسی قوم کے محتاج نہیں اسی لئے دنیوی حکومتیں اسلام سے قوانین لیتی ہیں اور کفار قرآن سے فائدے اٹھاتے ہیں۔

81... اس امت کے نبی ﷺ کی بیشمار سوانح عمریاں لکھی گئیں قرآن کریم کی بے اندازہ تفسیریں ہر زبان میں ہوئیں حضور ﷺ کی زندگی کا ایک ایک حال حدیثی شکل میں آیا کسی نبی کی امت کو یہ خوبیاں میسر نہ ہوئیں۔

82... اس امت کے لئے حوض کوثر کی نہر میدان حشر میں بھی آئے گی۔

83... پہلے یہ امت جنت میں جائے گی بعد میں دوسری امتیں۔ (ایضاً ج2 ص22، 21 ملخصاً)

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "خصائص مصطفیٰ ﷺ میں امت مصطفیٰ ﷺ کی 107 خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!!!

دنیا میں آپ ﷺ کی شریعت وامت کی خصوصیات:

❁ مال غنیمت حلال ❁ روئے زمین مسجد ❁ خاک بنی پاک، تیمم ❁ موزہ پر مسح ❁ حجر اور پانی سے استنجاء ❁ پانچ نمازیں، جو گناہوں کا کفارہ بن گئیں ❁ نماز عشاء ❁ اذان و اقامت ❁ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا ❁ آمین ❁ نماز میں کلام حرام ❁ استقبال کعبہ / قبلہ ❁ ملائکہ کی طرح صفوف ❁ فرشتوں اور جنتیوں کے سلام کی طرح سلام ❁ جمعہ عید کا دن ہوا ❁ اس میں ساعت اجابت دعا ❁ عید الاضحیٰ ❁ نماز جمعہ ❁ جماعت ❁ صلوٰۃ الیل ❁ نماز عیدین ❁ نماز کسوف ❁ نماز استسقاء ❁ وتر ❁ سفر میں قصر نماز ❁ خوف میں نماز کا خاص طریقہ ❁ بوقت خوف اشارے سے نماز کا پڑھنا جدھر رخ ہو ❁ رمضان شریف کی خصوصیات ❁ رمضان شریف میں جنت کا مزین ہونا ❁ روزہ دار کے منہ کی بو کا مشک سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اطیب ہونا ❁ بوقت افطار ملائکہ کا ان کے حق میں بخشش کی دعا کرنا ❁ رمضان شریف کی آخری رات میں سب کی بخشش کا پروانہ جاری ہونا ❁ افطار جلدی کرنا ❁ روزے کی راتوں میں کھانا پینا اور جماع کا حلال ہونا ❁ صوم الوصال کا امت محمدیہ ﷺ پر حرام ہونا ❁ روزے میں کلام کرنا ❁ شب قدر ❁ یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ❁ عاشورہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کا روزہ سال کا کفارہ ✿ طعام کے بعد ہاتھ دھونے سے دو نیکیوں کا ملنا ✿ نظر بد سے غسل کرنا ✿ مصیبت کے وقت انا للہ اور لاحول پڑھنا ✿ لحد والی قبر بنانا ✿ سر میں بالوں کے درمیان مانگ نکالنا ✿ سفید بالوں کو رنگنا ✿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں جب امام پڑھتے وقت قرأت کرتے تھے تو مقتدی جواب دیتے، قرأت کرتے مگر حضور ﷺ کی امت کو اس سے روک دیا گیا کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرو فاتحہ نہ پڑھو بلکہ چپ رہو اور سنو جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:"واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا (الاعراف آیت 204. کشف الغمہ ج2ص45 الفیضی غفرلہٗ بمکۃ) ✿ عمامہ شریف (دستار) میں شملے چھوڑنا جو کہ ملائکہ کی نشانی ہے ✿ آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے ✿ اور آخری امت ہے ✿ امت محمدیہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء ،السلام، المومن سے نام مشتق کئے مومن، مسلمان اور ان کے دین کا نام رکھا اسلام ✿ ان کے لئے اونٹ وغیرہ کا گوشت حلال فرمایا ✿ وساوس، خطا ،نسیان اور جبر پر مواخذہ کا نہ ہونا ✿ آپ ﷺ کی امت کا فرد جب گناہ کا ارادہ کرے اور عمل نہ کرے گناہ نہیں لکھا جاتا بلکہ عمل گناہ کے ترک کی وجہ سے نیکی لکھی جاتی ہے پھر اگر گناہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر نیکی کا ارادہ کرے تو ایک نیکی ارادہ پر لکھی جاتی ہے پھر اگر وہ نیکی کا کام کرے تو ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں ✿ آپ ﷺ کی امت سے توبہ میں قتل کا بوجھ ہٹا دیا گیا ✿ اور ناجائز دیکھنے سے آنکھ پھوڑ دینے کا بوجھ بھی ہٹا دیا گیا ✿ اور مقام نجاست کو کاٹ دینے کا حکم بھی ختم کر دیا گیا ✿ اور مال کا چوتھا بطور زکوۃ دینے کا حکم بھی ختم کر دیا گیا چالیسواں حصہ مقرر کیا ✿ آپ ﷺ کی امت پر یہ ضروری نہیں کہ بوقت طعام نماز والا وضو کریں ✿ آپ ﷺ کی امت پر سجدہ تعظیمی غیر اللہ کے لئے حرام کر دیا گیا جو پہلے جائز تھا ✿ آپ ﷺ کی امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی ✿ آپ ﷺ کی امت کا (فروعی) اختلاف رحمت ہے پہلے عذاب تھا ✿ آپ ﷺ کی امت پر طاعون شہادت اور رحمت ہے پہلے عذاب تھا ✿ حج بیت اللہ میں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں انعام ہے پہاڑ اور درخت جن سے حجاج اور عمار گزرتے ہیں ان کے ہمنوا ہو جاتے ہیں تسبیح اور تقدیس اور تلبیہ میں ✿ آپ ﷺ کی امت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جیسا کہ انبیاء کرام پر ✿ بستر پر مریں گے اور شہداء

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں شامل ہوں گے ❁ کھانے کے لئے ہاتھ اٹھائیں گے اور بخش دیئے جائیں گے ❁ کپڑے پہنیں گے اور بخش دیئے جائیں گے ❁ آپ ﷺ کی امت کے علماء باعمل انبیاء کرام کے قریب ہوں گے ❁ آپ ﷺ کی امت کے اعمال صالحہ کا مقبول اور مردود ہونا مخفی رکھا گیا تاکہ وہ شرمسار نہ ہوں اس سے قبل مردود کو دنیا میں شرمسار ہونا پڑتا ❁ استغفار سے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ❁ ان کا نادم ہونا بھی توبہ ہے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے مروی ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کو چار ایسی نعمتیں ملیں جو مجھے بھی نہ ملیں:

1: میری توبہ مکہ میں قبول ہوئی انکی توبہ ہر جگہ۔

2: ترک اولیٰ سے میرے کپڑے اتار لئے گئے اور ان کے گناہ سے بھی کپڑے نہ اتارے جائیں گے۔

3: بوجہ قرب شجر ممنوعہ میرے اور میری بیوی میں جدائی ڈال دی گئی مگر امت محمدیہ ﷺ کے افراد گناہوں کے باوجود بیویوں سے جدا نہ ہوں گے۔

4: مجھے جنت سے اتار دیا گیا (اور انکو جنت میں داخل کیا جائے گا)۔

رزین نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل کے لوگ جب گناہ کرتے تو ان پر پاکیزہ طعام حرام ہو جاتا اور صبح کو ان کے دروازے پر لکھ دیا جاتا مگر امت محمدیہ ﷺ پر ستاری چھائی ہوئی ہے اور وہ اس سے محفوظ ہیں۔ ❁ حضور ﷺ کی امت بھوک سے ہلاک نہ ہوگی ❁ اور ان پر غیر مسلط نہ ہوں گے (خود آپس میں لڑتے رہیں گے) ❁ پہلی امتوں کی طرح ان پر عذاب نہ ہوگا، غرق وغیرہ۔ ❁ حضور ﷺ کی امت کے کسی فرد کے لئے دو حضرات گواہی دیں گے کہ یہ اچھا تھا تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اس سے پہلے سو افراد گواہی دیتے تو پھر وہ جنتی ہوتا ❁ آپ ﷺ کی امت کے لئے مشقت تھوڑی اور ثواب زیادہ، عمر تھوڑی صلہ و انعام زیادہ ❁ آپ ﷺ کی امت پر بوقت مصیبت صلوٰۃ رحمت اور ہدایت نازل ہوتی ہے ❁ ان کو اول و آخر کا علم دیا گیا ❁ ہر چیز کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے گئے علم وغیرہ کے ❁ ان میں سندیں چلتی ہیں ❁ کتابیں تصنیف کرتے ہیں حضور ﷺ کی سنت کی حفاظت کرتے رہیں گے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے ❁ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اقطاب، اوتاد، نجباء، ابدال ہوں گے (جن کے سبب سے امت کی مشکلات حل ہوتی رہیں گی) ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نماز میں امام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوگا ❁ ان میں سے کچھ حضرات فرشتوں کی طرح طعام سے بے نیاز ہوں گے صرف تسبیح ان کی غذا ہوگی ❁ دجال سے قتال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کرے گی ❁ فرشتے ان کی اذانیں اور تلبیہ آسمانوں میں سنتے ہیں (دور سے۔ فیضی) ❁ یہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے ❁ ہر اونچ نیچ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تکبیر پڑھیں گے ❁ کسی کام کے کرنے میں انشاء اللہ کہیں گے ❁ بحالت غضب لا الہ الا اللہ پڑھیں گے ❁ بوقت نزاع سبحان اللہ پڑھتے ہیں ❁ کام کرنے سے پہلے استخارہ کرتے ہیں ❁ جانور اور سواری پر سوار ہو کر الحمد للہ پڑھتے ہیں ❁ قرآن ان کے سینوں میں ہے ❁ ان کا سابق بلا حساب جنتی ہے اور مقتصد نجات پانے والا ہے اور ظالم مغفور ہے ❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کوئی فرد ایسا نہیں جو مرحوم نہ ہو ❁ بہشتی کپڑے پہنتے ہیں ❁ نماز کے لئے سورج کو دیکھتے ہیں اوقات کی پابندی کے لئے ❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت وسط افضل اور عادل ہے ❁ قتال کے وقت فرشتے ان کا ساتھ دیتے ہیں ❁ جو کام رسولوں پر فرض تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فرض ہوئے۔ غسل، وضو، حج، جہاد ❁ ان کو القاب سے پکارا گیا۔ یا ایھا الذین آمنوا اوروں کو یا ایھا الناس، یا ایھا المساکین وغیرہ سے۔ (بتصرف) ❁ ان سے فرمایا اذکرونی اذکرکم اوروں سے فرمایا اذکروا نعمتی ❁ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی السابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعواھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بشارت وانعام میری ساری امت کے لئے ہے اب راضی ہونے کے بعد ناراضگی کیسی؟ اب عذاب وغضب نہ ہوگا۔ ❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل قبلہ کہا جاتا ہے ❁ ان کی گواہی اور امتوں پر نافذ ہوگی اور ان کی ہم پر نہیں ❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حد قائم کرتے وقت ان کے کپڑے نہ اتارے جائیں اور بحالت قصور ان پر حد قائم نہ کرو ❁ ابتدائی شرائع میں تخفیف تھی شرع نوح، صالح، ابراہیم علیہم السلام میں تخفیف تھی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں سختی تھی امت محمدیہ ﷺ میں میانہ روی ہے۔ ملخصاً از قسم 2(خصائص مصطفیٰ ﷺ صفحہ نمبر 8 تا 14)

ضروری تنبیہ: ہم نے خصوصیت نمبر 53 میں یہ ذکر کیا ہے کہ اس امت سے عمومی عذاب اٹھالیا گیا ہے یعنی ایسا نہ ہو گا کہ اس پر عذاب آکر تمام لوگوں کو ہلاک کر دے البتہ اس امت میں مسخ ضرور ہو گا اسی کے متعلق بخاری شریف میں حدیث وار د ہوئی حضرت عبد الرحمن بن غنم اشعری نے کہا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے حدیث بیان کی بخدا انہوں نے مجھ سے جھوٹ بیان نہیں کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ "میری امت میں کچھ تو میں ہوں گی جو شرمگاہ اور ریشمی کپڑا اور شراب اور باجے کو حلال جانیں گی اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ رہیں گے اور شام کو جب اپنے مویشیوں کا ریوڑ لے کر واپس ہوں گے تو ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت کے لئے آئے گا تو کہیں گے لوٹ جا کل آنا رات میں اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا دے گا اور باقی ماندہ لوگوں کو بندر اور سور بنا دے گا قیامت تک ایسے ہی رہیں گے"۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث 2502)

اور اسی کے متعلق علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: "ہمیں اس پر حیرت ہوتی ہے کہ عوام اور خواص میں یہ مشہور ہے کہ اس امت سے مسخ کے عذاب کو اٹھالیا گیا ہے"۔ قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: "اس امت میں مسخ موجود نہیں ہے اور یہ امت مسخ سے مامون ہے"۔ (عارضۃ الاحوذی ج 3 ص 53 دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور علامہ محمد بن یوسف کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: "اس امت میں مسخ جائز نہیں ہے۔

(تحقیق الکواکب الدراری شرح البخاری جزء 5 ص 74 دار احیاء التراث العربی)

حالانکہ احادیث صحیحہ میں تصریح ہے کہ اس امت کے بعض لوگوں کی شکل مسخ کر دی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب میری امت 15 کام کرے تو اس پر عذاب کا آنا جائز ہو جائے گا۔

1: جب مال غنیمت کو ذاتی ملکیت بنالیا جائے گا۔

2: اور امانت کو مال غنیمت بنالیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

3: اور جب زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا۔

4: اور جب مرد اپنی بیوی کی پیروی کرے گا۔

5: اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔

6: اور جب اپنے دوسرے کے ساتھ نیکی کریں گے۔

7: اور باپ کے ساتھ بے وفائی کریں گے۔

8: اور جب مسجد میں آوازیں بلند کی جائیں گی۔

9: اور کمینے شخص کو قوم کا سردار بنایا جائے گا۔

10: اور کسی شخص کے شر سے بچنے کے لئے اس کی تعظیم کی جائے گی۔

11: اور شرابیں پی جائیں گی۔

12: اور ریشم پہنا جائے گا۔

13: اور گانے والیوں کو رکھا جائے گا۔

14: اور آلات موسیقی کا رواج ہو گا۔

15: اور اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے ان حالت میں تم سرخ آندھیوں کا انتظار کرو یا خسف (زمین میں دھنسائے جانے) کا اور مسخ (شکل تبدیل کرنے) کا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث 2210)

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اس امت سے صرف آسمانی عذاب اٹھایا گیا ہے۔

(تبیان القرآن ج10 ص 446،447)

نوٹ: یہاں تک ہم نے 107 خصائص امت کو ذکر کیا اس کے علاوہ بھی خصائص ہیں جو مطولات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

باب ثالث:

دین اسلام اور ادیان مختلفہ کا تقابل

امت مصطفیٰ ﷺ کو جو دین دیا گیا ہے وہ افراط و تفریط سے پاک اور ان کے بین بین ہے نہ یہود کے دین کی طرح احکام میں سختی اور نہ ہی نصاریٰ کی طرح حد درجہ نرمی بلکہ سختی اور نرمی کے مابین اس کے احکام رکھے گئے اور یہ بھی ایک وجہِ فضیلت ہے اب ہم اسی کو بیان کرتے ہیں لہٰذا اس ضمن میں دین و شریعت و مذہب وغیرہ کی تعریفات ذکر کی جاتی ہیں۔

دین شریعت اور مذہب وغیرہ کی تعریف:

میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں دین ایک الٰہی دستور ہے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتا ہے جو عقل والوں کو قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے دین اور ملت متحد بالذات ہیں اور مختلف بالاعتبار ہیں۔ چونکہ شریعت بحیثیت اطاعت دین ہے اور بحیثیت ضبط اور تحریر ملت ہے اور جس حیثیت سے اس کی طرف رجوع کیا جائے مذہب ہے ایک قول یہ ہے کہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے اور ملت رسول اللہ ﷺ کی طرف اور مذہب مجتہد کی طرف منسوب ہے۔

(کتاب التعریفات ص 47 مطبوعہ المطبعۃ الخیریہ مصر)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "شرعۃً و منہاجاً کی تفسیر میں قتادہ نے کہا دین ایک ہے اور شریعت مختلف ہے"۔ (عمدۃ القاری ج 1 ص 117 مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر)

علامہ قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے اہل توریت کے لئے توریت مقرر کی اور اہل انجیل کے لئے انجیل اور اہل قرآن کے لئے قرآن مقرر کیا اور یہ تقرر شریعتوں اور عبادتوں میں ہے اور اصل توحید ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج 6 ص 211 مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو ایران)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قرآن مجید میں ہے: "لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجًا"۔ (پارہ 6 المائدہ 48)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا۔

اس آیت کے تحت خزائن العرفان میں ہے یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت اور جو اللہ عزوجل کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے۔ (خزائن العرفان ص 223 مکتبۃ المدینہ کراچی)

قرآن مجید کی آیت حدیث اور عبارات علماء کا مطلب یہ ہے کہ جو عقائد اور اصول تمام انبیاء میں مشترک ہیں مثلاً توحید، رسالت، قیامت جزاء اللہ عزوجل کی تعظیم نبی نے اپنے زمانے کے مخصوص حالات کے اعتبار سے عبادات اور نظام حیات کے جو مخصوص احکام بتائے وہ شریعت ہے ان کو مدون اور منضبط کرنا ملت ہے اور امام اور مجتہد نے کتاب اور سنت سے جو احکام مستنبط کئے ان کا نام مذہب ہے اور مشائخ طریقت نے جو اوراد و وظائف کے مخصوص طریقے بتائے ان کا نام مسلک و مشرب ہے اور کسی مخصوص درسگاہ کے نظریات کا نام مکتب فکر ہے مثلاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم دین کے اعتبار سے مسلمان ہیں شریعت کے اعتبار سے محمدی ہیں مذہب کے اعتبار سے ماتریدی اور حنفی ہیں اور مسلک و مشرب کے اعتبار سے قادری ہیں اور مکتب فکر کے لحاظ سے بریلوی ہیں۔

(تبیان القرآن ج1 ص176177)

دین اسلام کے آسان ہونے پر آیات قرآنیہ:

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ دین موسوی میں حد درجہ افراط (یعنی احکام میں سختی) تھا اور دین عیسوی میں تفریط (یعنی احکام میں نرمی) تھی جبکہ دین اسلام میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو درمیانے، متوسط اور معتدل احکام عطا فرمائے۔ دین اسلام کے آسان ہونے کو ہم یہاں آیات قرآنیہ سے مدلل کر رہے ہیں البتہ طوالت کے خوف سے ان کی تفاسیر اور شان نزول کو ترک کرتے ہیں۔

پہلی آیت: یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (پ2 البقرہ 185)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنز الایمان: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

دوسری آیت وماجعل علیکم فی الدین من حرج۔(پ17 الحج78)

ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔

تیسری آیت یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔(پ5 النساء28)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔

چوتھی آیت مایرید اللہ لیجعل علیکم من حرج۔(پ6 المائدہ6)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے۔

پانچویں آیت ذالک تخفیف من ربکم ورحمۃ۔(پ2 البقرہ178)

ترجمہ کنز الایمان: یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت۔

چھٹی آیت ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم۔(پ9 الاعراف157)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گے۔

ساتویں آیت یاایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین۔(پ7 المائدہ87)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

آٹھویں آیت ونیسرک للیسری۔(پ30 الاعلیٰ8)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے لئے آسانی کا سامان کردیں گے۔

نویں آیت قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبت من الرزق قل ھی للذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ کذالک نفصل الایت لقوم یعلمون۔(پ8 الاعراف32)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے دنیا میں قیامت تو خاص انہی کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے۔

دسویں آیت طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ۔(پ16 طٰہٰ1،2)

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دین اسلام کے آسان ہونے پر احادیث طیبہ

پہلی حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے ہم سے کونسی تنگی اور حرج کو دور کیا ہے؟ انہوں نے کہا بنی اسرائیل پر جو احکام مشکل تھے ان کا بوجھ تم سے اتار دیا گیا۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث 14033)

دوسری حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسلام میں تم پر وسعت رکھی ہے تمہارے لئے توبہ اور کفارہ کو مشروع کر دیا گیا ہے۔ (ایضا رقم الحدیث 14034)

تیسری حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک دین آسان ہے اور جو شخص بھی دین پر غالب آنے کی کوشش کرے گا اس پر دین غالب آجائے گا پس تم ٹھیک ٹھاک کام کرو صحت اور درستی کے قریب اور خوشی سے عبادت کرو صبح و شام اور کچھ رات کے وقت۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 39)

چوتھی حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجروں میں گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت (کی مقدار) کے متعلق پوچھ گوچھ کی جب ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اپنی عبادت کو کم سمجھا اور "کہا کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سبب تو آپ کے اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت کر دی گئی ان میں سے ایک

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شخص نے کہا میں تو ہمیشہ پوری رات نماز پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور دن میں کھانا نہیں کھاؤں گا اور تیسرے نے کہا میں کبھی نکاح نہیں کروں گا اور عورتوں سے الگ رہوں گا"۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: "تم لوگوں نے اس اس طرح کہا ہے سنو! اللہ کی قسم! بے شک ضرور میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور دن میں کھانا بھی کھاتا ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے"۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث 5063)

پانچویں حدیث:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ لگتا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکوں گا کیونکہ فلاں شخص بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے" تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرتے ہوئے کبھی اس قدر زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا آپ نے فرمایا "اے لوگو! تم (جماعت سے) متنفر کرتے ہو تو جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ نمازیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں کمزور بھی ہوتے ہیں اور ضروری کام پر جانے والے بھی ہوتے ہیں۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث 90)

چھٹی حدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان دونوں سے فرمایا تم دونوں آسان احکام نافذ کرنا اور لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا اور ان کو متنفر نہ کرنا اور ایک دوسرے سے موافقت کرنا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث 6124)

ساتویں حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آسان احکام بیان کرو اور لوگوں

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مشکل میں نہ ڈالو اور پر سکون رکھو اور لوگوں کو متنفر نہ کرو"۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 6125)

آٹھویں حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو 2 چیزوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اس چیز کو اختیار فرمایا جو زیادہ آسان ہو بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اگر وہ گناہ ہو تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہنے والے تھے"۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 6126)

نویں حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آکر مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے کے لئے دوڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا دو ڈول پانی بہا دو کیونکہ تم آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو اور مشکل میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجے گئے"۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 6128)

دسویں حدیث:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں ایک سردی کی رات میں ان کو احتلام ہو گیا انہوں نے کہا کہ مجھے خطرہ تھا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا میں نے تیمم کیا اور اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا دی لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے عمرو! کیا تم نے جنبی ہونے کی حالت میں نماز پڑھائی؟" تب میں نے بتایا کہ میں نے کس وجہ سے غسل نہیں کیا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: "ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما"۔ (پ 5، النساء 29)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث 334)

گیارہویں حدیث:

ابو عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے آپ نے ایک قدم باہر

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نکلا اور وضو یا غسل کی وجہ سے آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے لوگ آپ سے پوچھ رہے تھے کہ "یارسول اللہ ﷺ ہم پر کوئی حرج ہے؟ اگر ہم فلاں کام کر لیں آپ نے فرمایا: "نہیں اے لوگو! پھر آپ نے تین بار فرمایا بے شک اللہ کا دین آسان ہے۔

(مسند احمد ج5 ص69 طبع قدیم)

بارھویں حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ دین متین (مضبوط) ہے اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہو جاؤ"۔ (مسند احمد ج3 ص199)

تیرھویں حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اسلام نرم دین ہے اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہونا چاہیے"۔

(شعب الایمان رقم الحدیث 3886)

چودھویں حدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے اوپر سختی نہ کرو تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اپنے اوپر سخت اور مشکل کاموں کو لازم کر لیا ان کے باقی ماندہ لوگ تم کلیساؤں اور گرجوں میں دیکھو گے"۔ (المعجم الکبیر رقم الحدیث 5551)

پندرھویں حدیث:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ایک اعرابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے دین میں سب سے بہتر وہ عبادت ہے جو سب سے آسان ہو تمہارے دین میں سب سے بہتر وہ عبادت ہے جو سب سے آسان ہو"۔ (دو مرتبہ فرمایا)۔ (مسند احمد ج3 ص479 طبع قدیم)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عزیمت پر عمل کرنا مشکل ہو تو رخصت پر عمل کرنا واجب ہے:

سولہویں حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "تمہارے لئے اللہ عزوجل کی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کرنا واجب ہے جو اس نے تمہیں دی ہیں"۔ (کنز العمال رقم الحدیث 5338)

سترہویں حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کرنے کو اس طرح پسند فرماتا ہے جس طرح اپنی نافرمانی کو ناپسند فرماتا ہے"۔ (مسند احمد ج2 ص108 طبع قدیم)

عزیمت اور رخصت کا معنیٰ:

عزیمت، عزم سے نکلا ہے اس کا معنیٰ ہے "القصد" پختہ ارادہ اور شریعت میں عزیمت سے مراد وہ احکام ہیں جو ابتداءً ہم پر لازم ہوئے اور رخصت کا معنیٰ ہے "سہولت اور آسانی" اور شریعت میں ایک حکم کو تنگی سے آسانی کی طرف مکلف کے کسی عذر کی وجہ سے پھیر دینے کا نام رخصت ہے۔ (اصول الشاشی ص 287 مکتبۃ المدینہ کراچی)

احکام میں رخصت کی چند مثالیں:

شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: "بعض چیزوں میں عزیمت کے مقابلے میں رخصت ہے جو شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھ لے، سفر میں 4 رکعت فرض کی گئی، 2 رکعت نماز پڑھ لے، روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے، اسی طرح بیمار کے لئے بھی روزہ قضا کرنے کی رخصت ہے اور جو شخص دائمی مریض ہو وہ روزے رکھنے کے بجائے فدیہ دے دے اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرے، قتل خطا میں، قسم توڑنے میں، روزہ توڑنے میں اور بیوی کو یہ کہہ دیا کہ تیری پشت میری ماں کی پشت کی مثل ہے ان سب میں کفارہ کو مشروع کر دیا قسم توڑنے کے سوا باقی سب میں 2 ماہ کے روزے ہیں اور قسم توڑنے میں کفارہ 10 آدمیوں کو کھانا کھلانا یا 10 مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا تین روزے ہیں۔ غرض دین میں کوئی تنگی نہیں"۔ (تبیان القرآن ج7 ص806)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شریعت اسلامیہ میں تخفیفات شرعیہ کی جھلک

بہار شریعت کے انیسویں حصّہ میں حضرت علامہ ظہیر احمد زیدی قدس سرہٗ شریعت اسلامیہ میں آسانی کے متعلق اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "المشقة تجلب التيسير" یعنی مشقت آسانی لاتی ہے۔

(الاشباہ والنظائر ،الفن الاول :القواعد الکلیۃ الاول القاعدۃ الرابعۃ ص64)

اس قاعدہ کا ماخذ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ"۔(پارہ2 البقرہ 180)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے لئے آسانی کا ارادہ فرماتا ہے تمہارے لئے دشواری نہیں چاہتا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:

"وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ" (پ17 الحج 78)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں تنگی اور حرج نہیں رکھا۔

اس لئے شریعت نے مسائل کثیرہ میں مسلمانوں کے لئے آسانیاں فراہم کی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

"أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ"۔

ترجمہ: اگر میں اپنی امت کو مسواک کی پابندی باعث مشقت نہ جانتا تو میں مسواک کرنے کو واجب کر دیتا۔

جب حج فرض ہونے کی آیت نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے تو ایک صحابی حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ یا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہر سال؟ "یہ سوال آپ ﷺ پر گراں گزرا فرمایا خدا کی قسم! اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے گا۔ اسی طرح نماز تہجد صرف آپ ﷺ پر واجب تھی امت

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پر واجب نہیں ہے، روزہ بھی سال میں ایک ہی ماہ کا فرض کیا گیا ان آیات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ اور اس کے رسول رحمت ﷺ مسلمانوں کو آسانیاں عطا فرماتے ہیں اسی کی روشنی میں فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ مشقت آسانیاں لاتی ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الاشباہ والنظائر" میں عبادات وغیرہا میں سات قسم کے اسباب تخفیف بیان فرمائے ہیں۔ صاحب نور الانوار نے اس کی دو قسمیں بیان کی ہیں اور اٹھارہ اسباب بیان فرمائے ہیں جو بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

(1)... سفر: سفر کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ اتنا طویل فاصلہ طے کیا جائے جو درمیانی رفتار انسانی سے تین دن تین رات میں طے ہو اس کو سفر طویل کہتے ہیں اور اس کی تخفیفات شرعیہ یہ ہیں کہ اتنا طویل سفر کرنے والا مسافر نماز قصر ادا کرے گا (یعنی چار رکعت فرض والی نماز کی ادائیگی دو رکعت سے ہی کرے گا) اسے روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے اور موزوں پر تین دن اور تین رات مسح کر سکتا ہے دوران سفر اس پر قربانی واجب نہیں وغیرہ وغیرہ۔

دوسری قسم سفر کی یہ ہے کہ اتنا طویل نہ ہو اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے شہر سے باہر نکل جائے خواہ چند میل باہر ہی سہی اس کو شریعت کی طرف سے جو تخفیف و تیسیر دی گئی ہے وہ یہ ہیں کہ وہ جمعہ چھوڑ سکتا ہے اس پر نماز باجماعت موکدہ نہیں اور وہ سواری پر نفل نماز ادا کر سکتا ہے اور پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر سکتا ہے وغیرہا۔

(2)... مرض: اسباب تخفیف میں سے دوسری قسم مرض ہے اس کی شرعی رخصت اور تخفیفات بھی بہت زیادہ ہیں اگر بیماری بڑھ جانے یا جان کا اندیشہ ہو تو غسل اور وضو کے بجائے تیمم کر سکتا ہے اگر کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے اسی طرح جمعہ و عیدین میں نہیں جا سکتا تو اجازت ہے کوئی گناہ نہیں رمضان کے روزے بھی قضا کرنے کی اجازت ہے وغیرہا۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(3)...اکراہ:

تخفیف کا تیسرا باب اکراہ ہے۔

(4)...نسیان۔

(5)...جہالت۔

(6)...نقص اور

(7)...عُسر اور عموم بلویٰ:

عُسر اور بلویٰ پر بھی شریعت کے بہت سے مسائل واحکام متفرع ہیں عُسر کا مطلب ہے تنگی اور دشواری اور عموم بلویٰ کا مطلب ہے ایسا ابتلاء عام جس سے بچنا دشوار اور مشکل ہو جیسے اس کپڑے سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس پر چوتھائی کپڑے سے کم میں نجاست خفیفہ لگی ہو یا بقدر درہم نجاست خارج ہو رہی ہے جب بھی وہ کپڑا دھوئے نجاست نکل کر پھر لگ جائے اسے اس کپڑے میں نماز کی اجازت ہے وہ نجاست جس کا زائل ہونا دشوار ہو یا زائل نہ ہو سکے وہ بھی عفو میں داخل ہے جیسے کپڑے پر نجس پختہ رنگ ہو یو نجس مہندی ہاتھوں پر لگائی اب دھونے سے اس نجاست کا اثر زائل نہیں ہوتا اس حالت میں اس کا حکم پاکی کا ہے اور نماز اس سے جائز ہے اونٹ کی مینگنی اگر دودھ میں پڑ جائے اور پھوٹنے سے قبل فوراً نکال لی جائے وہ دودھ نجس نہیں ،کپڑے کو نجس بخارات لگے تو صحیح یہ ہے کہ کپڑا نجس نہیں۔ مُشک (خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے)

حالانکہ وہ خون ہے مگر اس کے پاک ہونے کا حکم ہے پاک مٹی ناپاک پانی میں ناپاک مٹی پاک پانی میں ملا کر گارا بنایا جائے تو اس کے پاک ہونے کا حکم ہے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بلا وضو قرآن کو چھونا جائز ہے میت کو غسل دینے والے پر اگر میت کے غسالہ (غسل کا پانی) کی چھینٹیں آجائیں تو نجاست کا حکم نہیں راستے کی کیچڑ اگر کپڑے یا پیر پر لگے تو کپڑا یا پیر نجس نہیں شریعت نے مکلف و مامور سے عسر دفع کرنے کے لئے یہ سہولت دی کہ شہر سے باہر نوافل

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سواری پر اشارے سے پڑھ سکتا ہے اور نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے بلا کسی عذر کے اور ظہر کی نماز کے لئے ابراد (وقت کو ٹھنڈا کرنا) مستحب قرار دیا اور جمعہ اور جماعت کو بارش کی وجہ سے ترک کرنے کو جائز قرار دیا پتھر سے استنجاء مشروع فرمایا حالانکہ پتھر مزیل نجاست (یعنی نجاست زائل کرنے والا) نہیں وصی اور ولی کے لئے یہ جائز قرار دیا کہ وہ مال یتیم سے اتنا لے لیں جو ان کے عمل کے بقدر معاوضہ ہو طبیب اور شاہد (گواہ) کو بوقت ضرورت مستور اعضاء یا شکل وصورت پردہ دار کی دیکھنا جائز ہے اسی طرح دایہ کے لئے عورتوں کے اندام نہانی میں نگاہ کرنا جائز ہے بوقت موت مرنے والے کو وصیت کو جائز و نافذ نہ فرمایا اور شریعت نے ترکہ پر میت کی ملکیت اس وقت تک باقی رکھی جب تک میت کے قرضوں و وصیت اور تجہیز و تکفین و حوائج ضروریہ پورے نہ کر دیئے جائیں اور مجتہدین سے خطا پر گناہ نہیں رکھا ان کے لئے ظن غالب پر اکتفاء جائز رکھا اور اخذ بالیقین کی تکلیف نہ دی کیونکہ کسی اجتہاد میں یقین کامل حاصل کرنا سخت دشوار ہے مذکورہ تمام مسائل دفع عسر (یعنی تنگی کو دور کرنے) اور عموم بلویٰ سے تعلق رکھتے ہیں جو تفصیلات معلوم کرنا چاہے ان کتابوں کا مطالعہ کرے۔

نقص: اسباب تیسیر میں سے یہ بھی ایک سبب ہے جیسے صبی و مجنون کو تکلیفات شرعیہ سے مکلف نہیں کیا گیا جب تک وہ اس حالت میں رہیں گے ان کا معاملہ ان کے ولی کے سپرد کیا گیا اور عورتوں کو نماز با جماعت، نماز جمعہ و عیدین اور جہاد کی تکلیف نہیں دی گئی وغیرہا۔

(الاشباہ والنظائر الفن الاول القواعد الکلیۃ النوع الاول القاعدۃ الرابعۃ ص 67,70)

صاحب نور الانوار رحمۃ اللہ علیہ نے اسباب تخفیف و تیسیر کو مبحث اہلیہ کے زیر عنوان بیان فرمایا ہے انہوں نے ان اسباب کو زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اولا ان کو دو قسموں میں تقسیم فرمایا۔

1: اسباب تخفیف عوارض سماویہ کی وجہ سے۔

2: اسباب تخفیف عوارض مکتسبہ کی وجہ سے۔

عوارض سماویہ کی وجہ سے جن اسباب پر شریعت نے جو آسانیاں دی ہیں وہ اسباب یہ ہیں:

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صغر: عبادات، حدود اور کفارات صغیر پر واجب نہیں لیکن فرضیت ایمان ساقط نہیں۔

جنون: جنون ممتد (وہ جنون جو مسلسل ایک ماہ تک رہے) میں صاحب جنون پر عبادات فرض نہیں اس کی طلاق بھی نافذ نہیں۔

عتہ: یعنی دماغی خلل کبھی عقل کی بات کرے اور کبھی پاگلوں کی سی اس کی طلاق نافذ نہیں اس پر عبادات اور عقوبات بھی نہیں ہیں۔

نسیان: ناسی کا روزہ میں بھول کر کھالینا، ذبح کے وقت تسمیہ پڑھنا بھول جانا اور بھول کر دوسری رکعت پر سلام پھیر دینا معافی میں ہے۔

نوم (نیند): نائم (یعنی سونے والی) کی طلاق اور اس کا ارتداد نافذ نہیں اور نماز میں نائم کا کام کرنا مفسد صلوٰۃ نہیں نہ اس کا نماز میں قہقہہ ناقض وضو ہے۔

اغماء: یہ از قسم بیہوشی ایک مرض ہے جس میں انسان کی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں (یعنی کمزور ہو جاتی ہیں) اس میں عقل و تمیز اور شعور نہیں رہتا اس حالت میں اس کی طلاق نافذ نہیں نہ اس سے کلمہ کفر صادر ہو جانے سے ارتداد کا حکم دیا جائے گا اگر اغماء چوبیس گھنٹے یا اس سے زیادہ دیر تک رہے تو اس سے نمازیں ساقط ہو جاتی ہیں یعنی جن اوقات میں وہ اغماء میں رہا ان اوقات کی نمازیں ساقط ہوں گی۔

رق: یعنی غلامی، غلام کے تصرفات نافذ نہیں اس پر حج فرض نہیں شریعت نے اس کو اور بھی تخفیفات دی ہیں جو فقہ کی کتابوں میں ہیں۔

مرض: مریض حالت مرض و ضعف (کمزوری) میں بیٹھ کر یا لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے روزہ اور حج مؤخر کر سکتا ہے وغیرہ۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حیض: اس حالت میں عورتوں کو نمازیں معاف ہیں اور روزہ مؤخر کریں گی وغیرہ (حیض کا مطلب ہے ماہواری کا خون)۔

نفاس: یہ وہ خون ہے جو بچہ کی ولادت کے بعد عورتوں کے جسم سے جاری ہوتا ہے اس عرصہ کی نمازیں ان عورتوں سے معاف ہیں اور وہ روزہ مؤخر کریں گی دوران حج اگر ایسی حالت ہوئی تو دونوں حالتوں میں طواف زیارت مؤخر کریں گی۔

موت: اگر کسی پر حج فرض ہوا لیکن ابھی حج کا وقت نہیں آیا تھا کہ موت واقع ہوگئی تو اس پر حج ادا نہ کرنے کا گناہ نہیں یا حج کا زمانہ بھی آگیا اور اس نے سفر حج کی تیاری بھی کرلی تھی کہ موت آگئی تو بھی حج نہ کرنے کا گناہ نہیں ہاں ان دونوں صورتوں میں اگر حج بدل کی وصیت کرے تو بہتر ہے اسی طرح بقدر نصاب مال کا مالک ہوگیا اور وہ حوائج اصلیہ سے زائد بھی ہے لیکن سال گزرنے میں کچھ دن باقی تھے کہ انتقال ہوگیا تو اس پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ نہیں۔

(نور الانوار بیان الاھلیۃ ج2 ص100، 177)

اسباب تخفیف وتیسیر عوارض مکتسبہ کی وجہ سے یہ سات ہیں:

جہل: جہل کئی قسم کا ہوتا ہے جن میں بعض جہل تیسیر و تخفیف کے لئے عذر نہیں اور بعض جہل عذر مسموع نہیں ایسے ہی اصحاب الہوٰی کا جہل صفات الٰہیہ اور احکام آخرت نہ ماننے میں عذر نہیں اور امام برحق کے خلاف بغاوت کرنے میں باغی کا جہل عذر مسموع نہیں جب کہ وہ دلیل فاسد کا سہارا لے کر بغاوت کر رہا ہو۔

وہ امور جن میں شرع نے جہل کو عذر مسموع تسلیم کیا ہے اور اس بنیاد پر تخفیف دی ہے یہ ہیں:

(1): جیسے وہ مسلمان جو دار الحرب میں ہے اور وہاں سے ہجرت کرنے سے معذور رہا وہ اپنے جہل کی وجہ سے اسلام کے احکام وعبادات پر عمل نہ کرسکے تو نہ وہ گنہگار ہے نہ اس پر قضا واجب۔

(2): ایسے ہی وہ شخص جو دار الحرب میں مسلمان ہوا اور احکام اسلام پر اپنے جہل کی وجہ سے عمل نہ کرسکے تو اس پر گناہ نہیں۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(3):حق شفعہ رکھنے والا متعلقہ جائیداد کی بیع سے جاہل رہا تو اس کا یہ جہل عذر ہے اسے شفعہ حاصل رہے گا۔

(4):باندی اپنے آزاد ہونے یا صاحب خیار ہونے سے جاہل رہی (یعنی خیار عتق سے)۔تو اس کا جہل عذر مسموع ہے اس کو خیار حاصل رہے گا۔

(5):وہ صغیر و صغیرہ جن کا نکاح ان کے باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور نے کیا ہو بالغ ہوتے ہی انہیں اسے جائز یا باطل کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر وہ بلوغ کے وقت اس نکاح سے جاہل رہے تو یہ جہل عذر مسموع ہے ان کو اختیار حاصل رہے گا وغیرہا اس قسم کے صدہا مسائل ہیں۔

سکر: یعنی نشہ کی حالت کسی حلال و مباح شے کے استعمال سے سکر و نشہ کی حالت پیدا ہوئی یا جبر واکراہ کی وجہ سے (یعنی زور وزبردستی کی وجہ سے) نشہ آور چیز استعمال کی یا جان بچانے کے لئے شراب پی لے اور حالت سکر ہوئی تو ان صورتوں میں اس کا حکم اغماء جیسا ہے یعنی جس طرح حالت اغمائی والے کی طلاق و عتاق اور دیگر تصرفات نافذ نہیں ہوتے مذکورہ سکر کی حالت میں بھی اس کی طلاق و عتاق اور دیگر تصرفات نافذ نہیں ہوں گے لیکن اگر کوئی حرام اور ممنوع شے یا شراب بغیر عذر شرعی پی لے جیسے شراب پی اور نشہ ہوا تو اس کے تصرفات نافذ ہوں گے اور اس کے طلاق و عتاق (یعنی غلام یا باندی کو آزاد کرنا) بیع و شرا (خرید و فروخت) اور اقرار جیسے الفاظ صحیح تسلیم کئے جائیں گے مگر ارتداد اور اقرار حدود میں اس کے الفاظ پر حکم ارتداد یا حکم نفاذ حدود نہ دیا جائے گا۔

ہزل: ہزل کا مطلب یہ ہے کہ مذاق میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے حقیقی یا مجازی معنی مقصود نہ ہوں بلکہ محض لہو و لعب (یعنی کھیل کود) اور تفریح میں استعمال کئے جائیں ہازل یعنی مذاق میں بات کہنے والا الفاظ تو اپنے اختیار سے اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے لیکن ان کے اصل مفہوم اور ان کے حکم شرعی سے راضی نہیں ہوتا امور غیر مالیہ جیسے طلاق و عتاق یمین (قسم) کفر اور ارتداد میں ہزل کے الفاظ نافذ ہوں گے اور بیع، اجارہ اور اقرار میں بعض

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صورتوں میں نافذ ہوں گے اور بعض میں نہیں۔

(الدر المختار ورد المحتار کتاب البیوع فی حکم البیع مع الھزل ج7 ص 17)

سفہ: یعنی مقتضائے شرع یا مقتضائے عقل کے خلاف مال کو تبذیر سے ضائع کرنا (یعنی فضول خرچی سے ضائع کرنا) سفیہ پر جملہ احکام شرع نافذ ہوں گے لیکن اسے مال خرچ کرنے سے روکا جائے گا اور صاحبین (یعنی امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم) کے نزدیک اسے بیع، اجارہ، ہبہ اور دیگر تصرفات مالیہ جیسے صدقات و خیرات سے روکا جائے گا کیونکہ وہ اسراف و تبذیر کرے گا (یعنی فضول خرچی کرے گا) پھر مسلمانوں یا بیت المال پر بوجھ بنے گا۔

سفر: شریعت کی مقرر کردہ مسافت طے کرنے والا مسافر چار رکعت والی نماز میں قصر کرے گا روزہ مؤخر کرے گا تین دن تین رات موزوں پر مسح کرے گا اور سنن واجب کو۔
سواری پر اشارہ سے بھی ادا کر سکتا ہے قبلہ رو ہونا بھی اس کے لئے ضروری نہیں۔

خطاء: خطا کا مطلب ہے کوئی کام بلا ارادہ ہو جانا یا ارادہ کے خلاف ہو جانا لہٰذا اگر مجتہد سے اپنی تمام تر مخلصانہ کوشش کے بعد استخراج مسائل و حکم شرعی میں خطاء ہو جائے تو وہ آثم و ماخوذ نہیں (یعنی گنہگار قابل مؤاخذہ نہیں) بلکہ ایک گونہ اجر و ثواب کا مستحق ہے قتل اگر خطاءً ہوا ہو تو اس پر حد یا قصاص نہیں۔ اسی طرح زفاف میں (یعنی سہاگ رات میں) اگر خطاءً کسی اجنبی عورت سے وطی کر لی (ہم بستری کر لی) تو اس پر حد زنا نہیں لیکن خطاء حقوق العباد میں عذر مسموع نہیں خاطی کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

اکراہ: مکرَہ (یعنی جس پر اکراہ کیا گیا) کے لئے حالت اکراہ میں بعض صورتوں میں عمل فرض ہوتا ہے جیسے اپنی جان بچانے کے لئے مردار کھانا اور شراب پی لینا اور بعض صورتوں میں اس پر عمل کرنا حرام جیسے زنا کرنا اور کسی بے گناہ کو قتل کرنا اور بعض صورتوں میں عمل مباح ہے جیسے روزہ توڑنا اور بعض صورتوں میں عمل کرنا رخصت ہے جیسے بہ کراہت قلب و بعدم رضا بادلِ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نخواستہ اپنی جان بچانے کی خاطر فقط زبان سے کلمہ کفر ادا کر دینا۔

(نور الانوار بیان الاصلیہ ج2 ص 211، 183)

تخفیفات شرعیہ: اسباب تخفیف و تیسیر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شریعت مطہرہ نے وہ تخفیفات اور سہولتیں بھی معین فرمادی ہیں جو ان اسباب میں سے کسی سبب تخفیف کے موجود ہونے کی صورت میں دی گئی ہیں یہ سہولتیں بھی سات قسم کی ہیں۔

1: بوقت عذر شرعی اسقاط عبادت کی تخفیف و سہولت جیسے جنون و اغماء ممتد کی صورت میں فرضیت نماز کا سقوط وغیرہا۔

2: تخفیف تنقیص (کم کرنا جیسے حالت سفر میں نماز قصر کرنا)۔

3: تخفیف ابدال جیسے وضو اور غسل کے بدلے میں تیمم، نماز میں قیام کے بدلے قعود اور روزہ کے بدلے فدیہ وغیرہا۔

4: تخفیف تقدیم جیسے حج کے موقع پر عرفات میں ظہر کی نماز سے ملا کر نماز عصر ادا کرنا اور زکوۃ و صدقہ فطر کو پہلے ہی ادا کرنا۔

5: تخفیف تاخیر جیسے حج کے دنوں میں مزدلفہ میں نماز مغرب کو موخر کر کے وقت عشاء میں پڑھنا اور مریض و مسافر کے لئے روزہ موخر کرنا اور کسی ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے نماز موخر دینا۔

6: تخفیف ترخیص جیسے نجاست خفیفہ ربع ثوب سے کم تک لگ جانے کی صورت میں یا نجاست غلیظہ بقدر ایک درہم لگی ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کی رخصت۔

7: تخفیف تغییر جیسے بوقت جہاد دشمن کے خوف سے نماز کے نظم میں تغییر۔

(بہار شریعت ج3 ص 1072 تا 1079 مکتبہ المدینہ کراچی)

بعض حضرات کا مشکل احکام پر فتویٰ دینا:

شارح صحیح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی مد ظلہ العالی لکھتے ہیں کہ بعض مفتی فتویٰ دیتے وقت ڈھونڈ ڈھونڈ کر لوگوں کو مشکل اور ناقابل عمل احکام بیان کرتے ہیں مثلاً اگر کسی عورت کا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خاوند گم ہو جائے تو وہ نوے سال تک انتظار کرے پھر عقد ثانی کرے، جس عورت کو اس کا خاوند کھانے پینے کا خرچ دے نہ آباد کرے اور نہ اس کو طلاق دے تو کہتے ہیں کہ خاوند کی طلاق کے بغیر اس کی نجات نہیں ہو سکتی، عدالت نے جس کا نکاح فسخ کر دیا ہو اس کو نکاح کی اجازت نہیں دیتے، انگریزی دواؤں اور انتقال خون کو حرام کہتے ہیں چلتی ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز کو ناجائز کہتے ہیں، تعلیم نسواں کو حرام کہتے ہیں نماز میں سجدہ کے دوران اگر پیروں کی تین انگلیاں اٹھ جائیں تو کہتے ہیں کہ نماز فاسد ہو گئی بعض علماء سجدہ میں انگلیوں کا پیٹ لگانے کو فرض کہتے ہیں چین کی گھڑی کو ناجائز کہتے ہیں جس مسئلہ میں فقہاء کے متعدد اقوال ہوں تو اس قول پر فتویٰ دیتے ہیں جس پر عمل کرنا سب سے مشکل اور سخت ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے آسان اور سہل احکام بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ لوگ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں۔(تبیان القرآن ج1 ص689،688 فرید بک سٹال)

سابقہ امتوں کے سخت احکام:

امتِ مصطفیٰ ﷺ پر جس قدر آسانیاں ہیں وہ آپ نے ملاحظہ فرمائیں خود رب کائنات جل جلالہ نے اس امت پر پچھلی امتوں کا بوجھ نہ ڈالا اور ان سے مشقت دور فرمادی قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین"۔(پارہ3البقرہ286)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام داؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کیا کہ نبی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل کے کپڑوں پر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے۔ امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی شخص گناہ کرتا تو اس سے کہا جاتا کہ تمہاری توبہ یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو قتل کرو تو وہ قتل کرتا اس امت سے ایسے سخت احکام کا بوجھ اٹھالیا گیا۔ (الدر المنثور ج1 ص377 مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی ایران)

سابقہ امتوں پر بہت سخت اور دشوار احکام تھے زکوۃ میں چوتھائی مال کو ادا کرنا فرض تھا نجس کپڑا کاٹے بغیر پاک نہیں ہوتا تھا مال غنیمت حلال نہیں تھا مسجد کے سوا کسی اور جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے تیمم کی سہولت نہیں تھی قربانی کو کھانے کی اجازت نہیں تھی کوئی گناہ کرے تو فوراً دنیا میں اس کی سزا مل جاتی تھی قصاص میں قتل کرنا لازم تھا شرک کی توبہ قتل کرنا تھی جس عضو سے گناہ ہوتا تھا اس کو کاٹ دیا جاتا تھا دیت کی سہولت نہ تھی بعض گناہوں کی سزا میں ان کی صورتوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جاتا تھا۔ (تبیان القرآن ج1 ص1030 فرید بک سٹال)

شریعت موسوی میں سختی اور شریعت عیسوی میں حد درجہ نرمی تھی:

شیخ محقق علی الاطلاق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں: "شریعت موسوی پر غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کتنی تکلیفیں شاقہ تھیں مثلاً قتل نفس، تحریم طیبات، تعجیل عقوبات، عہد و میثاق اور ناقابل برداشت بوجھ کا اٹھانا اور اظہار قہر و جلال وغیرہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیبت و غضب اور گرفت و مواخذہ میں مخلوق خدا میں سب سے بڑھ کر اعظم و اشد تھے چنانچہ خلق کو ان کی جانب نظر کرنے کی طاقت نہ تھی بیان کرتے ہیں کہ جس دن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام ربانی اور تجلی الٰہی سے مشرف و ممتاز ہوئے تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا تاکہ اس کے نورانی قہر و جلال سے لوگ بیتاب نہ ہوں اور آپ کی امت کے لوگ بھی سخت و شدید، درشت خو اور کجرو تھے بجز تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ کے اصلاح و استقامت پر نہیں آسکتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ" (پارہ 1 البقرہ 74)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں فضل واحسان اور لطف ونرمی تھی لیکن اس میں مقاتلہ ومحاربہ نہ تھا اور دین نصاریٰ میں قتال حرام ہے اگر وہ کریں گے تو گنہگار وعاصی ہوں گے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ ملائم ونرم خو تھے ان کے اوپر اصر واغلال احکام شدیدہ اور امور غلیظہ نہ تھے بلکہ انجیل میں ہے کہ اگر کوئی تمہارے داہنے رخسار پر طمانچہ مارے تو اس کے آگے بایاں رخسار بھی کر دو اور جو کوئی تم میں کپڑے کے بارے میں جھگڑے اور کپڑے اتارنا چاہے تو اپنے کپڑوں کے ساتھ اپنی چادر بھی اسے دے دو اور جو کوئی تمہیں ایک میل لے جائے تو تم اس کے ساتھ دو میل تک جاؤ اور یہ رہبانیت جو نصاریٰ نے پیدا کی ہے وہ بدعت جسے انہوں نے اپنی طرف سے گھڑا ہے بغیر اس کے کہ اسے حق تعالیٰ ان کے لئے انجیل میں لکھا اور واجب کیا ہو چنانچہ قرآن کریم ناطق ہے کہ:

"ورھبانیۃ نِ ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم"۔(پارہ 27 الحدید آیت 27)

ترجمہ کنزالایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خالص جمال ولطیف اور احسان کے مظہر تھے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام محض جلال وقہر اور دبدبہ کے مظہر تھے لیکن ہمارے نبی ﷺ مظہر کمال اور جلال وجمال کے مابین تھے اور قوت، عدل شدت اور نرمی مہربانی اور رحمت والے تھے آپ کی شریعت شرائع میں اکمل آپ کی امت تمام امتوں میں اکمل اور ان کے احوال ومقامات اکمل احوال ومقامات ہیں لہٰذا آپ کی شریعت انتہائی توسط واعتدال وغایت جامعیت وکمال میں آئی آپ کی شریعت میں کہیں فرض وایجاب اور کہیں ندب واستحباب اور شدت کے مقام میں شدید اور نرمی کے مقام میں نرمی کسی جگہ شمشیر زنی ہے تو کسی جگہ جود وعطا، کہیں عدل وانصاف کا ظہور ہے تو کہیں فضل وکرم کی بارش ہے چنانچہ ایک وقت میں جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فرمایا جارہا ہے اور یہ عدل وانصاف ہے اور ایک وقت میں فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ ارشاد ہوتا ہے۔ اور یہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فضل و کرم ہے۔

انہ لا یحب الظلمین۔ یہ ظلم کو حرام قرار دیتا ہے۔ (پارہ 25 الشوری 40)

ترجمہ کنزالایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ۔ یہ عدل و انصاف کو واجب بھی کرتا ہے اور ظلم کو حرام بھی۔

ولئن صبرتم لھو خیر للصبرین۔ (پارہ 14 النحل 126)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر کرنے والوں کو صبر سب سے اچھا ہے۔

اس میں فضل و کرم پر خبرداری اور تنبیہہ ہے اور اس امت پر ہر ضرر دینے والی برائی کو حرام قرار دیا اور ہر امر پسندیدہ و نافع کو مباح فرمایا حرام قرار دینا اس شریعت میں رحمت ہے ورنہ پچھلی امتوں پر حق تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ان پر عذاب فرمایا۔

(مدارج النبوۃ ج1 ص202،201 شبیر برادرز لاہور)

بنی اسرائیل کا کفارہ:

خصائص الکبریٰ میں ہے ابن منذر نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کے سامنے بنی اسرائیل کی ان چیزوں کا ذکر کیا گیا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو فضیلت دی اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حالت یہ تھی کہ جب ان کا کوئی شخص گناہ کرتا تو دوسرے دن صبح کے وقت اس کے دروازے کی چوکھٹ پر اس کا کفارہ لکھا ہوتا مگر اے مسلمانو! تمہارے گناہوں کا کفارہ وہ قول ہے جسے تم کہتے ہو اور اللہ عزوجل تمہیں بخش دیتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل نے ہمیں ایک آیت عطا فرمائی جو دنیا و مافیہا سے زیادہ مجھے محبوب ہے وہ یہ ہے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

:"والذین اذا فعلوا فاحشۃ"(پارہ 4 آل عمران 135)

ابن جریر نے ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش ہمارے گناہوں کے کفارے ایسے ہی ہوتے جیسے بنی اسرائیل کے لئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے جو چیز تمہیں عطا فرمائی ہے وہ بہتر ہے بنی اسرائیل کی تو یہ حالت تھی کہ جب ان میں کوئی گناہ سرزد کرتا تو وہ اپنے دروازوں پر اسے اور اس کے کفارہ کو لکھا پاتا اب اگر وہ اس کا کفارہ دیتا تو دنیا میں اس کے لئے ذلت ہوتی تھی اور اگر اس کا کفارہ نہ دیتا تو آخرت میں اس کے لئے رسوائی ہوتی۔ بلاشبہ اللہ عزوجل نے تمہیں اس سے بہتر عطا فرمایا ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج2 ص462، 461 مکتبہ اعلیٰ حضرت)

کفارے میں ایک دوسرے کو قتل کرنا:

اسی میں ہے ابن ابی حاتم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے قصہ میں جنہوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی روایت کی فرمایا ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا ہمارے گناہوں کی توبہ کس طرح ہے؟ فرمایا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا تو انہوں نے چھریاں ہاتھوں میں لے لیں اور ہر ایک آدمی اپنے بھائی اپنے باپ اور اپنی ماں کو قتل کرنے لگا اور وہ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کس کو قتل کر رہا ہے۔ (ایضا 463، 462)

پیشاب لگ جانے پر قینچی سے کاٹنا:

ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ جب کسی جگہ پیشاب لگ جائے تو اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیں تو ان میں سے ایک شخص نے اس سے انکار کیا تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

ابن ابی شیبہ نے "المصنف" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک یہودیہ عورت آئی اور اس نے کہا قبر کا عذاب پیشاب کے چھینٹوں سے ہے میں نے کہا تو جھوٹ کہتی ہے۔ یہودیہ نے کہا میں صحیح کہتی ہوں بات یہ ہے کہ جب پیشاب جسم کو یا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کپڑے کو لگ جائے تو اسے کاٹ دینا چاہیے (یہ حکم دین موسوی میں تھا دین اسلام میں اس کو دھو لینا چاہیے) یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے یہودیہ! تو نے سچ کہا"۔ (ایضاً 463)

حائضہ عورت کے ساتھ پچھلی امتوں کا برتاؤ:

امام احمد و مسلم و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہود کی حالت یہ تھی کہ جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے پیتے اور نہ گھر میں اس کے ساتھ میل جول رکھتے تھے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسئلہ دریافت کیا اس پر اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل کیا: "ومن یعمل سوءً اَوْ یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورًا رحیما"۔ (پارہ 5 النساء 110)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس عورت کے ساتھ سب کچھ معاملات رکھو بجز مجامعت کے"۔ یہ سن کر یہود نے کہا "یہ شخص کیا چاہتا ہے ہمارے دین کی کوئی نہیں چھوڑتا مگر یہ اس میں ہمارے خلاف حکم دیتا ہے" تفسیر کی کتابوں میں ہے کہ نصاریٰ حائضہ سے مجامعت کرتے تھے (حالانکہ قرآن پاک میں حیض کو گندگی کہا گیا ہے) اور یہود کی حالت یہ تھی کہ وہ ہر شئی میں اپنی عورتوں کو بیدار رکھتے تھے اللہ عزوجل نے (ہمیں) ان دونوں باتوں کے درمیان میانہ روی کا حکم فرمایا۔ (ایضاً)

خوف خدا سے آنکھ نکال دی:

بنی اسرائیل کے لئے حکم شرعی یہ تھا کہ اگر وہ کسی اجنبیہ عورت کو دیکھ کر بدنگاہی کرلیں تو وہ آنکھ ہی نکال دیں لیکن مسلمانوں کے لئے اس سے آسان حکم ہے کہ بدنگاہی ہوجائے تو سچے دل سے توبہ کرلیں اللہ تعالیٰ اس کا وہ گناہ معاف کردے گا چنانچہ حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل قحط سالی میں مبتلا ہوگئے

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس سال بارش بالکل نہ ہوئی لوگ پریشانی کے عالم میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی آپ علیہ السلام ہمارے لئے بارش کی دعا فرمائیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "تم لوگ میرے ساتھ فلاں پہاڑ کی طرف چلو" چنانچہ آپ علیہ السلام کے ساتھ لوگ چل دیئے آپ علیہ السلام نے پہاڑ پر چڑھ کر ارشاد فرمایا "تم میں سے کوئی بھی ایسا شخص میرے ساتھ نہ رہے جس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہو" یہ سن کر آدھے سے زیادہ لوگ واپس پلٹ گئے آپ علیہ السلام نے دوبارہ ارشاد فرمایا جس سے کبھی بھی کوئی گناہ سرزد ہوا ہو وہ واپس پلٹ جائے سب واپس چلے گئے صرف "برخ" نامی شخص باقی بچا جس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیا تم نے میری بات نہیں سنی" عرض کی "حضور! میں آپ علیہ السلام کی بات سن چکا ہوں" فرمایا "کیا تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا؟ کہا "حضور مجھ سے ایک فعل سرزد ہوا ہے میں آپ کے سامنے عرض کیے دیتا ہوں اگر وہ گناہ ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "بتاؤ! تم سے کون سا فعل سرزد ہوا ہے؟" "کہا ایک مرتبہ میں ایک گھر کے قریب سے گزرا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اچانک میری نظر گھر میں موجود ایک شخص پر پڑی میں نہیں جانتا کہ وہ مرد تھا یا عورت مجھے احساس ہوا تو میں نے اپنی آنکھ سے کہا کہ تو نے ایک غلط کام میں جلدی کی اب تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتی، چنانچہ میں نے اپنی وہ آنکھ نکال ڈالی اگر میرا دیکھنا گناہ تھا تو میں واپس چلا جاتا ہوں؟" حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "تمہارا یہ فعل گناہ نہیں اب تم ہی اللہ عزوجل سے بارش طلب کرو" یہ سن کر اس "برخ" نامی عابد نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کر دیئے اور بارگاہ خداوندی عزوجل میں اس طرح عرض گزار ہوا "یاقدوس عزوجل یاقدوس عزوجل اے میرے مولیٰ عزوجل تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں اگر تو کوئی چیز عطا فرمادے تو تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہ ہوگی میرے مولیٰ عزوجل تو بخل سے پاک ہے کوئی ایسی چیز نہیں جسے تو نہ جانتا ہو میرے مولیٰ عزوجل ہمیں باران رحمت سے سیراب کر دے" ابھی دعا ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ چھما چھم رحمت کی برسات ہونے لگی ہر طرف جل تھل ہو گیا اور یہ دونوں حضرات بارش میں بھیگتے ہوئے واپس پلٹے۔ (عیون الحکایات حصہ 2 ص 77 مکتبۃ المدینہ کراچی)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

گزشتہ امتوں میں شراب کے حلال ہونے کی وجہ:

اس امت پر شراب کا حرام ہونا بھی اللہ عزوجل کی رحمت ہے کیونکہ شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے اور انسان کے تمام تر معاملات کا تعلق عقل سے ہے یعنی شراب کو اگر نہ پیا جائے نظام انسانیت احسن وخوبی کے ساتھ برقرار رہتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ پچھلی امتوں پر شراب حلال تھی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں رقمطراز ہیں: "نشہ آور مشروبات کی تحریم کی حرمت بالکل واضح ہے کیونکہ یہ عقل کو زائل کر دیتی ہے جس سے خطاب الہی متعلق ہوتا ہے اور جس پر احکام کا مکلف ہونا موقوف ہے البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر شرائع سابقہ میں شراب کو کیوں حلال قرار دیا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ گزشتہ امتوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں اور ان کے اجسام بہت مضبوط تھے ان کے جسموں میں ایسی قوت مدافعت رکھی گئی تھی جو شراب کی خرابیوں کا توڑ بھی کر لیتی تھی اس کے برخلاف اس امت کی عمریں بہت کم ہیں اور اجسام کمزور ہیں اس وجہ سے وہ شراب کی فتنہ انگیزیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے ان کی بھلائی اس میں تھی کہ ان پر شراب کلیۃً حرام کر دی جائے اور ابتداءِ اسلام میں شراب کو حرام نہ کرنے کی یہ وجہ تھی کہ لوگ شراب کی خرابیوں کا مشاہدہ کر لیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلام نے احکام تدریجاً نازل کئے تا کہ لوگوں پر ان کا عمل کرنا دشوار نہ ہو۔

(شرح صحیح مسلم ج6 ص183 عمدۃ القاری ج4 ص322 مطبوعہ ادارہ الطباعۃ المنیریہ مصر)

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمریں:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں گزرا کہ اس امت کی عمریں کم ہیں اس کے متعلق مشکوۃ شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی عمریں 60 سے 70 سال کے درمیان ہوں گی بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح ج2 ص463 رقم الحدیث 504)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

امت مصطفیٰ ﷺ متوسط امت ہے:

عرف میں وسط سے وہ کیفیت مراد ہے جو افراط و تفریط کے درمیان ہو مثلاً اسراف اور بخل کے درمیان سخاوت ہے اور رہبانیت اور فسق و فجور کے درمیان عفت ہے اور کیفیت متوسط سب سے افضل ہوتی ہے اس کا مطلب یہ کہ امت مصطفیٰ ﷺ سب سے افضل ہے کیونکہ قرآن مجید میں اس کو امت وسط کہا گیا ہے باقی امتوں میں سے یہود و نصاریٰ ہیں جو ایک سے زیادہ خدا مانتے ہیں اور یا دہریئے ہیں جو خدا کے وجود کے منکر ہیں ان میں مسلمان متوسط ہیں جو خدا کے وجود کے قائل ہیں اور صرف ایک خدا مانتے ہیں ہندو نبوت کے قائل نہیں اور مرزائی قیامت تک نبوت کو جاری مانتے ہیں اور مسلمان ان کے درمیان متوسط ہیں جو نبوت کے قائل ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت کو ختم مانتے ہیں اسی طرح اسلام کے فرقوں میں اہل سنت والجماعت متوسط ہے رافضیہ صحابہ کو سب و شتم اور لعنت کرتے ہیں ناصبیہ اہل بیت کو گالی دیتے ہیں اور اہل سنت والجماعت صحابہ اور اہل بیت دونوں کی تعظیم کرتے ہیں جبریہ کہتے ہیں کہ انسان مجبور محض ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے اور اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ انسان کو کسب کا اختیار ہے اور افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے خوارج کہتے ہیں کہ صغیرہ یا کبیرہ گناہ کرنا کفر ہے اور مرجئہ کہتے ہیں کہ گناہ کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا اور اہلسنت والجماعت کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنے سے انسان ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو عذاب کا مستحق ہوتا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام متوسط ہے اور اسلام کے تمام فرقوں میں اہل سنت والجماعت متوسط ہے اور متوسط ہونا افضل ہونے کو مستلزم ہے لہٰذا تمام مذاہب میں دین اسلام افضل اور تمام فرقوں میں اہل سنت والجماعت افضل ہے۔ (تبیان القرآن ج1 ص571).

امتِ مصطفیٰ ﷺ اور امم سابقہ میں فرق:

اب ہم امت مصطفیٰ ﷺ اور امم سابقہ میں چند وجوہ سے فرق بیان کر رہے ہیں اس فرق سے بھی اس امت کی قدر و منزلت ظاہر ہوگی ان شاء اللہ عزوجل۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پہلا فرق: حضور ﷺ کے صحابہ تمام نبیوں کے صحابہ سے افضل ہیں دیکھو بنی اسرائیل کا 2 بار امتحان لیا گیا جن میں وہ ناکام ہو گئے ایک بار حضرت شموئیل علیہ السلام کے زمانے میں طالوت کے ساتھ جانے والے مجاہدین کا امتحان لیا گیا کہ یہ پیاسے تھے آگے ٹھنڈے پانی کی نہر آئی تو حکم دیا گیا کہ اس سے کوئی نہ پئے مگر اکثر نے پیا اور کچھ باز رہے قرآن مجید میں اس مضمون کو یوں بیان کیا گیا ہے: "فلمّا فصل طالوت بالجنود قال ان اللّٰہ مبتلیکم بنھرٍ فمن شرب منه فلیس منی و من لم یطعمه فانه منی الامن اغترف غرفة بیدہٖ فشربوا منه الّا قلیلا منھم۔ (پارہ2 البقرہ249)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے۔

اور دوسری بار ایلہ والوں کا امتحان ہوا ان کو ہفتہ کے دن شکار کرنا حرام تھا مگر اللہ تعالیٰ کی شان ہفتہ کے دن دریا میں مچھلیاں بہت نمودار ہوئیں اور انہوں نے ان کا شکار کر لیا اس واقعہ کو خزائن العرفان میں یوں بیان کیا گیا ہے "شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لئے خاص کر دیں اور اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال چلی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعے پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں یک شنبہ کو انہیں نکالتے اور کہتے ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے 40 یا 70 سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں ہلاک ہو گئے ان کی نسل باقی نہ رہی یہ 70 ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کرلی ان سب نے نجات پائی۔ بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ خاموش تھا اس کے حق میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے۔

(خزائن العرفان ص24 مکتبۃ المدینہ کراچی)

بنی اسرائیل ان دونوں امتحانوں میں ناکام ہوئے مگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس وقت نہایت سخت امتحان ہوا جب وہ احرام کی حالت میں تھے انہیں شکار کرنے سے روکا گیا تو ان میں سے کسی نے شکار کرنا تو کجا اسے نگاہ بھر کر بھی نہ دیکھا تو ان کے خیموں میں بھی جانور داخل ہو جاتے مگر اس کے باوجود بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باز رہے یہ فرق ہے اصحاب انبیاء علیہم السلام اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (تفسیر نعیمی ج7 ص67)

دوسرا فرق: اگرچہ بنی اسرائیل میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا اصحاب کہف، آصف بن برخیا اور جریج رضی اللہ عنہم جیسے اولیاء اللہ پیدا ہوئے مگر ان سے وہ فیضان جاری نہ ہوا جو خواجہ اجمیری یا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہما سے جاری ہوئے ان کی ولادتیں وقتی تھیں کیونکہ ولادت دیوار نبوت کا سایہ ہوتی ہے جب دیوار گر گئی تو سایہ بھی گیا اولیاء آفتاب نبوت کے ذرے ہوتے ہیں جب سورج غروب ہو گیا تو ذروں کی چمک بھی جاتی رہی کیونکہ ہمارے مدینہ والا سورج کبھی غروب ہونے والا نہیں ہے لہٰذا دین محمدی کی چمک کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے یہ فرق ہے اولیاء انبیاء اور اولیاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

تیسرا فرق: سابقہ امتوں کی بدحالیاں اور نافرمانیاں جب حد سے بڑھ جاتی تھیں تو ان پر اللہ تعالیٰ عذاب دینے کے لئے فرشتوں کو بھیجتا تھا کسی پر طوفان کا عذاب کسی پر زلزلہ کا کسی پر پتھروں کا کسی پر ٹڈیوں، مینڈکوں کا اور کسی پر صورتوں کے مسخ کرنے کا عذاب بھیجا مگر رب تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے اسقدر پیار ہے کہ بڑے بڑے جرم و قصور گناہ و سرکشیاں اس امت میں ہوتی رہیں، ہوتی ہیں اور قرب قیامت تک ہوتی رہیں گی مگر ان پر عذاب بھیجنے کے بجائے انہیں چھوٹ عطا فرماتا ہے۔ قال تعالیٰ "انما نملی لھم لیزدادوا اثما"۔

(پارہ4 آل عمران 178)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترجمہ کنزالایمان: ہم تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں۔
فرشتوں کو عذاب دینے کے لئے بھیجنے کے بجائے جنگ بدر و احد و حنین میں ان کی فتح و نصرت کے لئے بھیجتا رہا یہ فرق ہے امت مصطفیٰ ﷺ اور امم سابقہ کا۔

چوتھا فرق: سابقہ امتوں کی طرف جو انبیائے کرام بھیجے گئے انہوں نے اپنی امتوں کو علی وجہ الکمال تبلیغ کی چند لوگ ایمان لاتے باقی سرکشی کرتے حتّٰی کہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو 950 سال تبلیغ کی مگر 80 لوگ ایمان لائے جب ان کی قوموں کی نافرمانی اور سرکشیوں کا سلسلہ بڑھ جاتا تو وہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قوموں کے لئے ہلاکت کی دعا فرماتے تھے جیسے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: "وقال نوح رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا"۔ (پارہ 29 نوح 26)

ترجمہ کنزالایمان: اور نوح نے عرض کیا اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے متعلق عرض کیا: "فافرق بیننا و بین القوم الفسقین"۔ (پارہ 6 المائدہ 25)

ترجمہ کنزالایمان: تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ۔

مگر جب کفار مکہ نے حضور ﷺ کو بے حد ستایا آپ کو پتھر مارے، راہوں میں کانٹے بچھائے، گالیاں دیں، آپ کو جادوگر اور مجنون کہا میدان طائف میں پتھر کھا کر جب خون سے لہولہان ہو گئے تو ملک الجبال یعنی پہاڑوں کا فرشتہ حاضر خدمت ہوا عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر آپ فرمائیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ملا کر اس قوم کو کچل ڈالوں "سبحان اللہ! قربان جایئے اس کریم و رحیم آقا پر فرمایا اگر یہ لوگ ایمان نہ لائے تو مجھے امید ہے کہ ان کی پیٹھوں سے ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ایک اللہ عزوجل کی عبادت کریں گے اور یہ امید ایسی پوری ہوئی کہ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا یہ فرق ہے جناب مصطفیٰ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کا۔

پانچواں فرق: عہد موسوی میں بنی اسرائیل کی سرکشی کے سبب بطور سزا ان پر بہت سی طیب چیزیں حرام کر دی گئیں کیونکہ اس زمانے میں یہ تحریم بھی سزا ہوتی تھی جس قدر ان

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے جرم بڑھتے تھے اسی قدر ان پر سخت احکام آجاتے تھے مثلاً چہارم مال زکوٰۃ فرض ہونا، جس کپڑے یا جسم پر نجاست لگ جائے اسے کاٹ ڈالنا، ہفتہ کے دن شکار کا حرام ہونا، اور شکار کر لینے پر عذاب الٰہی عزوجل کا آنا صورتیں مسخ ہو جانا یہ ان کی اپنی سرکشی کا نتیجہ ہے مگر امت مصطفیٰ ﷺ کی عظمت پر سلام کہ یہ امت دنیا کے بڑے بڑے گناہ کرتی ہے اس کے باوجود بھی حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی امت کو عذاب سے مامون و محفوظ رکھا ہے۔

چھٹا فرق: امت مصطفیٰ ﷺ بہت ہی اطاعت شعار اور وفادار ہے اسلام کے سارے احکام اس امت نے نہایت خندہ پیشانی سے قبول کر لئے جبکہ یہودیوں نے توریت شریف قبول تو کی مگر اس وقت جب طور پہاڑ ان کے سروں پر آکھڑا ہوا۔ عجائب القرآن میں اس کا واقعہ کچھ یوں تحریر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت شریف کے احکام پڑھ کر بنی اسرائیل کو سنائے اور فرمایا کہ تم لوگ اس پر عمل کرو جب بنی اسرائیل نے توریت شریف کے احکام کو سنا تو ایک دم انہوں نے ان احکام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اس سرکشی پر اللہ تعالیٰ کا یہ غضب نازل ہوا کہ ناگہاں کوہ طور جڑ سے اکھڑ کر ہوا میں اڑتا ہوا بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر ہوا میں معلق ہو گیا جو تین میل لمبی اور تین میل چوڑی زمین میں ڈیرے ڈالے ہوئے مقیم تھے جب بنی اسرائیل نے یہ دیکھا کہ پہاڑ ان کے سروں پر لٹک رہا ہے تو سب کے سب سجدہ میں گر کر عہد کرنے لگے کہ ہم نے توریت کے سب احکامات کو قبول کیا اور ہم ان پر عمل بھی کریں گے مگر ان لوگوں نے سجدہ میں اپنے رخسار اور بائیں بھنوؤں کو زمین پر رکھا اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں ہمارے اوپر گر تو نہیں رہا یہی وجہ ہے کہ اب بھی یہودی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں کہ بائیں رخسار اور بائیں بھنوؤں کو زمین پر رکھتے ہیں بہر حال بنی اسرائیل نے جب توبہ کر لی اور توریت کے احکام پر عمل کرنے کا عہد کر لیا تو پھر یہ پہاڑ اڑ کر اپنی جگہ چلا گیا قرآن مجید نے اس واقعہ کو چند جگہوں پر بیان فرمایا ہے مثلاً سورۃ الاعراف میں:

"واذ نتقنا الجبل فوقهم كانه ظلة وظنوا انه واقع بهم خذوا ما اتينكم بقوة واذكروا ما فيه لعلكم تتقون"۔ (پارہ 9، الاعراف 171)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور جو ہم نے تمہیں دیا زور سے اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم پرہیزگار ہو۔
(عجائب القرآن ص117،118 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کے احکام مان کر عمل کر کے دکھا دیئے خیال رہے توریت کے آنے کا دن یہود کے لئے مصیبت و آفت کا دن ہے مگر قرآن مجید کے آنے کا دن بلکہ اس کی آمد کا مہینہ مسلمانوں کی عید کا دن عید کا مہینہ ہے چنانچہ ماہ رمضان اور شب قدر مسلمانوں کی خوشی کے دن ہیں یہی فرق ہے قوم موسیٰ اور قوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

ساتواں فرق: قرآن کریم آہستہ آہستہ 23 سال میں اترنا اللہ کی خاص رحمت ہے جبکہ توریت کے سارے احکام یکدم آنے سے یہودی گھبرا گئے مسلمانوں کو سارے احکام آہستگی سے منوا دیئے گئے۔

آٹھواں فرق: اصحاب موسیٰ علیہ السلام سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں جیسے رب تعالیٰ نے اصحاب موسیٰ علیہ السلام کے ان حالات کا ذکر کیا مگر جب آیت کریمہ: "وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ" (پارہ3البقرہ284) نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ دلی خطرات قبضہ سے باہر ہیں اگر ان پر پکڑ ہوئی تو نجات کیسے ہو گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم اصحاب موسیٰ علیہ السلام ہو؟ کہ کہتے ہو سمعنا و اطعنا رب تعالیٰ نے ان کی حمایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون" (پارہ3البقرہ285)

ترجمہ کنزالایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس پر اس کے رب کے پاس سے اترا اور ایمان والے یعنی ان کے ایمان و وفاداری و اطاعت شعاری کی گواہی دی اور اپنے قانون میں یوں ترمیم فرما دی "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" (پارہ3البقرہ286)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

الغرض کہ جیسا فرق حبیب و کلیم میں ہے ویسا ہی ان کے اصحاب میں ہے۔

(تفسیر نعیمی ج6 ص48)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نواں فرق: یہود پر ہر ہفتہ کا سارا دن عبادت کے لئے خالی رکھنا ضروری تھا کوئی یہودی اس دن میں کوئی دنیوی کاروبار نہیں کر سکتا تھا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ کرم فرمایا کہ جمعہ کے دن صرف ان لوگوں پر کاروبار حرام فرمایا جن پر جمعہ کی نماز میں رکاوٹ بنے یہ تمام کرم اس کے کریم بندہ نواز مدنی محبوب ﷺ کے صدقے سے ہیں جن کے امتی ہونے کا ہم سب کو شرف حاصل ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص49)

دسواں فرق: موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں 2 مقدس بستیوں پر کفار کا غلبہ تھا مصر اور فلسطین مصر پر فرعون قابض تھا اور فلسطین پر قوم عمالقہ، رب عزوجل تو چاہتا تھا کہ یہ بستیاں نہ اجڑیں مگر کفار سے خالی ہو جائیں یہاں ایمان و اسلام کا راج ہو چنانچہ مصر تو فرعونیوں سے اس طرح خالی کروالیا کہ بنی اسرائیل کو ان پر جہاد نہ کرنا پڑا باہر نکال کرانہیں غرق کردیا گیا کیونکہ اس وقت بنی اسرائیل غلام تھے ان کی نہ حکومت تھی نہ ان میں جہاد کی قوت اب یہ لوگ آزاد ہو چکے تھے قوت و سلطنت والے تھے حکم ہوا کہ اب فلسطین کو تم جہاد کر کے کفار سے خالی کراؤ جیسی بندے کی قوت ویسے رب عزوجل کے احکام درختوں کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے پانی کھاد پہنچادیا جاتا ہے پرندوں کو روزی کے لئے جانا تو پڑتا ہے مگر کمانا نہیں پڑتا انسان کو جانا بھی پڑتا ہے اور کمانا بھی۔

پھر انسانوں کو لڑکپن میں بغیر کمائے وہ روزی ملتی ہے جو چبانا بھی نہیں پڑتی جوں جوں قوت آتی ہے غذا اور طریقہ غذا بھی بدلتا ہے یہ بھی خیال رہے کہ اللہ عزوجل کا مقدس شہر مکہ معظمہ بھی کفار کے قبضہ میں تھا اسے بھی حضور ﷺ کی معرفت خالی کروالیا گیا مگر وہاں سے کفار نکالے نہ گئے بلکہ کفار کے دلوں میں سے کفر نکال کرانہیں مسلمان کردیا گیا یہ فرق ہے امت موسوی اور امت مصطفوی میں۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص336)

گیارہواں فرق: جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر بیت المقدس پر جہاد کرنے جائیں چنانچہ بنی اسرائیل آپ کے ساتھ چل پڑے وہاں بیت المقدس سے تھوڑی قریب ایک جگہ رک کر 10 شہ زور افراد کو اس قوم کا حال دریافت کرنے بھیجا انہوں نے آکر بنی اسرائیل کو بتادیا کہ وہ قوم عمالقہ بہت قد آور اور شہ زور ہے اس سے بنی اسرائیل ڈر گئے انہوں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں جو قوم ہے جس سے جہاد کرنے کا

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آپ ہمیں حکم دیتے ہیں وہ قوم تو بڑی شہ زور اور قد آور ہے بڑے جابر لوگ ہیں ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہم وہاں داخل نہیں ہوسکتے ہاں اگر وہ خود بخود وہاں سے نکل جائیں تو ہم بھی سیر و تفریح کرنے وہاں پہنچ جائیں گے ان لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ:فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون"(پارہ6المائدہ24)

ترجمہ کنزالایمان:تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

ایک طرف تو یہ حال ہے اور دوسری طرف امت مصطفیٰ ﷺ کی شان تو دیکھو کہ رسول پاک ﷺ نے جب بھی جس حالت میں بھی اور جتنی بار بھی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میدان جہاد کے لئے پکارا وہ لبیک کہتے ہوئے قدموں میں حاضر ہوگئے اور اپنے جسموں سے آقا ﷺ کے نام پر اپنی گردنیں کٹوالیں۔حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ سے ہم بستر تھے فرمان نبوی سنتے ہی میدان جہاد میں حاضر ہوئے اسی جلدی میں غسل کرنا بھول گئے میدان جہاد میں شہید ہوئے بعد شہادت فرشتوں نے ان کو غسل دیا ان کا لقب "غسیل الملائکہ" ہوا یہ فرق ہے اصحاب موسیٰ علیہ السلام اور اصحاب مصطفیٰ ﷺ کا۔

بارہواں فرق: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان پر جب بنی اسرائیل بیت المقدس میں موجود قوم عمالقہ سے جہاد کو تیار نہ ہوئے اور سیدھے سیدھے جواب آپ کو دے دیئے تو آپ علیہ السلام نے ان کے لئے دعائے ہلاکت فرمائی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی "فافرق بیننا و بین القوم الفسقین"(پارہ6المائدہ25)

ترجمہ کنزالایمان:تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ۔

یعنی مجھے ان نافرمانوں سے الگ کردے جب قوم نبی سے دور ہوگئی تو رب تعالیٰ سے کیسے قریب ہو سکتی ہے اس بددعا کا اثر یہ ہے کہ یہودیوں کو اب تک موسیٰ علیہ السلام سے کوئی الفت نہیں یہ لوگ اس بارگاہ سے اب تک دور ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فلسطین میں یہودیوں سے 12 میل کے فاصلہ پر مزار شریف ہے مگر یہ بدنصیب وہاں قطعاً نہیں جاتے یہ اس بددعا کا اثر ہے مگر امت

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مصطفوی آج بھی اپنے نبی پر فدا ہے حضور علیہ السلام کے ہاں امت کے میلے لگتے ہیں دنیا کھنچ کر وہاں پہنچتی ہے جو نہ پہنچیں وہ فراق میں روتے ہیں یہ فرق ہے اصحاب موسیٰ علیہ السلام اور اصحاب محمد ﷺ کا۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص350 ملخصاً)

تیرھواں فرق: قرآن کریم کے سوا آج کوئی آسمانی کتاب قابل عمل نہیں اور مسلمانوں کے سوا کوئی قوم سکھ، ہندو، پارسی، یہودی اور عیسائی الٰہی کتابوں پر عامل نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ہے کہ اگر کسی عورت کو بد نظری سے دیکھو تو آنکھ نکال دو اگر تم سے کوئی شخص تمہاری پگڑی چھینے تو اسے چوغا بھی دے دو، کل کے لئے کبھی کھانا جمع نہ کرو تمہاری روزی آسمانوں پر جمع ہے بتاؤ کون سا عیسائی اس پر عامل ہے؟ اگر یہ لوگ اس پر عامل ہوتے تو تباہ کن ہتھیار نہ بناتے یہ بات صرف مسلمانوں میں ہے کہ تمام آیات محکمات پر بفضلہ تعالیٰ عامل ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص61)

چودھواں فرق: امت محمدیہ وہ خوش نصیب امت ہے جس کا نام رب تعالیٰ نے مومن مسلم رکھا۔ فرماتا ہے ھو سمٰکم المسلمین۔ (پارہ17 الحج78)۔

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

باقی تمام دین والوں نے اپنے نام اپنی تجویز سے رکھے جیسا کہ عیسائیوں کا قول قرآن پاک میں مذکور ہے "الذین قالوا انا نصٰری" (پ6 المائدہ14)۔

ترجمہ کنزالایمان: جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص290)

پندرھواں فرق: امت محمدیہ وہ باعظمت امت ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کے ہزاروں معجزات دیکھ کر کسی مسلمان نے انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہ کہا سب نے عبد اللہ و رسول اللہ ہی مانا یہ ہے حضور ﷺ کی طاقت خدا داد۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کل 4 مردے زندہ کئے تو عیسائیوں نے انہیں خدا یا خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ (تفسیر نعیمی ج6 ص314)

سولھواں فرق: عیسائیوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر اپنے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کی کوشش کی جبکہ امت مصطفویہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل و جان سے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی حفاظت کرتے ان پر اپنی جانیں نچھاور کرتے تھے جب کفار مکہ کی سازشیں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور حضور ﷺ کو شہید کرنے کی تدبیریں حد سے بڑھنے لگیں تو بیسیوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت آپ کی حفاظت کے لئے کوشاں رہتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ پارہ 6 آیت 67 نازل فرمائی: "واللہ یعصمک من الناس"۔

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے لوگوں سے۔

جنگ احد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ پر جاں نثاریاں اور آپ کی حفاظت کے لئے آپ کو اپنی پیٹھ پیچھے لے کر دشمن کے سامنے کھڑے ہو جانا اور یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کرنا اطاعت و وفاداری و جانثاری کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا!

کروں تیرے نام پر جاں فدا — نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا — کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائق بخشش)

سترہواں فرق: عیسائیوں نے انجیل مقدس میں طرح طرح کی تحریفیں کیں حتّٰی کہ اس کی اصل دنیا میں موجود نہیں اور اس کی تحریف سے انہوں نے اپنے دین کو مٹا ڈالا جبکہ امت مصطفویہ میں سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں خاندان سمیت اپنے آپ کو مٹا کر اپنے نانا جان ﷺ کے دین کو بچا لیا۔

اٹھارہواں فرق: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل میں بہت ظالم لوگ پیدا ہوئے جو ہمہ وقت گناہوں میں پڑے رہتے تھے پس اہل ایمان نے غصہ میں آکر ان سے جہاد کیا تو ایمان والوں کو تین بار شکست ہوئی جس کے نتیجے میں مومنین بہت کم رہ گئے چنانچہ باقی بچ جانے والوں نے کہا اگر اب ہم ان کے سامنے آئے تو یہ ہمیں بالکل ختم کر دیں گے اور اللہ عزوجل کی طرف بلانے والا کوئی نہ بچے گا تو آؤ زمین میں پھیل جائیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے اس پیارے نبی ﷺ کو مبعوث فرمائے پس وہ زمین میں پھیل گئے پہاڑوں اور غاروں میں چلے گئے اور یوں انہوں نے رہبانیت کا سلسلہ شروع کر دیا۔

لیکن امت مصطفیٰ ﷺ کی رہبانیت یہ نہیں بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے: "ہر امت کے لئے رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے" (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مترجم جلد 1 ص 674،675)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

گزشتہ امتوں کے تباہ و برباد ہونے کے واقعات

یہ اٹھارہ فرق ہم نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امم سابقہ میں بیان کیے جو اس امت کے افضل و اعلیٰ ہونے پر روشنی ڈالتے ہیں اب ہم گزشتہ امتوں پر ہونے والے عذابات اور ان کے تباہ و برباد ہونے کے واقعات تحریر کر رہے ہیں جن کو پڑھ کر ہم مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور عذابات الٰہی عزوجل سے ہمارے سینوں میں خوف خدا پیدا ہو اور ہزاروں لاکھوں گناہ کرنے کے باوجود بھی اللہ عزوجل کی رحمتوں اور عذاب سے محفوظ رہنے پر اس کا شکر ادا کریں۔ جس قدر گناہ بنی اسرائیل نے کیے اس سے کہیں بڑھ کر اس امت میں بھی گناہوں کا سلسلہ ہے لیکن خدا حنان و منان کا لاکھ احسان کہ اس نے اپنی حفظ و امان میں رکھا ہوا ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔

نوٹ: یہ تمام واقعات ہم شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف عجائب القرآن مع غرائب القرآن مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی سے نقل کر رہے ہیں۔

زلزلہ کا عذاب:

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے آپ نے جب قوم ثمود کو خدا عزوجل کا فرمان سنا کر ایمان کی دعوت دی تو اس سرکش قوم نے آپ علیہ السلام سے یہ معجزہ طلب کیا کہ آپ علیہ السلام اس پہاڑ کی چٹان سے ایک گابھن اونٹنی نکالیں جو خوب فربہ اور ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہو چنانچہ آپ نے چٹان کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ فوراً ہی پھٹ گئی اور اس میں سے ایک نہایت ہی خوبصورت و تندرست اور خوب بلند قامت اونٹنی نکل پڑی وہ گابھن تھی اور نکل کر اس نے ایک بچہ بھی جنا اور یہ اپنے بچے کے ساتھ میدانوں میں چلتی پھرتی رہی اس بستی میں ایک ہی تالاب تھا جس میں پہاڑوں کے چشموں سے پانی گر کر جمع ہوتا تھا آپ نے فرمایا کہ: "اے لوگو! دیکھو یہ معجزہ کی اونٹنی ہے ایک روز تمہارے تالاب کا سارا پانی یہ پی ڈالے گی اور ایک روز تم

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لوگ پیتا" قوم نے اس کو مان لیا پھر آپ نے قوم ثمود کے سامنے یہ تقریر فرمائی کہ: "یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ قد جاء تکم بینۃ من ربکم ھذہ ناقۃ اللہ لکم ایۃ فذروھا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب الیم"۔

(پارہ 8الاعراف آیت نمبر 73)

ترجمہ کنزالایمان: اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے۔

چند دن تو قوم ثمود نے اس تکلیف کو برداشت کیا کہ ایک دن اس کو پانی نہیں ملتا تھا کیونکہ اس دن تالاب کا سارا پانی اونٹنی پی جاتی تھی اس لیے ان لوگوں نے طے کر لیا کہ اس اونٹنی کو قتل کر ڈالیں چنانچہ اس قوم میں قدار بن سالف جو سرخ رنگ کا بھوری آنکھوں والا اور پستہ قد آدمی تھا اور ایک زناکار عورت کا لڑکا تھا ساری قوم کے حکم سے اس اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا حضرت صالح علیہ السلام منع ہی کرتے رہے لیکن قدار بن سالف نے پہلے تو اونٹنی کے چاروں پاؤں کو کاٹ ڈالا پھر اس کو ذبح کر دیا اور انتہائی سرکشی کے ساتھ حضرت صالح علیہ السلام سے بے ادبانہ گفتگو کرنے لگا چنانچہ خداوند قدوس عزوجل کا ارشاد ہے کہ: "فعقروا الناقۃ وعتوا عن امر ربھم وقالوا یصلح ائتنا بما تعدنا ان کنت من المرسلین"۔ (پارہ 8الاعراف 77)

ترجمہ کنزالایمان: پس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو۔

قوم ثمود کی اس سرکشی پر عذاب خداوندی کا ظہور اس طرح ہوا کہ پہلے ایک زبردست چنگھاڑ کی آواز آئی پھر شدید زلزلہ آیا جس سے پوری آبادی اتھل پتھل ہو کر چکنا چور ہو گئی تمام عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر تہس نہس ہو گئیں اور قوم ثمود کا ایک ایک آدمی گھٹنوں کے بل اوندھا گر کر مر گیا۔ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا کہ: "فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جثمین"۔

(پارہ 8الاعراف 78)

ترجمہ کنزالایمان: تو انہیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام نے جب دیکھا کہ پوری بستی زلزلوں کے جھٹکوں سے تباہ و برباد ہو کر اینٹ پتھروں کا ڈھیر بن گئی اور پوری قوم ہلاک ہو گئی تو آپ کو بڑا صدمہ اور قلق ہوا اور آپ کو قوم ثمود اور ان کی بستی کے ویرانوں سے اس قدر نفرت ہو گئی کہ آپ نے ان لوگوں سے منہ پھیر لیا۔

(عجائب القرآن ص 103 تا 105)

قوم عاد کی آندھی:

قوم عاد مقام احقاف میں رہتی تھی جو عمان اور حضر موت کے درمیان ایک بڑا ریگستان ہے ان کے مورث اعلیٰ کا نام عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح ہے۔ پوری قوم کے لوگ ان کو مورث اعلیٰ عاد کے نام سے پکارنے لگے یہ لوگ بت پرست اور بہت بد اعمال و بد کردار تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام کو ان لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا مگر اس قوم نے اپنے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلا دیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے حضرت ہود علیہ السلام بار بار ان سرکشوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے رہے مگر اس شریر قوم نے بڑی بے باکی اور گستاخی کے ساتھ اپنے نبی سے یہ کہہ دیا کہ "اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ"۔ (پارہ 8 الاعراف 70)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو۔

آخر عذاب الٰہی کی جھلکیاں شروع ہو گئیں تین سال تک بارش ہی نہیں ہوئی اور ہر طرف قحط و خشک سالی کا دور دورہ ہو گیا یہاں تک کہ لوگ اناج کے دانے دانے کو ترس گئے اس زمانے کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت آتی تھی تو لوگ مکہ معظمہ جا کر خانۂ کعبہ میں دعائیں مانگتے تھے تو بلائیں ٹل جاتی تھیں چنانچہ ایک جماعت مکہ معظمہ گئی اس جماعت میں مرثد بن سعد ایک شخص بھی تھا جو مومن تھا مگر اپنے ایمان کو قوم سے چھپائے ہوئے تھا جب ان لوگوں نے مکہ معظمہ میں دعا مانگنی شروع کی تو مرثد بن سعد کا ایمانی جذبہ بیدار ہو گیا اور اس نے تڑپ کر کہا اے میری قوم

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تم لاکھ دعائیں مانگو مگر خدا عزوجل کی قسم اس وقت تک پانی نہیں برسے گا جب تک تم اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ حضرت مرثد بن سعد نے جب اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قوم عاد کے شریروں نے ان کو مار پیٹ کر الگ کر دیا اور دعائیں مانگنے لگے اس وقت اللہ تعالیٰ نے تین بدلیاں بھیجیں ایک سفید ایک سرخ اور ایک سیاہ اور آسمان سے ایک آواز آئی کہ: "اے قوم عاد! تم لوگ اپنی قوم کے لئے ان تین بدلیوں میں سے ایک بدلی پسند کر لو ان لوگوں نے کالی بدلی کو پسند کر لیا اور یہ لوگ اس خیال میں مگن تھے کہ کالی بدلی خوب زیادہ بارش دے گی چنانچہ وہ ابر سیاہ قوم عاد کی آبادیوں کی طرف چل پڑا قوم عاد کے لوگ کالی بدلی کو دیکھ کر بہت خوش تھے حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اے میری قوم! دیکھ لو عذاب الٰہی ابر کی صورت میں تمہاری طرف بڑھ رہا ہے مگر قوم کے گستاخوں نے اپنے نبی کو جھٹلا دیا اور کہا کہ کہاں کا عذاب اور کیسا عذاب "هذا عارض ممطرنا" "یہ تو بادل ہے جو ہمیں بارش دینے کے لئے آرہا ہے یہ بادل پچھم کی طرف سے آبادی کی طرف برابر بڑھتا رہا اور ایک دم ناگہاں اس میں سے آندھی آئی جو اتنی شدید تھی کہ اونٹوں کو مع ان کے سوار کے اڑا کے کہیں سے کہیں پھینک دیتی تھی پھر اتنی زور دار ہو گئی کہ درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ کر اڑا لے جانے لگی یہ دیکھ کر قوم عاد کے لوگوں نے اپنے سنگین محلوں میں داخل ہو کر دروازوں کو بند کر لیا مگر آندھی کے جھونکے نہ صرف دروازوں کو اڑا لے گئی بلکہ پوری عمارتوں کو جھنجھوڑ کر ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی 7 راتیں اور 8 دن مسلسل یہ آندھی چلتی رہی یہاں تک کہ قوم عاد کا ایک ایک فرد مر کر فنا ہو گیا اور اس قوم کا ایک بچہ بھی باقی نہ رہا جب آندھی ختم ہوئی تو اس قوم کی لاشیں زمین پر اس طرح پڑی ہوئی تھیں جس طرح کھجوروں کے درخت اکھڑ کر زمین پر پڑے ہوئے ہوں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"واما عاد فاهلكوا بريح صرصر عاتية سخرها عليهم سبع ليال و ثمانية ايام حسوما فترى القوم فيها صرعى كانهم اعجاز نخل خاوية فهل ترى لهم من باقية" (پارہ 29 الحاقة 6 تا 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرج کی آندھی سے وہ ان پر قوت

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے لگادی سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو بچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ (یعنی سوکھے تنے) ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو۔

(عجائب القرآن ص 107،109)

الٹ پلٹ ہو جانے والا شہر:

یہ حضرت لوط علیہ السلام کا شہر "سدوم" ہے جو ملک شام میں صوبہ حمص کا ایک مشہور شہر ہے حضرت لوط علیہ السلام بن ہاران بن تارخ، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں یہ لوگ عراق میں شہر بابل کے باشندے تھے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر کے فلسطین تشریف لے گئے اور حضرت لوط علیہ السلام ملک شام کے ایک شہر اردن میں مقیم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرما کر سدوم والوں کی ہدایت کے لئے بھیج دیا شہر سدوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سر سبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اناج اور قسم قسم کے پھل اور میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے شہر کی خوشحالی کی وجہ سے اکثر جگہ جگہ کے لوگ مہمان بن کر ان آبادیوں میں آیا کرتے تھے اور شہر کے لوگوں کو ان مہمانوں کی مہمان نوازی کا بار اٹھانا پڑتا تھا اس لئے اس شہر کے لوگ مہمانوں کی آمد سے بہت ہی کبیدہ خاطر اور تنگ ہو چکے تھے مگر مہمانوں کو روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ اگر تم لوگ مہمانوں کی آمد سے نجات چاہتے ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جب بھی کوئی مہمان تمہاری بستی میں آئے تو تم لوگ زبردستی اس کے ساتھ بد فعلی کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے ابلیس خود ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں مہمان بن کر اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں سے خوب بد فعلی کروائی اس طرح یہ فعل بد ان لوگوں نے شیطان سے سیکھا پھر رفتہ رفتہ اس برے کام کے یہ لوگ اسقدر عادی بن گئے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرنے لگے چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو اس فعل بد سے منع کرتے ہوئے اس طرح وعظ فرمایا کہ: "اتأتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

العلمین انکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون"۔(پارہ8الاعراف 80،81)

ترجمہ کنزالایمان:اپنی قوم سے کہا کہ وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے اس اصلاحی اور مصلحانہ وعظ کو سن کر ان کی قوم نے نہایت بے باکی اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ کہا اس کو قرآن کی زبان سے سنئے:"وما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون"۔(پارہ8الاعراف82)

ترجمہ کنزالایمان:اور اس قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔جب قوم لوط کی سرکشی اور بدفعلی قابل ہدایت نہ رہی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام چند فرشتوں کو ہمراہ لے کر آسمان سے اتر پڑے پھر یہ فرشتے مہمان بن کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اور یہ سب فرشتے بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے ان مہمانوں کے حسن و جمال کو دیکھ کر اور قوم کی بدکاری کا خیال کر کے حضرت لوط علیہ السلام بہت فکر مند ہوئے تھوڑی دیر بعد قوم کے بدفعلوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کے ارادے سے دیوار پر چڑھنے لگے حضرت لوط علیہ السلام نے نہایت دل سوزی کے ساتھ لوگوں کو سمجھانا اور انہیں برے کام سے منع کرنا شروع کیا مگر یہ بدفعل اور سرکش قوم اپنے بیہودہ جواب اور برے اقدام سے باز نہ آئی تو آپ اپنی تنہائی اور مہمانوں کے سامنے رسوائی سے تنگ دل ہو کر غمگین و رنجیدہ ہو گئے یہ منظر دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ عزوجل کے نبی آپ بالکل فکر نہ کریں ہم لوگ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو ان بدکاروں پر عذاب لے کر اترے ہیں لہٰذا آپ مومنین اور اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے قبل ہی اس بستی سے دور نکل جائیں اور خبردار کوئی شخص پیچھے مڑ کر اس بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔حضرت لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں اور مومنین کو ہمراہ لے کر بستی سے باہر نکل گئے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس شہر

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کی 5 بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اوپر جا کر ان بستیوں کو الٹ دیا اور یہ آبادیاں زمین پر گر کر چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گئیں پھر کنکر کے پتھروں کا مینہ برسا اور اس زور سے سنگ باری ہوئی کہ قوم لوط کے تمام لوگ مر گئے اور ان کی لاشیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئیں عین اس وقت جبکہ یہ شہر الٹ پلٹ ہو رہا تھا حضرت لوط علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام واعلہ تھا جو در حقیقت منافقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے محبت رکھتی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا اور یہ کہا کہ ہائے میری قوم یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی پھر عذاب الٰہی کا ایک پتھر اس کے اوپر بھی گر پڑا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

:"فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ"۔ (پارہ 8 الاعراف 83،84)

ترجمہ کنز الایمان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

جو پتھر اس قوم پر برسائے گئے تھے وہ کنکروں کے ٹکڑے تھے اور ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جو اس پتھر سے ہلاک ہوا۔ (عجائب القرآن ص 110 تا 113 مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس کے علاوہ بنی اسرائیل پر 5 قسم کے عذابات آئے:

1: طوفان کا۔ 2: ٹڈیوں کا۔ 3: گھن کا۔ 4: مینڈک کا۔ 5: خون کا اسی طرح قوم سبا پر سیلاب کا عذاب آیا ہم انہی تین واقعات کی تفصیل پر اکتفاء کرتے ہیں جس کو ان کے علاوہ واقعات کی تفصیل درکار ہو وہ عجائب القرآن مع غرائب القرآن کی طرف رجوع کرے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خاتمہ

مشفق اعظم ﷺ کی امت سے محبت اور شفقت کا بیان

اب اختتام پر ہم فضائل و خصائص امت قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دین اسلام کا ادیان مختلفہ سے تقابل کرنے کے بعد مشفق اعظم، سرکار دو عالم، رسول معظم ﷺ کا اپنی امت سے پیار و محبت اور امت پر شفقت کو بیان کرنے لگے ہیں کہ آپ کو اپنی امت کس قدر پیاری ہے ۔بے شک ماں کو اپنی اولاد جس قدر پیاری ہوتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ نبی کریم ﷺ کو اپنی امت پیاری ہے۔ جس طرح ماں اپنی اولاد کی فکر میں ساری رات جاگتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے یونہی ہماری جان سے بھی عزیز آقا ﷺ رات بھر اپنی امت کی یاد میں رو رو کر آنسو بہاتے یارب امتی امتی عرض کرتے رہتے پیدا ہوتے ہی سجدہ میں گر گئے اور اپنی امت کی بخشش و مغفرت کے لئے اپنے خالق حقیقی جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔

اعلان نبوت کا جب حکم ملا تو تبلیغ اسلام کی راہ میں بے شمار رکاوٹیں ڈالی گئیں راہوں میں کانٹوں کا جال بچھانا، اوپر سے گندگی کا ڈالنا، سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی شانہ اقدس پر رکھ دینا آپ کو جادو گر کاہن و مجنون کہنا اور طائف کے میدان میں پتھروں کی برسات میں جسم اقدس کا لہولہان ہو جانا، آپ کے قتل کے منصوبے بنائے جانا، آپ کو مسلسل طرح طرح کی دھمکیوں کا ملنا، آپ کے خلاف منصوبوں اور سازشوں کا ہونا، انتہا درجہ کا ظلم و ستم یہ کہ آپ کے وطن میلاد مکہ معظمہ سے ہجرت پر مجبور کر دینا آخر کون سی ایسی زیادتی و ظلم تھا جو اس مالک دو جہاں ﷺ پر نہ کیا گیا ہو خود ہی فرمایا اسلام کی تبلیغ کی راہ میں جس قدر تنگ ستایا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں ستایا گیا۔

مگر اس کے باوجود بھی قربان جاؤ اس پیکر رضا پر پھر بھی حرف شکایت زبان پر نہ آیا بلکہ فتح مکہ کے موقع پر جب تمام اہل مکہ قیدی و غلام بن کر بارگاہ اقدس میں ہاتھ باندھے حاضر تھے

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اور سمجھتے تھے کہ آج قتل کر دیئے جائیں گے فرمایا:"لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء" آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ معافی کی ایسی نظیر اور شفقت کی ایسی مثال تاریخ میں نہ کبھی ملی ہے نہ کبھی مل سکے گی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم "۔(پارہ11التوبہ128)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

اس آیت میں حضور ﷺ کی اپنی امت سے محبت کا تین طریقے کا بیان ہے:

1: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔

2: تمہاری بھلائی کے چاہنے والے۔

3: مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

یعنی تمہاری مشقت ان کو برداشت نہیں دنیا میں بھی آخرت میں بھی دنیا میں مصیبت، تکلیف، بیماری، پریشانی، گناہوں میں پڑنا اور قبر میں سوالات میں تنگی، گھبراہٹ و وحشت اور آخرت میں نیکیوں کی کمی، پل صراط کی دہشت، جہنم کا داخلہ غرض یہ کہ وہ ہر طرح تمہاری بھلائی چاہنے والے ہیں اور تم پر ہر طرح مہربان ہیں۔

تفسیر نور العرفان میں اس آیت کے تحت ہے:

اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنی امت کے دکھ درد سے خبردار ہیں کیونکہ ہماری تکلیف کی خبر کے بغیر قلب مبارک پر گرانی نہیں آسکتی جیسے حضور ﷺ کی رسالت ہر وقت ہے ایسے ہی آپ کی خبرداری ہر ساعت ہے یعنی اور لوگ تو اپنی اور اپنی اولاد کی خبر کے حریص ہوتے ہیں مگر یہ رسول رحمت ﷺ اپنی امت کی خیر پر حریص ہیں۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" ولسوف یعطیک ربک فترضی"
(پارہ 30 الضحیٰ 5)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔
اس آیت کے تحت تفسیر جلالین میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
"اذا لا ارضی وواحد من امتی فی النار" یعنی میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک
میرا ایک امتی بھی جہنم میں ہو۔ (تفسیر جلالین ص 502 قدیمی کتب خانہ)
سبحان اللہ! تمام عالمین تو رب العالمین جل جلالہ کی رضا چاہیں اور رب العالمین جل جلالہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی رضا چاہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ﷺ　　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ان دو آیات کے بعد چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن میں رسول پاک ﷺ کی اپنی امت سے محبت و شفقت کا بیان ہے۔

صحیح مسلم شریف میں اس کے متعلق باب باندھا گیا جس کا نام "باب دعاء النبی ﷺ لامته وبکائه شفقة علیهم" یعنی رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا، رونا اور شفقت فرمانا۔ اس باب کے تحت حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: "اے رب میرے ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہوگا وہ میرے راستہ پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو اس کو بخشنے والا مہربان ہے"

اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے۔

ترجمہ: "اے اللہ عزوجل اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے" پھر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اے جبرائیل امین محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور ﷺ سے معلوم کر کے اللہ تعالی کو خبر دی اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا "اے جبرائیل محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث 407)

رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجاہت اور دیگر فوائد حدیث

اس حدیث کے تحت شرح صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت سے بے پناہ محبت تھی اور آپ اس پر انتہائی شفقت کرتے تھے حتٰی کہ امت اپنے گناہوں کی وجہ سے جس عذاب کی مستحق ہوگی اس عذاب اور امت کی تکلیف کا تصور کر کے بے اختیار رو پڑتے غور کا مقام یہ ہے کہ وہ آقا ہو کر غلاموں کی محبت میں اس قدر روتے ہیں ہم غلام ہو کر بھی کبھی حضور ﷺ کی محبت میں روئے؟ حضور ﷺ تو مستقبل میں ہماری تکلیف کے تصور سے ہمارے غم میں روتے ہیں اور ہم نے کبھی یاد کیا کہ ماضی میں فی الواقع حضور ﷺ نے ہماری خاطر کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں طائف کی وادی میں کس طرح حضور ﷺ پر پتھروں کی بارش کر کے آپ کو لہولہان کیا گیا آپ پر کیسی کیسی پھبتیاں کسی گئیں احد کی گھاٹیوں میں آپ کا چہرہ مبارک کو گھائل کر کے خون سے سرخ کر دیا گیا صحن کعبہ میں عین حالت نماز میں سجدہ کے دوران آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کی گندگی ڈال کر آپ کا مذاق اڑایا گیا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا کیا مقام تھا اگر حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آتے تو اللہ تعالی فوراً جبرائیل کو بھیج کر آپ کو تسلی دلواتا آپ ﷺ غمگین ہوتے تو آپ ﷺ کے غم کو زائل کرتا یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ امت کے عذاب پر غمگین ہوتے ہیں اسی طرح امت کے گناہوں پر بھی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

غمگین ہوتے ہیں سوچئے! کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کا مالک و مولیٰ ہے اور وہ حضور ﷺ کو ہمارے عذاب کی وجہ سے غمگین دیکھتا ہے تو آپ ﷺ کو راضی کرنے کے لئے عذاب نہ دینے کا اعلان کر دیتا ہے اور ہم حضور ﷺ کے غلام ہیں تو ہم حضور ﷺ کو گناہوں کی وجہ سے غمگین جان کر گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے اللہ اکبر مولیٰ ہو کر اپنے بندے کی اتنی قدر افزائی کرتا ہے اور ہم ان کے غلام ہو کر ان کی قدر نہیں کرتے۔

اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو راضی کرنے کے لئے آپ ﷺ کی امت کے گنہگاروں کو بخشے گا اور اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کریم کی یہ آیت و لسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے بھی آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور اس کی مقبولیت سے متعلق ہیں اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی طرف صرف یہ پیغام نہیں پہنچایا کہ امت کے بارے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے بلکہ یہ پیغام بھی بھیجا کہ اس معاملہ میں آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے اس سے یہ تسلی دینا مطلوب ہے کہ راضی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ بعض امتیوں کو ہم معاف کر دیں گے اور باقی گنہگاروں کو دوزخ میں ڈال دیں گے کیونکہ بعض کے عذاب سے بھی آپ ﷺ رنجیدہ ہوں گے بلکہ ہم آپ کی تمام امت کو معاف کر دیں گے اور امت کے کسی فرد کو جہنم میں رہنے نہیں دیں گے تاکہ آپ ﷺ رنجیدہ نہ ہوں۔

(شرح صحیح مسلم ج1 ص826 فرید بک سٹال)

حضور ﷺ کی تسلی کے لئے لیلۃ القدر رکھی گئی:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے "الموطا" میں فرمایا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو امت کی عمروں کو ان کی تخلیق سے پہلے دکھایا گیا جس طرح کہ اللہ عزوجل نے اسے چاہا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی عمروں کو بہت کم پایا اور وہ ان عملوں تک نہیں پہنچی تھیں تو اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے افضل ہے"۔

(خصائص الکبریٰ مترجم ج2 ص453 مکتبہ اعلیٰ حضرت)

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس روایت سے معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر بھی اس امت کے خصائص میں سے ہے لیلۃ القدر وہ عظیم الشان رات ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے ایک ہزار ماہ 83 سال 4 مہینے بنتے ہیں اس کا ذکر پارہ 30 سورۃ القدر میں موجود ہے۔

رجب المرجب کے روزے کی فضیلت:

رجب المرجب کا مہینہ بھی مسلمانوں کے لئے بڑی عبادت والا ہے چنانچہ ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا آپ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی عزوجل میں عرض کیا "یا اللہ عزوجل! اس پہاڑ کو قوت گویائی عطا فرما" وہ پہاڑ بول پڑا "اے روح اللہ! آپ کیا چاہتے ہیں؟" فرمایا "اپنا حال بیان کر؟" بولا "میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے" سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی "یا اللہ عزوجل اس کو مجھ پر ظاہر فرما" یکایک پہاڑ شق ہو گیا اور اس میں سے ایک چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے بزرگ برآمد ہوئے انہوں نے عرض کی کہ "میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں میں نے اللہ عزوجل سے یہ دعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ تک زندہ رکھے تاکہ میں ان کی زیارت بھی کروں اور ان کے امتی بننے کا شرف بھی حاصل کروں۔ الحمد للہ عزوجل میں اس پہاڑ میں 600 سال سے عبادت میں مشغول ہوں"۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی عزوجل میں عرض کی "یا اللہ عزوجل کیا کوئی بندہ روئے زمین پر اس سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرم ہے؟" ارشاد ہوا "اے عیسیٰ! امت محمدی میں سے جو ماہ رجب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ مکرم ہے"۔

(فیضان سنت ج1 ص1363،1362 مکتبہ المدینہ کراچی)

امت کی آسانی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرے رب نے میرے پاس فرشتہ بھیجا کہ میں ایک حرف پر قرآن پڑھوں میں نے اسے واپس کر کے عرض کیا کہ اے میرے رب! میری امت پر آسانی فرما تو وہ دوبارہ آیا کہ میں 2 حروف پر قرآن پڑھوں

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میری امت پر آسانی فرما تو وہ تیسری مرتبہ میرے پاس آیا کہ میں 7 حروف پر قرآن پڑھوں اور آپ ﷺ کے لئے ہر پھیرے کے عوض جیسے میں نے پھیرا ایک سوال کی اجازت دیتا ہوں جسے آپ ﷺ مجھ سے مانگیں تو میں نے عرض کیا کہ اے خدا عزوجل میری امت کو بخش دے اور دوسری اور تیسری قیامت کے دن کے لئے اٹھا رکھی جس دن ساری مخلوق میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔(خصائص الکبریٰ مترجم ج2 ص492 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

غمخوار آقا ﷺ کا درد امت:

مذکورہ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو 7 قرأتوں سے پڑھنا جائز ہے برصغیر پاک وہند میں قرأت عاصم بروایت حفص پڑھی جاتی ہے جبکہ دیگر ممالک اسلامیہ میں دیگر قرأتیں بھی۔ حضور ﷺ کو اپنی امت کی آسانی کا بے حد احساس تھا اسی لئے فرشتے کو بار بار بھیج کر اپنی امت کی آسانی کے لئے دعا کرتے رہے۔

اس کی ایک نظیر صوم وصال بھی ہے کہ جب نبی پاک ﷺ نے روزے پے در پے لگاتار رکھنا شروع کیے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کی پیروی میں صوم وصال شروع کر دیے جو ان پر بھاری گزرے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا"تم میں سے کون میری مثل ہے مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔

یعنی مجھے روحانی غذائیں دی جاتی ہیں اس لئے میں صوم وصال رکھ سکتا ہوں تم میں اس کی طاقت نہیں لہٰذا تمہارے لئے اسی میں آسانی ہے کہ صوم وصال ترک کر دو یونہی رسول اللہ ﷺ نے جب فرمایا کہ تم پر بیت اللہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو اس کی طاقت رکھے تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال فرض ہے؟" تین بار یہی سوال کیا مگر آپ ﷺ خاموش رہے پھر فرمایا اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا"۔

اپنی امت کو مشقت سے بچانے کے لئے فرض حج زندگی میں ایک ہی بار رکھا اگر ہر سال حج فرض

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہوتا تو امت مشقت میں پڑ جاتی اسی طرح معراج کی رات جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے 50 نمازوں کا تحفہ ملا تو واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا "آپ کی امت 50 نمازیں نہ پڑھ سکے گی" امت کے غمخوار ﷺ اللہ کریم کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور کچھ نمازیں کم کروائیں واپسی پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ آپ کی امت اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے گی یوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کئی بار آنا جانا ہوا حتّٰی کہ 5 نمازیں فرض ہوئیں اور ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا کہ ہم 5 نمازیں پڑھیں اور وہ ہمیں 50 کا ثواب عطا فرمائے گا۔

حضور ﷺ کی دعا امت سے قحط کی دوری کے لئے:

امام احمد و طبرانی نے ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو تو یہ بات مجھے عطا ہوئی اور میں نے سوال کیا کہ یہ امت ان قحطوں سے ہلاک نہ ہو جن قحطوں سے ان سے پہلی امتیں ہلاک کی گئی تھیں تو یہ بات مجھے عطا ہوئی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ کوئی دشمن ان پر غالب نہ ہو تو یہ بات مجھے عطا ہوئی اور میں نے سوال کیا کہ اس امت کو شیعوں کے ساتھ یعنی مختلف گروہوں کے ساتھ مخلوط نہ کرے اس طرح کے بعض کو بعض سے خطرہ ہو اور ایک دوسرے کو سختی کا مزہ چکھائیں تو اللہ عزوجل نے مجھے اس دعا کی پیشکش سے روک دیا۔

(خصائص الکبریٰ مترجم ج2 ص468،469)

اس روایت میں تو صرف 4 دعاؤں کا ذکر ہے اور نہ جانے ان کے علاوہ کیسی کیسی دعائیں سرکار ﷺ نے ہمارے لئے اپنے رب عزوجل سے مانگیں ہیں آج جو بھی دنیا و آخرت کی خیر ہمارے پاس ہے یہ انہیں دعاؤں کا صدقہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی امت پر شفقت اور رعایت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی حتّٰی کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا حتّٰی کہ نمازی مسجد میں سو گئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لائے اور فرمایا اگر مجھے امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کا یہی وقت ہوتا"۔
(صحیح مسلم رقم الحدیث 1344)

اس حدیث کے تحت شرح صحیح مسلم میں ہے کہ اس باب کی احادیث میں بار بار گزرا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز اِسی وقت پڑھتا"۔

اور اس سے پہلے وضو کے باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ "اگر مجھے مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا" اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے تین راتیں تراویح پڑھائیں چوتھی رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تراویح کے شوق میں اس قدر زیادہ آئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی (آپ تراویح پڑھانے کے لئے تشریف نہ لائے) حتّٰی کہ صبح کی نماز پڑھانے تشریف لائے نماز پڑھانے کے بعد آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے کلمۂ شہادت پڑھا اس کے بعد فرمایا: "تراویح کے لئے تمہارا اشتیاق مجھ سے مخفی نہیں ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ تم پر تراویح فرض نہ کر دی جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ"۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو امت کی رعایت کس قدر مطلوب تھی وہ عزیز علیہ ما عنتم (توبہ 128) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے کا مصداق تھے بلکہ دیکھا جائے تو سرکار دو عالم ﷺ کو ہم کموں اور ناکارہ لوگوں کی رعایت ہی مطلوب تھی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو عبادت کے میدان میں بے قابو ہو کر دوڑتے تھے اور متعدد احادیث میں ہے کہ سرکار ﷺ ان کو زیادہ عبادت کرنے سے روکتے تھے بسا اوقات ناراض ہوتے تھے اگر سرکار ﷺ تراویح پڑھاتے رہتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلی مراد بر آتی انہیں سرکار ﷺ کی اقتداء میں بیش از بیش تراویح پڑھنے کا شرف حاصل ہوتا اور انہیں اجر آخرت حاصل کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع نصیب ہوتا لیکن سرکار ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شرف اور اجر کی بہ نسبت ہم کموں کی تکلیف اور مشقت کا زیادہ خیال تھا۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو عزت و توقیر کی بازی لے جائیں اور بعد کے لوگ تراویح فرض

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے معصیت کی وادی میں گر جائیں آپ ﷺ نے ان کا نہیں ہمارا خیال رکھا دیکھیں ہم آپ ﷺ کا کتنا خیال رکھتے ہیں آپ کو ہماری رعایت اس قدر عزیز تھی ہم آپ کی کتنی رعایت کرتے ہیں وہ رات بھر قیام کر کے ہمارے لئے دعائے مغفرت کرتے پائے مبارک پر ورم آجاتا، رات بھر آنکھوں سے جھڑی لگی رہتی یہی کہتے کہتے رات گزر جاتی۔

"ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم" (المائدہ: 118)

ان کو اس محبت، شفقت، رحمت اور مشقت اٹھانے کا ہم کیا صلہ دے رہے ہیں آپ کی سیرت اور سنن کو اپنانا آج ہم نے اپنے لئے باعث فخر بنایا ہوا ہے یا باعث ننگ و عار؟

یہ بات ان لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گی جو داڑھی رکھنے میں کراہت محسوس کرتے ہیں اور داڑھی منڈوانے میں خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں جو ٹخنوں سے اوپر لباس کو وجاہت پسندی اور عورتوں کے پردہ کو غلامی سے تعبیر کرتے ہیں اور تمام اسلامی آداب معاشرت کو ملا کے ڈھکوسلے گردانتے ہیں۔ سرکار ﷺ جب راتوں کو اٹھ کر رو رو کر دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ سے آپ کی یہ گریہ وزاری دیکھی نہ گئی جبرائیل کو بھیجا کہ جاؤ محمد ﷺ سے پوچھو تمہیں کیا چیز رلاتی ہے جبرائیل نے آکر اپنے رب عزوجل کا پیغام سنایا سرکار ﷺ نے امت کی مغفرت کے لئے پریشانی بیان کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل جا کر محمد سے کہو: انا سنرضیک ولا نسؤک "ہم تم کو تمہاری امت کے مسئلہ میں راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔

اللہ اللہ! وہ رب ہو کر ان کے آنسو نہیں دیکھ سکتا انہیں غمگین نہیں دیکھ سکتا ہم خود ان کا غلام کہلا کے کیونکر ان کی آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب گوارہ کر لیتے ہیں حدیث شریف میں ہے وصال کے بعد قبر میں آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ ہماری بد اعمالیوں کو دیکھ کر آپ ﷺ غمگین ہوتے ہیں مکہ اور طائف کے مشرکوں نے تو آپ ﷺ کو صرف زندگی میں اذیت دی تھی ہم اپنی بد اعمالیوں سے آج تک آپ ﷺ کو قبر میں رلا رہے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج2 ص 265، 266 فرید بک سٹال)

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضور ﷺ کی دعا امت کی شفاعت کے لئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کی ایک دعا خصوصاً قبول ہوتی ہے تو ہر نبی نے اپنی وہ دعا یہاں استعمال کر لی لیکن میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے بچا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے چنانچہ میری وہ دعا ان شاء اللہ عزوجل میرے ہر امتی کو پہنچے گی جو اس طرح مرے کہ رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

(شرح صحیح مسلم ج2 ص266،265 فرید بک سٹال)

یعنی یوں تو ہر نبی کی ہر دعا مقبول ہوتی ہے مگر ایک دعا وہ ہے جس کو قبول کرنے کا حتمی طور پر رب تعالٰی نے وعدہ فرمایا ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام نے وہ دعائیں دنیا ہی میں کرلیں کسی نے کفار کی ہلاکت کے لئے کسی نے کسی اور مقصد کے لئے مگر سرکار ﷺ نے وہ دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے جو یقیناً قبول ہوگی اور اس سے ہم جیسے گنہگار بخشے جائیں گے

محشر میں یارب امتی عرض کریں گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا حضور ﷺ کو دستی پسند تھی تو آپ نے اس میں نوچ کر کھایا پھر فرمایا: "میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں جس دن لوگ اپنے رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اور سورج قریب ہوگا اور لوگوں کو اس قدر غم و تکلیف پہنچے گی جس کی وہ طاقت نہ رکھیں گے پھر لوگ کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو کیوں نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی حدیث ذکر فرمائی اور فرمایا پھر میں چلوں گا تو عرش کے نیچے پہنچوں گا پھر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گروں گا پھر اللہ مجھ پر اپنی وہ حمد وہ اچھی ثنائیں کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہ کھولی تھیں پھر فرمائے گا: "اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ! مانگو دیئے جاؤ گے، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی" تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا عرض کروں گا "یارب! میری امت، میری امت" تو کہا جائے گا: "اے محمد ﷺ! اپنی امت میں سے ان

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لوگوں کو جن پر حساب نہیں جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کرو اور یہ لوگ دوسرے دروازوں میں لوگوں کے ساتھ برابر کے حقدار ہیں" پھر فرمایا: "اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں میں سے ایک کی دو چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ معظمہ اور ہجر کے درمیان ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث 5332)

ہجر بحرین کے ایک شہر کا نام ہے۔ (مراۃ المناجیح تحت الحدیث)

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے
اور نبی یہ کہیں گے اذھبوا الی غیری میرے حضور کے لب پر انا لھا ہو گا

سرکار ﷺ کا امت کی طرف سے قربانی کرنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ والے بکرے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلے، سیاہی میں بیٹھے اور سیاہی میں دیکھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تاکہ اس کی قربانی کریں فرمایا: "عائشہ چھری لاؤ" پھر فرمایا: "اسے پتھر پر تیز کر لو" میں نے چھری تیز کر لی پھر آپ نے چھری پکڑی اور بکرا پکڑ کر لٹایا پھر اسے ذبح کیا پھر فرمایا "بسم اللہ اے اللہ! اسے محمد و آل محمد اور امتِ محمد کی طرف سے قبول فرما"۔ پھر اس کی قربانی کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص129 رقم الحدیث 1368)

اللہ اللہ! آقا ﷺ کی اپنی امت سے محبت و وارفتگی تو دیکھئے قربانی میں اپنے ساتھ اپنی ساری امت کو بھی شریک کر لیا اور آنے والے اور موجودہ تمام مسلمانوں کی طرف سے قربانی ادا فرمائی ایک بکرے سے ساری امت کی قربانی کا ادا ہو جانا اس کی 2 توجیہات ہو سکتی ہیں پہلی تو یہ کہ یہ حضور ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے ورنہ آپ کے علاوہ ہر شخص کی قربانی کے لئے ایک الگ سے بکرا یا گائے یا اونٹ کا حصہ درکار ہے اور دوسری توجیہہ یہ ہے کہ امت کی طرف سے قربانی کرنا اس کا مطلب قربانی کے ثواب میں تمام امت کو شریک کرنا یعنی اس کا ایصال ثواب کرنا ہے اور یہ ساری امت کو ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کا امت کے احوال پر مطلع ہونا:

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ امت کے اعمال سرکار ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں آپ نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے اور برائیاں دیکھ کر رنجیدہ و غمگین ہوتے ہیں اب اس کے متعلق احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

بکر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے تم حدیث بیان کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے اور جب میں فوت ہو جاؤں گا تو میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہی ہو گی تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے جب میں نیک اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا اور جب میں برے اعمال دیکھوں گا تو استغفار کروں گا"۔(تبیان القرآن ج7 ص582، الطبقات الکبریٰ ج2 ص149،150 طبع جدید)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے مجھ پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے لئے کیا چیز حلال ہے اور تم پر کیا چیز حرام ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے ہر جمعہ کی رات تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں جو اچھے اعمال ہوتے ہیں میں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور جو گناہ ہوتے ہیں تو میں اللہ سے تمہارے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔(الوفا رقم الحدیث1565، تبیان القرآن ج7 ص583)

امت پر سخت احکام کا آپ ﷺ پر دشوار ہونا:

رسول اللہ ﷺ اپنی امت پر آسانی چاہتے تھے یہی وجہ تھی کہ سخت احکام امت کے لئے آپ پر گراں گزرتے تھے چنانچہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:"اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتا۔(سنن ترمذی رقم الحدیث 32)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وصال کے روزے نہ رکھو"(یعنی

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رکھو"(یعنی بغیر سحری و افطاری کے نہ رکھو) مسلمانوں نے کہا "یارسول اللہ ﷺ آپ بھی وصال کے روزے رکھتے ہیں "فرمایا" میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں بے شک مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے"۔(سنن ترمذی رقم الحدیث 778)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اس کے ارد گرد کو روشن کر دیا تو یہ پروانے کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو اس آگ میں گرنے سے روک رہا تھا اور وہ اس پر غالب آکر اس میں گر رہے تھے پس میں تم کو کمر سے پکڑ کر آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم اس میں گر رہے ہو۔

(تبیان القرآن ج5 ص305،306، مشکوۃ المصابیح ج1 ص28 رقم الحدیث 141)

سبحان اللہ عزوجل! یعنی تم گناہ پر گناہ کر کے اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے جہنم میں گرے جارہے ہو اور میں تمہیں جہنم سے بچا رہا ہوں۔ مالک کریم رب لم یزل اپنے احسانات و انعامات پر شکر کی توفیق بخشے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا غلام بنایا اور وہ تمام فضائل و کمالات ہمیں نصیب کرے جو اس نے اس امت کے لئے عطا فرمائے۔

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا

دل ان پر فدا جانِ حسنؔ ان پر فدا

رب کائنات جل وعلا کی بارگاہِ عالی میں التجاء ہے کہ فقیر کے یہ ٹوٹے پھوٹے کلمات اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور امت مصطفویہ کو اس سے نفع بخشے آمین یارب العالمین اس کتاب سے جو فائدہ اٹھائے وہ راقم الحروف کے لئے بھی دعا خیر و امن و سلامتی و خاتمہ بالخیر و حاضری حرمین طیبین کرے تو نوازش ہو گی۔

ابو سعید: محمد نوید کمال العطاری المدنی

2 جولائی 2013، 22 شعبان المعظم 1434ھ

بمقام جامعۃ المدینہ سکھر بوقت 7:54pm

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مصادر و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	
تفسیر روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت
جامع البیان	دار الفکر بیروت
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر بیضاوی	
تفسیر در منثور	آیۃ اللہ العظمیٰ ایران
الجامع الاحکام القرآن	انتشارات ناصر خسرو ایران
تفسیر جلالین	قدیمی کتب خانہ کراچی
تفسیر نور العرفان	نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور
تفسیر تبیان القرآن	فرید بک سٹال لاہور
صحیح البخاری	
صحیح المسلم	
سنن ترمذی	
سنن ابو داؤد	دار الفکر بیروت
مسند احمد	طبع قدیم
شعب الایمان	
المعجم الکبیر	
کنز العمال	
معالم السنن مع مختصر سنن ابو داؤد	دار المعرفۃ بیروت

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

زاد المیسر	
مشکوۃ المصابیح	مکتبہ رحمانیہ لاہور
شرح البخاری لابن بطال	مکتبہ رشیدیہ ریاض
شرح البخاری تحقیق الکواکب الدراری	دار احیاء التراث العربی بیروت
عمدۃ القاری	ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر
نزہۃ القاری	فرید بک سٹال لاہور
شرح مسلم للنووی	نور محمد کتب خانہ کراچی
شرح صحیح مسلم	فرید بک سٹال لاہور
عارضۃ الاحوذی	دار الکتب العلمیہ بیروت
اشعۃ اللمعات	تیج کمار لکھنؤ
مراۃ المناجیح	قادری پبلشرز لاہور
حدیقہ ندیہ مترجم	مکتبۃ المدینہ کراچی
البدایہ والنہایہ	دار الفکر بیروت
مدارج النبوۃ	شبیر برادرز لاہور
خصائص الکبریٰ مترجم	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور
فتوحات امام ربانی	
المفردات	مکتبہ نزار مصطفیٰ ﷺ الباز مکۃ المکرمہ
مختار الصحاح	دار احیاء التراث العربی بیروت
عیون الحکایات مترجم	مکتبۃ المدینہ کراچی
الملفوظ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ کراچی
سوانح نعیمیہ	نعیمی کتب خانہ لاہور
اصول الشاشی	مکتبۃ المدینہ کراچی
عجائب القرآن	مکتبۃ المدینہ کراچی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کتاب التعریفات	المطبعۃ الخیریہ مصر
حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
خصائص مصطفیٰ ﷺ	سبز واری پبلشرز کراچی

خاتمہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اردو ترجمہ

فیوض الرحمٰن

تفسیر روح البیان

شیخ القرآن والتفسیر والحدیث حضرت علامہ
مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ

باہتمام
محمد قاسم جلالی
(بانی و مدیر محمدیہ تفسیر ٹرسٹ کراچی)

اس کتاب میں قرآن پاک کی آسان و بہترین تفسیر کی گئی ہے۔ جس میں قرآن پاک کے مشکل الفاظ کی حل لغات، تفسیر موزوں، تفسیر و مطالب، شان نزول، سوال و جواب، سبق و فوائد، حکایات اور دیگر کئی باتوں کا بیان آسان انداز سے کیا گیا ہے تاکہ ہر کوئی قرآن پاک کو باسانی سمجھ سکیں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔

ناشر
مکتبہ غوثیہ
یونیورسٹی روڈ، کراچی پاکستان

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

علامہ سعید اللہ خان قادری

کی نئی تصنیف

فضائل عمامہ

مصنف......علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام......محمد قاسم جلالی

☆......ملنے کا پتہ......☆

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

پرانی سبزی منڈی مین یونیورسٹی روڈ، کراچی

فون:021-34926110-34910584

0322-3859654

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

"اہلسنت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر مستند وجامع تحقیقی دستاویز
جس کے ذریعے متلاشیان حق کو نشان منزل پانے میں آسانی ہوگی"

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اور عقائد ومعمولات اہلسنّت

﴿تالیف﴾

خلیفہ مفتی اعظم پاکستان

علامہ مفتی اعجاز احمد قادری اویسی

مکتبہ غوثیہ، کراچی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مختلف اعتقادی واصلاحی موضوعات پر نایاب علمی مجموعہ

"الرسائل الخمس"

کا پہلی بار شاندار سلیس اُردو ترجمہ نام

رسائل امام عابد سندھی

﴿تالیف﴾

شیخ الاسلام امام الکبیر

شیخ محمد عابد السندی الانصاری

رئیس علماء المدینۃ المنورۃ فی عصرہ المتوفی ۱۲۵۷ھ

﴿ترجمہ﴾

خلیفہ مفتی اعظم پاکستان

علامہ مفتی اعجاز احمد قادری اویسی

Scanned with CamScanner

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Scanned with CamScanner
Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar